کتاب الادب

Book of Good-Manners

قرآن مجید کی سورۃ الحجرات اور صحیح بخاری
(کتاب الادب) کتاب نمبر 78 کی 256
احادیث مبارکہ کا خلاصہ

ترتیب وتدوین

پروفیسر ڈاکٹر سلطان سکندر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب صحیح بخاری کتاب الادب کا خلاصہ

تالیف پروفیسر ڈاکٹر سلطان سکندر

ناشر ادارہ تنویر القرآن

ملنے کا پتہ: لائبریری جامع مسجد نور مصطفوی کینال ویو، اے بلاک، لاہور

ادارہ تنویر القرآن، 523A، ریلوے کالونی، انجن شیڈ لاہور

60-A1 ویلنشیا ٹاؤن لاہور

فون 0314-4099400، 0333-4220606

فہرست

کتاب الادب	9
تعارف:	9
تربیت اولاد کی اہمیت	10
بچوں کی پیدائش سے پہلے ان کی تربیت	10
بچوں کی پیدائش کے فوراً بعد تربیتِ اولاد کی فکر	12
موت کے وقت تربیت اولاد کی فکر	14
قیامت کے دن بچوں کا وعدہ معاف گواہ بننا	15
اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام و مرتبہ	16
سنی سنائی بات پر یقین نہ کرو	17
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ذریعہ نجات	18
مسلمانوں کے درمیان صلح کا حکم	19
مسلمان مسلمان کا بھائی ہے	19
مذاق نہ اڑاؤ، نام نہ بگاڑو	20
بدگمانی اور غیبت سے بچنے کا حکم	21
پرہیزگار اللہ کو پسند ہے	21
ایمان اور اسلام کی وضاحت	22
جہاد کی وضاحت	22
اللہ کو نہ سکھاؤ خود سیکھو	23
اسلام جیسی دولت کا ملنا، اللہ کا احسان ہے	23
اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے	24
وقت پر نماز، والدین سے نیکی اور جہاد بہترین اعمال ہیں	24
ماں باپ کی خدمت میں مرتبے کا لحاظ	25

کسی کے والدین کو گالی اپنے والدین کو گالی دینا ہے	25
فضول خرچی، کثرتِ سوال وغیرہ کی ممانعت	26
جھوٹی گواہی کی مذمت	26
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات مبارکہ پر ابوسفیان کی گواہی	27
مشرک بھائی کے ساتھ حسن سلوک	28
جنت کا آسان نسخہ	28
رشتہ داروں کے ساتھ تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا	29
صلہ رحمی کرنے کی وجہ سے رزق میں کشادگی	29
جو شخص رشتہ جوڑے گا تو اللہ بھی اس سے تعلق جوڑے گا	30
صلہ رحمی کرنے والا حقیقت میں کون؟	30
نیکی کبھی ضائع نہیں جاتی	30
حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنت کے پھول ہیں	31
بچوں کے ساتھ ماں کی شفقت کی مثال	31
حالت نماز میں بچوں پر شفقت	32
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بوسا دیا	33
ایک اعرابی کا اپنے بچوں کو بوسہ نہ دینے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب	33
قیدی عورت کا بچے کے ساتھ والہانہ پیار محبت	33
اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو (100) حصے	34
بیٹے کو غربت کے خوف سے قتل کرنے کا گناہ	35
بچوں کو گود میں بٹھانا	36
حضرت عائشہ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر غیرت کرنے کا بیان	36
یتیم کی پرورش کرنے والے کیلئے خوشخبری	37
بیوہ اور مسکین کیلئے کوشش کرنے والا	37
لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کے تین احکامات	37
جانوروں کے حقوق کی تلقین (پیاسا کتا)	38
کسی کے لیے دعا کرنا بھی خیر خواہی ہے	39

نباتات کے حقوق	39
جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا	40
پڑوسی کے حقوق کی تاکید	40
جس کے شر سے پڑوسی محفوظ نہ ہو اس کے لیے وعید	41
پڑوسی کے تحفے کو حقیر نہ سمجھا جائے	41
خیر خواہی کے تین کام	41
مہمان کی خدمت کے تین درجات	42
پڑوسی کا حق دروازوں کے اعتبار سے ہے	43
ہر نیکی صدقہ ہے	43
صدقہ کے درجات	43
ایک کھجور یا ایک اچھی بات بھی بخشش کا سبب بن سکتی ہے	44
ہر کام میں نرمی	44
اعرابی کے مسجد میں پیشاب کرنے پر صحابہ کو نرمی کا حکم دیا	45
مسلمان اچھے کام میں دوسرے کی سفارش کرے	45
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن، سخاوت اور بہادری کا بیان	46
کسی سوال کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''لا''، نہیں فرمایا	47
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی گندی گفتگو نہیں فرمائی	47
بزرگوں کے آثار و تبرکات سے برکت اور عقیدت کا بیان	47
عمل کم، بخل اور ہرج (قتل) زیادہ ہونا قیامت کی علامت ہے	48
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ڈانٹا نہیں	49
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں کس طرح رہتے تھے	49
اللہ تعالیٰ کی بندے سے محبت کی نشانی	50
اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا	50
کسی کی ہوا خارج ہونے پہ نہ ہنسے	51
خطبہ حجۃ الوداع میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کا اعلان	51
گالیاں دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت	52

برا جملہ کہنے والے کی طرف لوٹ کر آتا ہے	52
پانچ احکام (حلف، نذر، قتل، لعنت، قذف) کا بیان	53
غصہ کی ممانعت اور غصہ کا توڑ	53
غصہ کی وجہ سے خیر اٹھ جاتی ہے	54
دو قبر والوں کو عذاب	54
فلاں فلاں سے افضل ہے یہ غیبت نہیں ہے	55
مفسدین اور مشکوک لوگوں کے حالات بیان کرنا غیبت نہیں ہے	55
روزہ میں جھوٹ کی ممانعت	56
قیامت والے دن سب سے برا شخص منافق ہوگا	56
حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنے کی ممانعت	57
یہود کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کرنا	57
حسد سے بچنے کا حکم	59
تین دن سے زیادہ مسلمان سے تعلق نہیں توڑنا چاہیے	59
مسلمان اپنا گناہ کسی کو نہ بتائے	60
اپنا گناہ صرف اللہ کو بتائے	60
جنتیوں اور دوزخیوں کی دنیا میں پہچان	61
آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عاجزی وانکساری	62
ایک دوسرے سے تعلق نہ توڑا جائے	62
تعلق بحال کرنے میں پہلے سلام کرنے والا بہتر ہے	65
میاں بیوی میں ناراضی (ناز میں ناراض ہونا جائز ہے)	65
جہاں بے تکلفی ہو وہاں بار بار آنے جانے میں کوئی حرج نہیں	66
کسی کے گھر جا کے کھانا کھانا، نماز پڑھنا اور ان کیلئے دعا کرنا	66
ملاقاتیوں کیلئے خوبصورت لباس پہننا (ریشم کی ممانعت)	67
معاشرے میں محبت بڑھانے کیلئے بھائی چارے کا رشتہ جائز ہے	68
محفل میں ہنسنا اور ہنستے ہوئے کو دعا دینا	68
عورت کا غسل کرنا	69

حضورﷺ کی دعا سے بارش کا ہونا اور آپ کا تبسم فرمانا	70
نیکی اور بدی کا انجام	71
منافق کی نشانیاں	72
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حضورﷺ سے مشابہت	72
بہترین کلام اور بہترین عمل	72
سب سے زیادہ صبر (برداشت) کرنے والا اللہ ہے	73
نبی کریمﷺ سب سے زیادہ حیا کرنے والے تھے	73
کسی کو کافر کہنے کی ممانعت	73
قسم کھانے کی ممانعت	74
گھروں میں اللہ تعالیٰ کے غضب کی وجہ	75
نمازیوں کو نماز سے نفرت نہ دلاؤ	75
راستے سے ملنے والی چیز کے متعلق حکم	76
اصل بہادر کون ہے	77
غصہ نہ کرنے کی نصیحت	77
سب انبیاء نے حیاء کی تعلیم دی	77
انداز تربیت کیسا ہو	78
انتقام لینے کا بیان	78
پرندے رکھنے کا بیان	79
مزاح کرنا، خندہ پیشانی کرنا	79
مسلمان کو ہمیشہ محتاط رہنا چاہیے	80
مسلمان کی زندگی معتدل ہوتی ہے	80
بڑوں کی موجودگی میں پہلے گفتگو نہ کرنے کا بیان	81
اسلامی احکام کے مطابق اشعار کی اجازت	82
حضورﷺ کے نمائندہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	82
اللہ کے دشمنوں کی ہجو (مذمت) کا جواز	83
حضورﷺ کو عدل سکھانے والا (بدبخت) ذوالخویصرہ	83

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازی (حضور شارع ہیں)	84
میرے بعد لوگوں کو کافر بنا کر ان کی گردنیں نہ مارنا	85
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے ثمرات	86
آنے والے کو مرحبا کہنا (بخشش والے چار احکام)	86
وعدہ توڑنے والے کی مذمت	87
زمانے کو برا نہ کہو	87
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے ماں باپ تم پر قربان	88
اچھا نام رکھنے کا بیان	88
نام تبدیل کرنے کا جواز	89
برے نام کو بدل دیا جائے	89
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے کا نام ابراہیم رضی اللہ عنہ تھا	89
خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت	90
اچھا نام رکھنا، گھٹی دینا اور برکت کی دعا کا بیان	90
جناب فاطمہ الزہرا اور ابوتراب رضی اللہ عنہما کی ناراضی اور کنیت کا بیان	91
اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین نام	91
جناب ابوطالب سے حضور کا تعلق	92
نجومی کی بات پر یقین نہ کرنے کا بیان	92
بدگمانی کو دور کرنا	93
کسی چیز کو پھینکنے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منع فرمانے کی وجہ	94
چھینک کا جواب دینا کب ضروری ہے	94
مسلمان کے مسلمان پر حقوق	95
چھینک اور جمائی کا حکم	95
چھینک آنے پر مکمل جواب	96

کتاب الادب

تعارف:

صحیح بخاری	احادیث کی تعداد:	7563
صحیح بخاری	کتب کی تعداد:	97
صحیح بخاری	کتاب الادب کا نمبر	78

کتاب الادب احادیث کی تعداد: 256

جدید نمبرنگ کے اعتبار سے کتاب الادب مشتمل ہے: 5970 تا 6226

دور حاضر میں انسان کی بے تحاشا مصروفیات نے انسان کو دین اسلام (قرآن وسنت) سے بالکل دور کر دیا ہے۔ نوجوان نسل بالخصوص لبرل سے سیکولرازم کے قالب میں ڈھل چکی ہے۔ اللہ کے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقۂ زندگی ہمیں حدیث کے مطالعہ کے بغیر بالکل نہیں آ سکتا۔ اس کے لیے احادیث صحیحہ کے ابواب کے خلاصے کا یہ سلسلہ اب کتاب الادب کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جو احادیث سند اور راویوں کے اعتبار سے متعدد بار ہیں اور جو مفہوم کے اعتبار سے ایک جیسی ہیں ان کو اس میں ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ ہر حدیث کے آخر میں جدید نمبرنگ کے مطابق نمبر لکھ دیا گیا ہے۔ یہ خلاصوں کا سلسلہ عوام الناس کو مدنظر رکھ کر مرتب کیا گیا ہے، تا کہ تربیت اولاد جو ہر زمانے کا چیلنج رہا ہے اس کو پورا کیا جا سکے۔ محدثین، صوفیاء اور ہر طبقے کے سنجیدہ افراد اس پر اخلاقیات کے مضمون سے گفتگو کرتے آئے ہیں۔ انبیاء وصلحاء کے نزدیک اولاد کی تربیت کی اہمیت قرآنی آیات کی روشنی میں مختصراً درج ذیل ہے:

تربیت اولاد کی اہمیت

قرآن کے پسندیدہ انسان کو تیار کرنے میں انبیائے کرام اور اولیاء کرام نے جس چیز کو بہتر سمجھا وہ بچوں کی تربیت ہی تھی جس کی چار مثالیں درج ذیل ہیں۔

1۔ بچوں کی پیدائش سے پہلے ان کی تربیت کی فکر

2۔ پیدائش کے فوراً بعد بچوں کی تربیت کی فکر

3۔ موت کے وقت میں بچوں کی تربیت کی فکر

4۔ قیامت کے دن بچوں کا وعدہ معاف گواہ بننا

بچوں کی پیدائش سے پہلے ان کی تربیت

پیدائش سے پہلے والدین کی نیت یہ ہونی چاہیے کہ ہم اپنی ہونے والی اولاد کو اللہ کے لئے وقف کریں گے۔ اس سلسلہ میں سورۃ آل عمران میں حضرت عمران اور ان کی بیوی کا طریقہ ہمارے لئے رول ماڈل (Role Model) ہے۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (آل عمران:35)

ترجمہ: یاد کرو (وہ اس وقت بھی سن رہا تھا) جب عمران کی بیوی نے (اس کی جناب میں) عرض کیا کہ ''اے میرے رب، میرے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اس کو میں (دنیا کے کام کاج سے) آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما۔ تو (سب کچھ) سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔''

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (آل عمران:36)

ترجمہ: پھر جب اس نے لڑکی جنی تو کہنے لگی میرے رب، میں نے تو لڑکی جنی ہے۔ اور اللہ خوب جانتا تھا کہ اس نے کیا جنا ہے، اور لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہے۔ میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی نسل کو شیطان مردود (کی وسوسہ اندازیوں) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (آل عمران:37)

ترجمہ: پس (مریم) کے رب نے ان کو خوشی سے قبول فرمالیا اور اس (مریم) کو خوب اچھا بڑا کیا اور زکریا کو ان کا سرپرست بنا دیا۔ جب کبھی زکریا ان کے پاس حجرے میں جاتے تو ان کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے (پینے) کی چیزیں پاتے۔ پوچھتے مریم، یہ (چیزیں) تیرے پاس کہاں سے آتی ہیں؟ وہ جواب دیتیں، یہ اللہ کے ہاں سے (آتی ہیں)۔ بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ (آل عمران:38)

ترجمہ: (یہ دیکھ کر) وہیں زکریا نے اپنے رب سے دعا کی (اور کہا) اے میرے رب، اپنی جناب سے مجھے (بھی) نیک اولاد عنایت فرما۔ بلاشبہ تو دعاؤں کا بڑا سننے والا ہے۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ

(آل عمران:39)

ترجمہ: (پھر ایسا ہوا کہ جب) وہ حجرے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتوں نے انہیں آواز دی کہ اللہ تجھے یحییٰ (بیٹے) کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والا (جماعت کا) سردار، ضبطِ نفس کرنے والا اور (اللہ کے) صالح بندوں میں سے ایک نبی ہوگا۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (آل عمران:40)

ترجمہ: (زکریا نے یہ سن کر) عرض کیا اے میرے رب، میرے ہاں لڑکا کس طرح ہوسکتا ہے جب کہ مجھ پر بڑھاپا آچکا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے؟ ارشاد ہوا ایسا ہی ہوگا، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ (آل عمران:41)

ترجمہ: (حضرت زکریا نے) عرض کیا اے میرے رب، میرے (اطمینان کے) لئے کوئی نشانی ٹھہرا دے۔ ارشاد ہوا تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن تک بات نہ کر سکے گا بجز اشارے کے۔ (اس دوران میں) کثرت سے اپنے رب کا ذکر کرنا اور صبح و شام اس کی تسبیح (وتقدیس) کرتے رہنا۔

بچوں کی پیدائش کے فوراً بعد تربیتِ اولاد کی فکر

جناب حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ والدین کیلئے یہ راہنما اصول فراہم کرتا ہے کہ اللہ جب اولاد عطا فرما دے تو ان کی اور اپنی سہولت دیکھنے کی بجائے صرف اللہ اور اس کے رسول کے حکم کا ماننا ہی کمال تابعداری ہے کیونکہ پہلے تو حضرت ابراہیم کی اولاد ہی نہیں ہوئی بہت سال بعد اولاد ہوئی تو حکم آتا ہے کہ اس کو گھر سے دور ایک وادی میں چھوڑ آؤ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بجائے بچوں کی فکر کرتے، اللہ کے حکم کی تعمیل کی۔ قرآن سورہ ابراہیم

میں اس واقعہ کو یوں بیان فرماتا ہے۔

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ (ابراہیم:37)

ترجمہ: اے ہمارے رب، میں نے تیرے حرمت والے گھر کے پاس اپنی کچھ اولاد کو ایک بے آب و گیاہ میدان میں (لا کر) بسایا ہے تا کہ اے ہمارے رب، یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں، پس تو (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کر کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں اور انہیں (زمین کی) پیداوار سے (سامان) رزق (مہیا کر) دے تا کہ یہ (تیرا) شکر کریں۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ (ابراہیم:38)

ترجمہ: اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں اور تجھ سے تو کوئی چیز بھی مخفی نہیں، نہ زمین میں نہ آسمان میں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ (ابراہیم:39)

ترجمہ: شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحٰق (جیسے بیٹے) عطا فرمائے۔ بلاشبہ میرا رب (اپنے بندوں کی) دعائیں سننے والا ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ (ابراہیم،40)

ترجمہ: اے میرے رب، مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی، اے ہمارے رب، میری دعا قبول فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراہیم:41)

ترجمہ: اے ہمارے رب، جس دن حساب و کتاب قائم ہو (تو) مجھے اور میرے والدین کو اور (سب) ایمان والوں کو اپنے فضل و کرم سے بخش دیجیو۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم کی ۳ مانگی گئی دعاؤں میں سے بچوں کی رزق کی دعا سب سے آخر میں ہے۔ سب سے پہلے دعا نماز قائم کرنے کی ہے۔ بچوں کی پیدائش پہ اللہ کا شکر بجالائے کی دعا، دعاؤں کے قبول ہونے کی دعا، اپنی، اولادوں اور مسلمانوں کی بخشش کی دعا اور اس طریقہ کی کئی سبق اس آیت میں واضح ہوئے ہیں۔

موت کے وقت تربیت اولاد کی فکر

اولاد کی تربیت کے حوالے سے ایک تیسرا اصول حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخری دم کی گفتگو ہے جو انہوں نے اپنی اولاد اور وارثین سے فرمائی۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (البقرہ:133)

ترجمہ: (اے یہودیو) کیا تم (اس وقت) موجود تھے جب یعقوب کے سامنے موت آ کھڑی ہوئی اس وقت اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا، میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ اور آپ کے بزرگوں ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق (علیہم السلام) کے معبود اللہ جو کہ اکیلا ہے کی عبادت کریں گے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

اس آیت میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ مرتے وقت بھی اللہ کے نیک بندوں کو اپنی جائیداد کی فکر نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی فرمانبرداری کا خیال ہوتا ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد کیا کرو گے۔

قیامت کے دن بچوں کا وعدہ معاف گواہ بننا

اگر انسان بچوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن بچے والدین کے خلاف وعدہ معاف گواہ بن جائیں گے۔ اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی سورۃ احزاب کرتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (احزاب:66)

ترجمہ: (یہ) وہ دن ہوگا جب ان کے منہ (سیخ کباب کی طرح دوزخ کی) آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے۔ (اس وقت) وہ کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا

(احزاب:67)

ترجمہ: اور (یہ بھی) کہیں گے کہ اے ہمارے رب، ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہنا مانا اورانہوں (ہی) نے ہمیں گمراہ (بھی) کیا۔

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا

(احزاب:68)

ترجمہ: اے رب ہمارے، ان کو دوہرا عذاب دے اوران پر بڑی (سے بڑی) لعنت کر۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام و مرتبہ

آیت نمبر 1

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ	بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	لَا تُقَدِّمُوْا	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور اللہ سے ڈرو	اللہ اور اس کے رسول سے	آگے نہ بڑھو	اے ایمان والو!

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو، اور اللہ سے ڈرو،

			اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝١
			بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔

بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔

آیت نمبر 2

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ	لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے	اپنی آوازیں اونچی نہ کرو	اے ایمان والو!

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز سے

كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ	وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ
جس طرح آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو	اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو

اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو

	وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٢	اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ
	اور تمہیں خبر نہ ہو۔	کہیں تمہارے عمل ضائع نہ ہو جائیں

کہ کہیں تمہارے عمل ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

آیت نمبر 3

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ	عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اَصْوَاتَهُمْ	يَغُضُّوْنَ	اِنَّ الَّذِيْنَ
یہی وہ لوگ ہیں	اللہ کے رسول کے پاس	اپنی آوازوں کو	پست رکھتے ہیں	بے شک جو لوگ

بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس، یہی وہ لوگ ہیں

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ	لِلتَّقْوٰى ؕ	لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳
جن کے دلوں کو چن لیا ہے اللہ تعالیٰ نے	تقویٰ (کی افزائش کیلئے)	ان کے لیے مغفرت	اور اجر عظیم ہے

وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

آیت نمبر 4

اِنَّ الَّذِيْنَ	يُنَادُوْنَكَ	مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ	اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴
بے شک جو لوگ	آپ کو پکارتے ہیں	کمروں کے باہر سے	ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

بیشک وہ لوگ جو آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

آیت نمبر 5

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا	حَتّٰى	تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ	لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ
اگر یہ لوگ صبر کرتے	یہاں تک کہ	آپ ان کی طرف نکلتے	تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا۔

اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس تشریف لاتے، تو یہ ان کے لیے بہتر تھا،

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵			
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے			

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سنی سنائی بات پر یقین نہ کرو

آیت نمبر 6

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا	اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ	فَتَبَيَّنُوْۤا
اے ایمان والو!	اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے	تو اس کی تحقیق کر لیا کرو

اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو (ایسا نہ ہو کہ)

اَنۡ تُصِيۡبُوۡا قَوۡمًا	بِجَهَالَةٍ	فَتُصۡبِحُوۡا	عَلٰى مَا فَعَلۡتُمۡ	نٰدِمِيۡنَ ۝٦
تم کسی قوم پر چڑھائی کر دو	نادانستہ	تمہیں ہونا پڑے	جو تم نے کیا ہے اس پر	نادم (شرمندہ)

کہ کہیں کسی قوم کو بے جا ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ذریعہ نجات

آیت نمبر 7

وَاعۡلَمُوۡۤا	اَنَّ فِيۡكُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ؕ	لَوۡ يُطِيۡعُكُمۡ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ
اور خوب جان لو	کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں	اگر اکثر معاملات میں وہ تمہاری باتیں مان لیا کریں

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں، اگر معاملات میں وہ تمہاری باتیں مان لیا کریں،

لَعَنِتُّمۡ	وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيۡكُمُ الۡاِيۡمَانَ	وَزَيَّنَهٗ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ
تو تم مصیبت میں پڑ جاؤ	لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی	اور اس محبت کو تمہارے دلوں میں سجا دیا

تو تم مصیبت میں پڑ جاؤ، لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی، اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا

وَكَرَّهَ اِلَيۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ ؕ	اُولٰٓـئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوۡنَۙ ۝٧
اور کفر، عناد اور نافرمانی سے نفرت پیدا کر دی	ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں

اور کفر، عناد اور نافرمانی سے نفرت پیدا کر دی، ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

آیت نمبر 8

فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعۡمَةً ؕ	وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝٨
(اور یہ) اللہ کا فضل اور اس کا احسان ہے	اور اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے

(اور یہ) اللہ کا فضل اور اس کا احسان ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا و حکمت والا ہے۔

مسلمانوں کے درمیان صلح کا حکم

آیت نمبر 9

وَاِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا	فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ
اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں	تو ان میں صلح کراؤ،

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ،

فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى	فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ
پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے،	تو اس زیادتی والے سے لڑو

پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے، تو اس زیادتی والے سے لڑو

حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ	فَاِنْ فَآءَتْ	فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
یہاں تک کہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے	پھر اگر وہ لوٹ آئے	تو ان کے درمیان انصاف سے صلح کرادو

یہاں تک کہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، پھر اگر وہ لوٹ آئے تو ان کے درمیان انصاف سے صلح کرادو

وَاَقْسِطُوْا ۭ	اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝
اور انصاف کیا کرو	بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

اور عدل کرو، بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

آیت نمبر 10

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ	فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ
مومن تو سب آپس میں بھائی بھائی ہیں	لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو

مومن تو سب آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝
اور اللہ سے ڈرتے رہو	تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مذاق نہ اڑاؤ، نام نہ بگاڑو

آیت نمبر 11

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ	عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ
اے ایمان والو!	(تمہارا) کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے	ہوسکتا ہے کہ وہ مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں

اے ایمان والو! (تمہارا) کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے ہوسکتا ہے کہ وہ مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں

وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ	عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ	وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں	ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں	اور ایک دوسرے پر طعنہ زنی نہ کرو۔

نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے پر طعنہ زنی نہ کرو۔

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ	بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ
اور نہ ہی ایک دوسرے کے برے نام رکھو	ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے

اور نہ ہی ایک دوسرے کے برے نام رکھو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے

وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ	فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾	
اور جو لوگ ان باتوں سے باز نہ آئیں	وہ ظالم ہیں۔	

اور جو لوگ ان باتوں سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔

بدگمانی اور غیبت سے بچنے کا حکم

آیت نمبر 12

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘	اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ
اے ایمان والو!	بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو	کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں

اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں

وَّلَا تَجَسَّسُوْا	وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ	اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ
اورکسی کی عیب جوئی نہ کرو	نہ ہی تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت کرے	کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے

اورکسی کی عیب جوئی نہ کرو نہ ہی تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے

اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا	فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ	وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟	تم تو خود اس کام کو ناپسند کرتے ہو	اور اللہ سے ڈرتے ہو

کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم تو خود اس کام کو ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرتے ہو

اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ⑫		
اللہ ہر وقت توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔		

اللہ ہر وقت توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

پرہیز گار اللہ کو پسند ہے

آیت نمبر 13

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ	اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰی	وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ
اے لوگو!	ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا	اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے

لِتَعَارَفُوْا ؕ	اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ
تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو	اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل عزت وہی ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہو

تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل عزت وہی ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہو

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾		
بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔		

بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

ایمان اور اسلام کی وضاحت

آیت نمبر 14

قَالَتِ الْاَعْرَابُ	اٰمَنَّا ؕ	قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا	وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا
بدویوں نے کہا:	ہم ایمان لے آئے	آپ ان سے کہیے: تم ایمان نہیں لائے	بلکہ یوں کہو کہ

بدویوں نے کہا: ہم ایمان لے آئے آپ ان سے کہیے: تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ

اَسْلَمْنَا	وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ
ہم مسلمان ہو گئے	اور ابھی تک ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

ہم مسلمان ہو گئے اور ابھی تک ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ
اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو	اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے کچھ بھی کمی نہیں کرے گا

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے کچھ بھی کمی نہیں کرے گا

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾	
اللہ یقیناً بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔	

اللہ یقیناً بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

جہاد کی وضاحت

آیت نمبر 15

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا
مومن تو وہ لوگ ہیں	جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے	پھر شک میں نہیں پڑے

مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہیں پڑے

وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ	اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾
اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا	یہی سچے (مسلمان) ہیں۔

اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی سچے (مسلمان) ہیں۔

اللہ کو نہ سکھاؤ خود سیکھو

آیت نمبر 16

قُلْ	اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ	وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
فرما دیجیے:	کیا تم اللہ کو اپنی دین داری جتلا رہے ہو	حالانکہ اللہ ان (تمام) چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں

فرما دیجیے: کیا تم اللہ کو اپنی دین داری جتلا رہے ہو حالانکہ اللہ ان (تمام) چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾	
اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔	

اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

اسلام جیسی دولت کا ملنا، اللہ کا احسان ہے

آیت نمبر 17

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ	اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ	قُلْ	لَا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ
یہ لوگ آپ پر احسان جتلاتے ہیں	کہ وہ اسلام لے آئے ہیں	فرما دیجیے:	تم اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتلاؤ

یہ لوگ آپ پر احسان جتلاتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے ہیں فرما دیجیے: تم اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتلاؤ

بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ	اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ	اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾
بلکہ اللہ تم پر احسان فرما تا ہے	کہ اس نے تمہیں ایمان کا راستہ دکھایا ہے	بشرطیکہ تم (ایمان میں) سچے ہو

بلکہ اللہ تم پر احسان فرما تا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کا راستہ دکھایا ہے بشرطیکہ تم (ایمان میں) سچے ہو۔

اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے

آیت نمبر 18

اِنَّ اللّٰهَ	يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ	بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾
بیشک اللہ	آسمانوں اور زمین کے سب غیب جانتا ہے	اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے	جو عمل بھی تم کرتے ہو

بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کے سب غیب جانتا ہے اور اللہ جو عمل بھی تم کرتے ہو اسے خوب دیکھنے والا ہے

وقت پر نماز، والدین سے نیکی اور جہاد بہترین اعمال ہیں

حدیث نمبر 1

أَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ (حدیث نمبر 5970)

ترجمہ: جناب ابوعمر وشیبانی نے جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس گھر کے مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ

کے نزدیک زیادہ محبوب ہے، آپ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا، پوچھا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

ماں باپ کی خدمت میں مرتبے کا لحاظ

حدیث نمبر2

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ

(حدیث نمبر 5971)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ کون مستحق ہے، آپ نے فرمایا تیری ماں، عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں، پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ۔

کسی کے والدین کو گالی اپنے والدین کو گالی دینا ہے

حدیث نمبر3

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ

(حدیث نمبر 5973)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آدمی اپنے ماں باپ پر کس طرح لعنت کرسکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے

کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے ماں اور باپ کو گالی دے گا۔ (تو یہ گالی دینا ہی لعنت ہے جس کا سبب وہ خود بنا ہے)۔

فضول خرچی، کثرتِ سوال وغیرہ کی ممانعت

حدیث نمبر 4

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعًا (کسی چیز کو دینے سے منع کرنا) وَهَاتِ (کسی چیز کو مانگنا) وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ (حدیث نمبر 5975)

ترجمہ: جناب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور حقداروں کو حق نہ دینے اور بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کو حرام کیا ہے اور تمہارے لیے قیل وقال (فضول سوال) اور سوال کی زیادتی اور مال کے ضائع کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔

جھوٹی گواہی کی مذمت

حدیث نمبر 5

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ (حدیث نمبر 5976)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے، پھر (سیدھے ہو کر) بیٹھ گئے اور فرمایا سن لو جھوٹ بولنا

اور جھوٹی گواہی دینا، سن لو! جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، آپ اسی طرح (بار بار) فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ آپ خاموش نہ ہوں گے۔

حدیث نمبر 6

أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ آصِلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهَا لَا يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ

(حدیث نمبر 5978)

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں جو مسلمان نہیں ہوئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں، ابن عیینہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہی کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: لَا يَنْهٰىكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ (الممتحنہ، 8:60) یعنی اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے منع نہیں کرتا، جو تم سے دین میں جنگ نہیں کرتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات مبارکہ پر ابوسفیان کی گواہی

حدیث نمبر 7

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ (حدیث نمبر 5980)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل نے بلاوا بھیجا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز، صدقہ، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

مشرک بھائی کے ساتھ حسن سلوک

حدیث نمبر8

ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ ابْتَعْ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَائَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ (حدیث نمبر5981)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی حلہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن جب وفد آئے تو آپ پہنیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چند حلے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اسے کیونکر پہنوں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بارے میں یہ فرما چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں دیا بلکہ اس کو یا تو بیچ دو یا کسی کو پہنا دو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بھائی کو دے دیا جو اہل مکہ میں سے تھے اور ابھی اسلام نہ لائے تھے۔

جنت کا آسان نسخہ

حدیث نمبر9

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَبٌ مَا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ

الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ

(حدیث نمبر 5983)

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے، لوگوں نے کہا، اس کو کیا ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو ایک سوال کے جواب کی ضرورت ہے، پھر اس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، اور نماز پڑھ اور زکوۃ دے اور صلہ رحمی کر، اب سواری کو چھوڑ دے، راوی کا بیان ہے کہ گویا وہ سواری پر تھا۔

رشتہ داروں کے ساتھ تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا

حدیث نمبر 10

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

(حدیث نمبر 5984)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

صلہ رحمی کرنے کی وجہ سے رزق میں کشادگی

حدیث نمبر 11

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

(حدیث نمبر 5985)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی

کرے۔

جو شخص رشتہ جوڑے گا تو اللہ بھی اس سے تعلق جوڑے گا

حدیث نمبر 12

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ (حدیث نمبر 5988)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحم (رشتہ داری) رحمن سے ملی ہوئی شاخ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تجھ سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے میں بھی اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

صلہ رحمی کرنے والا حقیقت میں کون؟

حدیث نمبر 13

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا (حدیث نمبر 5991)

ترجمہ: آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے جب اس سے ناطہ توڑا جائے تو وہ اس کو ملائے۔

نیکی کبھی ضائع نہیں جاتی

حدیث نمبر 14

أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ (حدیث نمبر 5992)

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان کاموں کے متعلق ہمیں بتلائیں جو ہم زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے، یعنی صلہ رحمی، غلام آزاد کرنا، صدقہ وغیرہ کیا مجھے ان چیزوں کا اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو ان بھلائیوں ہی کی وجہ سے تو مسلمان ہوا ہے جو پچھلے زمانہ میں تو کر چکا ہے۔

حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنت کے پھول ہیں

حدیث نمبر 15

عَنِ ابْنِ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا (حدیث نمبر 5994)

ترجمہ: حضرت ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان سے ایک شخص نے مچھر کے خون کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا تو کہاں کا باشندہ ہے؟ اس نے کہا کہ عراق کا رہنے والا ہوں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی کو دیکھو یہ مچھر کے خون کے متعلق پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند (یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کو قتل کیا اور میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

بچوں کے ساتھ ماں کی شفقت کی مثال

حدیث نمبر 16

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

(حدیث نمبر 5995)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان ہے کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو ساتھ لے کر میرے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، اس کو میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ ملا، میں نے وہ اسے دے دی، اس نے اپنی بیٹیوں میں تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چل دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان بچیوں کو کچھ بھی دے دے اور ان کے ساتھ احسان کرے گا تو یہ ان کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب ہوں گی۔

حالت نماز میں بچوں پر شفقت

حدیث نمبر 17

حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا

(حدیث نمبر 5956)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اس حال میں کہ حضرت امامہ بنت ابی العاص (حضور کی نواسی) آپ کے کندھوں پر سوار تھیں، چنانچہ آپ نے اسی حالت میں نماز پڑھی، جب رکوع کرتے تو اس کو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بوسا دیا

حدیث نمبر 18

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (حدیث نمبر 5997)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا اور

آپ کے پاس اقرع بن حابس بیٹھے ہوئے تھے، اقرع نے کہا کہ میرے دس بچے ہیں، میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

ایک اعرابی کا اپنے بچوں کو بوسہ نہ دینے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب

حدیث نمبر 19

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ (حدیث نمبر 5998)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو بوسہ نہیں دیتے، آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحمت کو کھینچ لیا ہے تو میں کیا کروں۔

قیدی عورت کا بچے کے ساتھ والہانہ پیار محبت

حدیث نمبر 20

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا (حدیث نمبر 5999)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چند قیدی لائے گئے، ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی دودھ سے بھری ہوئی تھی، جب اپنے بچے کو قید میں دیکھتی تو اس کو پکڑ کر اپنی چھاتی سے چمٹا لیتی اور اس کو دودھ پلاتی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم لوگوں

سے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں، اگر چہ وہ قدرت رکھتی ہے، لیکن پھر بھی نہیں ڈال سکتی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو (100) حصے

حدیث نمبر 21

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ (حدیث نمبر 6000)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ان میں سے ننا وے حصے اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ زمین پر اتارا، مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، وہ اسی ایک حصہ کی وجہ سے ہے، یہاں تک کہ گھوڑا جو تکلیف پہنچنے کی وجہ سے اپنے بچہ کے اوپر سے اپنے کھر (پاؤں) اٹھا لیتا ہے کہ کہیں وہ بچہ پاؤں کے نیچے دب نہ جائے۔

بیٹے کو غربت کے خوف سے قتل کرنے کا گناہ

حدیث نمبر 22

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ وَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ الْآيَةَ

(حدیث نمبر 6001)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے، آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا حالانکہ اللہ ہی نے تجھے پیدا کیا ہے، پوچھا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے بچے کو اپنے ساتھ کھانے کے خوف سے قتل کردے، پوچھا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا، تو اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِيۡنَ لَا يَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلَا يَزۡنُوۡنَ ‌ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ يَلۡقَ اَثَامًا

(سورہ فرقان، آیت نمبر 68)

ترجمہ: اور (اللہ کے بندے) وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔

بچوں کو گود میں بٹھانا

حدیث نمبر 23

عَنۡ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حَجۡرِهِ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيۡهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتۡبَعَهُ (حدیث نمبر 6002)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بچے کو اپنی گود میں تحنیک (گھٹی ڈالنا) کے لئے رکھا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوا کر بہا دیا۔

حضرت عائشہ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر غیرت کرنے کا بیان

حدیث نمبر 24

عَنۡ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتۡ مَا غِرۡتُ عَلَى امۡرَأَةٍ مَا غِرۡتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدۡ هَلَكَتۡ قَبۡلَ أَنۡ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنۡتُ أَسۡمَعُهُ يَذۡكُرُهَا

وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا

(حدیث نمبر6004)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں ہوا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر جو میرے نکاح سے تین سال قبل وفات پا گئی تھیں رشک ہوتا تھا اس لیے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی، آپ کو آپ کے پروردگار نے حکم دیا کہ ان کو جنت میں موتی کے محل کی بشارت دیں اور جب بکری ذبح کرتے تو ان کی سہلیوں کو بھی کچھ بھیج دیتے۔

یتیم کی پرورش کرنے والے کیلئے خوشخبری

حدیث نمبر25

سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى (حدیث نمبر6005)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی نگرانی کرنے والے جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے اور آپ نے سبابہ (شہادت کی انگلی) اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے اس کی قربت بتائی۔

بیوہ اور مسکین کیلئے کوشش کرنے والا

حدیث نمبر26

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ (حدیث نمبر6006)

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

کہ بیواؤں اور مسکین کے لئے محنت کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، یا اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کے تین احکامات

حدیث نمبر 27

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتْ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

(حدیث نمبر 6008)

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سب جوان اور ہم عمر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس بیس دن ٹھہرے، آپ نے گمان کیا کہ شاید ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانا چاہتے ہیں آپ نے ہم سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جن کو ہم اپنے گھروں میں چھوڑ آئے تھے، آپ سے ہم لوگوں نے بیان کر دیا آپ رفیق ورحیم تھے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور ان کو تعلیم دو اور (ان کو نیکی کا) حکم دو اور نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے پھر تم میں سے بڑا آدمی تمہاری امامت کرے۔ (یعنی کسی کو تعلیم دینا، اچھائی کا حکم دینا، نماز اور اذان کا کہنا بھی اس کے ساتھ خیر خواہی ہے)۔

جانوروں کے حقوق کی تلقین (پیاسا کتا)

حدیث نمبر 28

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ

اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ نَعَمْ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

(حدیث نمبر 6009)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک آدمی کہیں جا رہا تھا تو راستے میں اسے بہت پیاس لگی، ایک کنواں نظر آیا وہ اس کے اندر اترا اور پانی پی کر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس نے سوچا کہ اس کتے کو بھی پیاس کی وجہ سے وہ ہی تکلیف پہنچی ہوگی جو مجھے پہنچی تھی، یہ سوچ کر کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا پھر اپنے منہ میں پکڑا (اوپر آ کر) اس کتے کو پلایا، اللہ نے اس کے اس فعل کی قدر کی اور اسے بخش دیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا جانوروں کے متعلق بھی ہمیں اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا ہر تر جگر (Living being) کے متعلق اجر ملے گا۔

کسی کے لیے دعا کرنا بھی خیر خواہی ہے

حدیث نمبر 29

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اللهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ (حدیث نمبر 6010)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم

بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے، ایک اعرابی نے نماز ہی کی حالت میں دعا کی یا اللہ! مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو اس اعرابی سے فرمایا کہ تو نے ایک وسیع چیز یعنی رحمت خداوندی کو تنگ (محدود) کر دیا۔

نباتات کے حقوق

حدیث نمبر 30

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ (حدیث نمبر 6012)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جب کوئی درخت لگاتا ہے اور اس سے کوئی آدمی یا جانور کھائے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ (Envoirmentle Sciences کی طرف اشارہ بھی ہے)۔

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

حدیث نمبر 31

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (حدیث نمبر 6013)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مہربانی نہیں کرتا اس پر بھی مہربانی نہیں کی جاتی۔

پڑوسی کے حقوق کی تاکید

حدیث نمبر 32

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ (حدیث نمبر 6014)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام پڑوسی کے لئے برابر مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ پڑوسی کو وراثت میں شریک

بنادیں گے۔

نوٹ: پڑوسی کے بارے میں تین اقوال ہیں:

۱۔ ہر جانب چالیس گھر پڑوسی ہیں

۲۔ جو فجر تمھارے ساتھ پڑھے

۳۔ جہاں تک اذان کی آواز جائے وہ سب پڑوسی ہیں۔

جس کے شر سے پڑوسی محفوظ نہ ہو اس کے لیے وعید

حدیث نمبر 33

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

(حدیث نمبر 6016)

ترجمہ: حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا وہ آدمی مومن نہیں ہے، بخدا وہ آدمی مومن نہیں ہے، بخدا وہ آدمی مومن نہیں ہے، پوچھا گیا کون یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے بے خوف نہ ہو۔

پڑوسی کے تحفے کو حقیر نہ سمجھا جائے

حدیث نمبر 34

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ (حدیث نمبر 6017)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی عورت اپنی ہمسائی کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر نہ سمجھے، اگرچہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

خیر خواہی کے تین کام

حدیث نمبر 35

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

(حدیث نمبر 6018)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس چاہیے کہ مہمان کی ضیافت کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

مہمان کی خدمت کے تین درجات

حدیث نمبر 36

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ (حدیث نمبر 6019)

ترجمہ: حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی جائزہ سے عزت کرے، پوچھا یا رسول اللہ اس کا جائزہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک دن ایک رات خدمت کرنا (جائزہ ہے) اور

ضیافت تین دن ہے، جو اس سے زیادہ ہو وہ صدقہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

پڑوسی کا حق دروازوں کے اعتبار سے ہے

حدیث نمبر 37

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا (حدیث نمبر 6020)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں کس کو ہدیہ بھیجوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو۔

ہر نیکی صدقہ ہے

حدیث نمبر 38

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

(حدیث نمبر 6021)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔

صدقہ کے درجات

حدیث نمبر 39

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ

الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ

(حدیث نمبر 6022)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے صدقہ لازم ہے، لوگوں نے پوچھا اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (۱) اپنے ہاتھ سے کام کرے اس سے اپنی ذات کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے پوچھا اگر اس کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (۲) کسی ضرورت مند مظلوم کی مدد کرے۔ لوگوں نے پوچھا اگر یہ نہ کر سکے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (۳) اچھی باتوں کا حکم دے۔ کسی نے پوچھا اگر یہ بھی نہ کر سکے، تو آپ نے فرمایا کہ (۴) برائی سے رکا رہے کہ یہی صدقہ ہے۔

ایک کھجور یا ایک اچھی بات بھی بخشش کا سبب بن سکتی ہے

حدیث نمبر 40

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا .... ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

(حدیث نمبر 6023)

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا پھر فرمایا کہ آگ سے بچو اگرچہ ایک ٹکڑا کھجور ہی کے عوض کیوں نہ ہو اگر تمہارے پاس یہ بھی نہ ہو تو اچھی بات کہہ دو (کہ یہ بھی صدقہ ہے)۔

ہر کام میں نرمی

حدیث نمبر 41

أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ (حدیث نمبر 6024)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ یہود کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی، ان لوگوں نے کہا السَّامُ عَلَيْكُمْ (تمہارے لیے ہلاکت ہو)، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے اس کو سمجھ لیا تو میں نے کہا وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ (تم ہی پر ہلاکت اور لعنت ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا ان کو چھوڑ و بھی۔ اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ نے سنا نہیں جو ان لوگوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی تو وعلیکم کہہ دیا تھا (کہ تم ہی پر ہو)۔

اعرابی کے مسجد میں پیشاب کرنے پر صحابہ کو نرمی کا حکم دیا

حدیث نمبر 42

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُزْرِمُوهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ

(حدیث نمبر 6025)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، لوگ اس کی طرف دوڑے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے پیشاب کو نہ روکو، پھر ایک ڈول پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

مسلمان اچھے کام میں دوسرے کی سفارش کرے

حدیث نمبر 43

وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ

عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ (حدیث نمبر 6028)

ترجمہ: اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے کہ ایک شخص کچھ مانگنے کے لئے کسی ضرورت کے لئے آیا تو آپ ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سفارش کرو تو تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے پورا کر دیتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن، سخاوت اور بہادری کا بیان

حدیث نمبر 44

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ

(حدیث نمبر 6033)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی، حسین اور شجاع تھے، ایک رات مدینہ والے لوگ ڈرے اور لوگ اس آواز کی طرف چل پڑے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے۔ آپ لوگوں سے پہلے شور کی آواز کی طرف چلے گئے تھے آپ واپس آرہے تھے اور فرماتے جا رہے تھے کہ بالکل نہ ڈرو بالکل نہ ڈرو، آپ ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار تھے اور آپ کی گردن میں تلوار لٹکی ہوئی تھی، (آپ ﷺ نے لوگوں کی توجہ پریشانی سے ہٹانے کے لیے فرمایا) میں نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا۔

کسی سوال کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''لا'' نہیں فرمایا

حدیث نمبر 45

عَنْ اِبْنِ الْمُنْکَدِرْ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا (حدیث نمبر 6034)

ترجمہ: حضرت ابن المنکدر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ نے کبھی ''نہ'' نہیں فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی گندی گفتگو نہیں فرمائی

حدیث نمبر 46

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا

(حدیث نمبر 6035)

ترجمہ: حضرت اعمش نے شقیق سے، انھوں نے مسروق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ تو فحش گوئی کی عادت تھی اور نہ قصداً فحش کلامی فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے بہتر ہو۔

بزرگوں کے آثار و تبرکات سے برکت اور عقیدت کا بیان

حدیث نمبر 47

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَائَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ الشَّمْلَةُ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ

أَكْسُوكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا (حدیث نمبر 6036)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بردہ (چادر) لے کر حاضر ہوئی، سہل نے لوگوں سے پوچھا کہ تم جانتے ہو بردہ کیا چیز ہے، تو لوگوں نے کہا کہ وہ شملہ ہے، سہل نے کہا کہ بردہ اس چادر کو کہتے ہیں کہ جس پر حاشیے (کڑھائی) بنے ہوئے ہوں، اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو یہ پہننے کے لئے دیتی ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو لے لیا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی، چنانچہ آپ نے اس کو پہن لیا، صحابہ میں سے ایک شخص نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کتنا عمدہ ہے آپ یہ مجھے دے دیں، آپ نے فرمایا اچھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے (اور اندر تشریف لے گئے) تو صحابہ نے ان کو ملامت کی اور کہا کہ تو نے اچھا نہیں کیا، جب تو نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چادر کو قبول کر لیا اور آپ کو اسکی ضرورت بھی تھی، لیکن آپ سے اس کے باوجود مانگ لیا اور تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ سے جب کوئی چیز مانگی جاتی ہے تو اسے روکتے نہیں، انہوں نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پہن لیا تو میں اس کی برکت کا امیدوار رہا تا کہ اس میں اپنا کفن بنالوں۔

عمل کم، بخل اور ھرج (قتل) زیادہ ہونا قیامت کی علامت ہے

حدیث نمبر 48

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ (حدیث نمبر 6037)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کا) زمانہ قریب ہوتا جائے گا تو عمل کم ہوتا جائے گا، اور بخل بڑھتا جائے گا، اور ھرج میں اضافہ ہوجائے گا، لوگوں نے پوچھا کہ ھرج کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا قتل، قتل۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ڈانٹا نہیں

حدیث نمبر 49

حَدَّثَنَا أَنَسٌ رضی اللہ عنہ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ (حدیث نمبر 6038)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی تو آپ نے کبھی اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی فرمایا کہ کیوں تو نے ایسا کیا اور نہ یہ فرمایا کہ کیوں تو نے ایسا نہیں کیا۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی ایسی کمال تربیت کردی کہ آپ کو کبھی ڈانٹنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں کس طرح رہتے تھے

حدیث نمبر 50

عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتْ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ

(حدیث نمبر 6039)

ترجمہ: حضرت اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے، انہوں نے بتایا کہ گھر والوں کے کام میں لگے رہتے تھے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

اللہ تعالیٰ کی بندے سے محبت کی نشانی

حدیث نمبر 51

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ (حدیث نمبر 6040)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکار کر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، اس لئے تم بھی اس سے محبت کرو، تو جبریل اس سے محبت کرتے ہیں اور جبریل آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے، اس لئے تم بھی اس سے محبت کرو، تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں میں بھی قبولیت اس کے لئے رکھی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا

حدیث نمبر 52

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَحَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ وَحَتَّى يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا (حدیث نمبر 6041)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایمان کی لذت نہیں پائے گا، جب تک کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ ہی کے لئے محبت نہ کرے اور آگ میں ڈال دیا جانا اس کو زیادہ پسند ہو اس سے کہ کفر کی طرف واپس ہو، جب کہ اللہ نے اس

کو اس سے نجات دلائی ہے اور جب تک اللہ اور اس کا رسول دوسری تمام چیزوں سے زیادہ اسے محبوب نہ ہوں۔

کسی کی ہوا خارج ہونے پہ نہ ہنسے

حدیث نمبر 53

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ وَقَالَ بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ أَوْ الْعَبْدِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ (حدیث نمبر 6042)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ کیوں تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو جانوروں کی طرح مارتا ہے حالانکہ پھر وہ اس سے گلے ملے گا۔

خطبہ حجۃ الوداع میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کا اعلان

حدیث نمبر 54

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا (حدیث نمبر 6043)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام منیٰ میں فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا یہ

یومِ حرام ہے (پھر فرمایا) تم جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا یہ حرمت کا شہر ہے، (پھر فرمایا) تم جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا حرام مہینہ ہے، (یہ سوال لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے فرمائے) پھر فرمایا کہ اللہ نے تم پر تمہارے خون (جان) مال اور عزت وآبرو (ایک دوسرے پر) اسی طرح حرام کر دیئے ہیں، جس طرح تمہارے لئے آج کا دن تمہارے اس شہر میں اس مہینہ میں حرمت کا ہے۔

گالیاں دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت

حدیث نمبر 55

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (حدیث نمبر 6044)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا ایک دوسرے کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

برا جملہ کہنے والے کی طرف لوٹ کر آتا ہے

حدیث نمبر 56

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ (حدیث نمبر 6045)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص کسی کو فسق و کفر کے ساتھ تہمت نہ کرے، اس لئے کہ اگر وہ اس کا اہل نہ ہوگا تو وہ (فسق و کفر) اسی (تہمت لگانے والے) کی طرف لوٹ آئے گا۔

پانچ احکام (حلف، نذر، قتل، لعنت، قذف) کا بیان

حدیث نمبر 57

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ (حدیث نمبر 6047)

ترجمہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسری ملت کی قسم کھائے تو وہ (آدمی) ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور جو چیز آدمی کے بس میں نہیں اس کے متعلق نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں، اور جس نے کسی چیز کے ساتھ دنیا میں خودکشی کی تو اس کے ذریعے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، اور جس نے مومن پر لعنت کی تو وہ اسکے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو وہ اس کے قتل کی طرح ہے۔

غصہ کی ممانعت اور غصہ کا توڑ

حدیث نمبر 58

حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ أَتُرَى بِي بَأْسٌ أَمَجْنُونٌ أَنَا اذْهَبْ (حدیث نمبر 6048)

ترجمہ: حضرت عدی بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ صحابی رسول کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک دوسرے کو گالی دی، ان میں

ایک کو بہت زیادہ غصہ آ گیا یہاں تک کہ اس کا چہرہ پھول گیا اور رنگ بدل گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ شخص اس کو کہتا تو اس کا غصہ جاتا رہتا، تو ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا تو اس کو آپ نے بتایا اور کہا کہ تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ (اعوذباللہ پڑھ) اس نے کہا کہ کیا تو مجھ سے کوئی برائی پاتا ہے، کیا میں دیوانہ ہوں؟ تو دور ہو جا۔

غصہ کی وجہ سے خیر اٹھ جاتی ہے

حدیث نمبر 59

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ (حدیث نمبر 6049)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تاکہ لوگوں کو شب قدر کے متعلق بتلادیں، مسلمانوں میں سے دو آدمی آپس میں جھگڑ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں خبر دینے کے لئے آیا تھا تو فلاں فلاں شخص جھگڑنے لگے اور وہ علم اٹھا لیا گیا، ممکن ہے کہ تمہارے لئے بہتری اسی میں ہو، اس لئے تم اس کو انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

دو قبر والوں کو عذاب

حدیث نمبر 60

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ

بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا (حدیث نمبر6052)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے معاملہ (جس سے بچنا مشکل ہو) کے سبب عذاب نہیں ہو رہا، یہ قبر والا تو اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور وہ چغل خوری کرتا پھرتا تھا، پھر ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے پھر فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف کر دے، جب تک کہ یہ خشک نہ ہوں۔

فلاں فلاں سے افضل ہے یہ غیبت نہیں ہے

حدیث نمبر61

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ (حدیث نمبر6053)

ترجمہ: حضرت ابو اسید ساعدی کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے گھروں میں سب سے بہتر بنو نجار کے گھر ہیں۔

مفسدین اور مشکوک لوگوں کے حالات بیان کرنا غیبت نہیں ہے

حدیث نمبر62

أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ أَوْ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ (حدیث نمبر6054)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر آنے کی

اجازت چاہی، آپ نے فرمایا اس کو اجازت دے دو، وہ قبیلہ کا برا بھائی ہے یا یہ فرمایا کہ قبیلہ کا برا بیٹا ہے، جب وہ اندر آیا تو اس سے نرمی سے گفتگو کی، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ نے اس کے متعلق یہ فرمایا پھر اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی، آپ نے فرمایا اے عائشہ سب سے برا آدمی وہ ہے کہ لوگ اس کی فحش گوئی سے بچنے کے لئے اس کو چھوڑ دیں۔

روزہ میں جھوٹ کی ممانعت

حدیث نمبر 63

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

(حدیث نمبر 6057)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا اور جہالت کی بات نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو اس کی احتیاج نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔

قیامت والے دن سب سے برا شخص منافق ہوگا

حدیث نمبر 64

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

(حدیث نمبر 6058)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے برا (اللہ کے نزدیک) وہ ہوگا جو دورخ والا ہو، اس طرف آئے تو ایک چہرہ کے ساتھ اور اس طرف جائے تو دوسرے چہرے کے ساتھ (جس کے پاس ہو اسی جیسی بات کرے)۔

حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنے کی ممانعت

حدیث نمبر 65

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

(حدیث نمبر 6060)

ترجمہ: حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو کسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا اور اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ہلاک کر دیا اس آدمی کی کمر توڑ دی (کیونکہ اب یہ مزید محنت کرنے میں سست ہو جائے گا)۔

یہود کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کرنا

حدیث نمبر 66

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ يَعْنِي مَسْحُورًا قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا تَعْنِي تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا (حدیث نمبر 6063)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنے اتنے دنوں اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال ہوا تھا کہ اپنی بیوی کے پاس ہو آئے ہیں، حالانکہ وہاں نہیں جاتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ نے مجھ سے ایک دن فرمایا اے عائشہ اللہ نے مجھے وہ بات بتادی جو میں دریافت کرنا چاہتا تھا، میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے پاؤں کے اور دوسرا میرے سر کے پاس بیٹھ گیا، جو میرے سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے پاؤں کے پاس بیٹھنے والے سے پوچھا کہ اس شخص کو کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا مطبوب (جس پر جادو کیا گیا) ہے، پوچھا کس نے جادو کیا ہے، کہا لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کس چیز میں؟ کہا بالوں کو نر کھجور کے چھلکے میں ڈال کر ذروان کے کنویں میں ایک پتھر کے نیچے رکھ کر، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کنویں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے، جو مجھے خواب میں دکھلایا گیا اس کے پاس کھجوروں کے درخت شیطان کے سروں کی طرح ہیں، اور اس کا پانی مہندی کے نچوڑ کی طرح سرخ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے نکالنے کا حکم دیا تو وہ نکال دیا گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اس بات کو پھیلایا کیوں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ لوگوں کے سامنے کسی کے شر کو مشتہر کر دوں۔

نوٹ: اس حدیث سے درج ذیل باتیں پتہ چلتی ہیں:

(۱) یہود نے جادو کیا لیکن کامیاب نہیں ہوئے

(۲) اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باخبر فرمادیا

(۳) قرآن نے اس کا حل بھی بتادیا

(۴) ہمیں بھی اس طرح کی پریشانی کے بعد قرآن کی طرف رجوع کرنا چاہیے (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کرنی چاہیے)

(۵) جادو کرنے کی وجہ حسد ہوتا ہے، جس سے اسلام نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ ہمیں خود بھی حسد نہیں کرنا چاہیے اور کسی کو حسد کا موقع بھی نہیں دینا چاہیے۔ اگلی حدیث حسد ہی کے متعلق ہے۔

حسد سے بچنے کا حکم

حدیث نمبر67

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا (حدیث نمبر6064)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور نہ کسی کے عیوب کی جستجو کرو اور نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ غیبت کرو اور نہ بغض رکھو اور اللہ کے بندے بھائی بن کر رہو۔

تین دن سے زیادہ مسلمان سے تعلق نہیں توڑنا چاہیے

حدیث نمبر68

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ (حدیث نمبر6065)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ حسد کرو اور نہ غیبت کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندے آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدا رہے (قطع تعلق کرے)۔

مسلمان اپنا گناہ کسی کو نہ بتائے

حدیث نمبر69

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ (اعلانیہ گناہ کرنے والے) وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ

يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَيَقُولَ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ (حدیث نمبر 6069)

(میڈیا اور نوجوان دوستوں کے اندازِ گفتگو کے لیے خصوصاً رہنمائی ہے۔)

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری تمام امت کے گناہ معاف ہوں گے سوائے اس شخص کے جو اعلانیہ گناہ کرتا ہو اور یہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ رات کو ایک آدمی کوئی کام کرے اور اللہ اس پر پردہ ڈالے پھر صبح ہونے پر وہ آدمی کہے کہ اے فلاں میں نے گزشتہ رات فلاں فلاں کام کیے رات کو اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا اور یہ کہ صبح کو اس نے اللہ کے رکھے ہوئے پردہ کو کھول دیا۔

اپنا گناہ صرف اللہ کو بتائے

اس حدیث میں آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ رہنمائی کی ہے کہ اگر کسی نے اس طرح کی باتیں کرنی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے سرگوشیوں میں اس طرح کی باتیں کرے اور مغفرت طلب کرے۔

حدیث نمبر 70

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى (چپکے چپکے باتیں کرنا) قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ (اللہ کی رحمت کے پر) عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ (حدیث نمبر 6070)

ترجمہ: حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے

پوچھا کہ تم نے سرگوشی کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس طرح سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے رب سے قریب ہوگا یہاں تک کہ اللہ اپنا دست قدرت اس پر رکھ کر فرمائے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کئے تھے وہ عرض کرے گا جی ہاں اس سے اقرار کرائے گا پھر فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہ پر پردہ رکھا تھا آج میں تیری مغفرت کردیتا ہوں۔

جنتیوں اور دوزخیوں کی دنیا میں پہچان

حدیث نمبر 71

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ (بدمزاج) جَوَّاظٍ (اکڑ کر چلنے والے) مُسْتَكْبِرٍ (تکبر کرنے والا)

(حدیث نمبر 6071)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ ہر وہ شخص جو کمزور ہو اور تواضع کرنے والا ہو، اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی قسم میں پورا کردے گا، اور کیا میں تم کو اہل دوزخ کی خبر نہ دوں؟ ہر بدمزاج، اکڑ کر چلنے والا اور تکبر کرنے والا۔

شیخ سعدی نے اس بات کو یوں بیان کیا ہے۔

ز گردن فرازاں تواضع نکوست
گدا گر تواضع کند خوی اوست

ترجمہ: گدا اگر تواضع کرے تو اس کی عادت ہے بڑا آدمی تواضع کرے تو پسندیدہ ہے۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد

ترجمہ: عزازیل کو تکبر نے ذلیل کیا، لعنت کی قید میں گرفتار کیا۔

چودانی تکبر چرامی کنی
خطامی کنی و خطامی کنی

ترجمہ: جب تو تکبر کے بارے میں جانتا ہے تو پھر تکبر کیوں کرتا ہے تو خطا کر رہا ہے، تو خطا کر رہا ہے۔

آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عاجزی وانکساری

حدیث نمبر 72

أَنَسُ بْنُ رضی اللہ عنہ مَالِكٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ

(حدیث نمبر 6072)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، اہل مدینہ کی باندیوں میں سے کوئی باندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتی اور جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی (آپ اس کی بات کو توجہ سے سنتے)۔

ایک دوسرے سے تعلق نہ توڑا جائے

حدیث نمبر 73

عَنْ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمِّهَا أَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهُوَ قَالَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ هُوَ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتْ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِي فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ لَمَّا

أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوا قَالُوا كُلُّنَا قَالَتْ نَعَمِ ادْخُلُوا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا نَذْرَهَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ إِنِّي نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا (حدیث نمبر 6073، 6074، 6075)

ترجمہ: حضرت طفیل بن حارث جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برادر زادہ ہیں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا گیا کہ کسی بیع کے متعلق یا عطیہ کے متعلق جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی کو دیا تھا عبداللہ بن زبیر (جب حاکم تھے) نے کہا کہ قسم ہے خدا کی عائشہ رضی اللہ عنہا یا تو اس سے باز آجائیں ورنہ میں ان پر سختی کروں گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا واقعی انہوں نے ایسا کہا ہے لوگوں نے کہا ہاں! انہوں نے فرمایا اللہ کے واسطے عہد کرتی ہوں کہ میں ابن زبیر سے کبھی گفتگو نہ کروں گی جب اس جدائی کو بہت عرصہ گزر گیا تو ابن زبیر نے سفارش کرائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بخدا میں نہ کسی کی سفارش قبول کروں گی اور نہ میں اپنی قسم توڑوں گی، پھر ابن زبیر پر یہ بات شاق گزری تو مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث (جو بنی زہرہ میں سے تھے) گفتگو کی اور ان دونوں سے کہا کہ تم دونوں کو اللہ کا واسطہ دیتا

ہوں کہ مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے چلو، اس لئے کہ ان کے لئے جائز نہ تھا کہ مجھ سے قطع تعلق کے لئے نذر مانتیں۔ مسور اور عبدالرحمن اپنی اپنی چادر اوڑھ کر ابن زبیر کے ساتھ چلے یہاں تک کہ دونوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے داخلہ کی اجازت مانگی دونوں نے کہا: السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ! کہا ہم اندر داخل ہو جائیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دی تو کہنے لگے کہ کیا ہم سب داخل ہو جائیں تو آپ نے فرمایا ہاں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم نہیں تھا کہ ابن زبیر بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ جب اندر داخل ہوئے تو ابن زبیر پردے کے اندر گھس کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لپٹ گئے اور ان کو اللہ کا واسطہ دینے لگے کہ ان سے بات کیجئے اور ان کا عذر قبول کیجئے اور ان دونوں نے کہا کہ آپ جانتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترک ملاقات سے منع فرمایا ہے کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ ترک ملاقات کرے، جب ان دونوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سمجھایا اور اصرار کیا تو وہ بھی رو کر سمجھانے لگیں کہ میں نے نذر مانی ہے اور نذر کا معاملہ بہت سخت ہے لیکن یہ دونوں اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ ان سے بلوا کر چھوڑا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس نذر کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کئے اس کے بعد جب بھی اپنی نذر کو یاد کرتیں تو روتیں یہاں تک کہ ان کا دوپٹہ آنسوں سے تر ہو جاتا۔

تعلق بحال کرنے میں پہلے سلام کرنے والا بہتر ہے

حدیث نمبر 74

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ (حدیث نمبر 6077)

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین رات اس طرح ترک تعلقات کرے کہ دونوں ایک

دوسرے کے آمنے سامنے آئیں تو یہ اس سے اور وہ اس سے منہ پھیر لے اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔

میاں بیوی میں ناراضی (ناز میں ناراض ہونا جائز ہے)

حدیث نمبر75

عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ (حدیث نمبر 6078)

ترجمہ: حضرت عائشہ ﵂ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہاری خوشی اور ناراضی کو پہچان لیتا ہوں، حضرت عائشہ ﵂ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس طرح پہچان لیتے ہیں، آپ نے فرمایا تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو وَرَبِّ مُحَمَّدٍ (قسم ہے محمد کے رب کی) اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو وَرَبِّ اَبْرَاهِيم (قسم ہے ابراہیم کے رب کی) حضرت عائشہ ﵂ کا بیان ہے کہ میں نے کہا جی ہاں، میں صرف آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں۔

جہاں بے تکلفی ہو وہاں بار بار آنے جانے میں کوئی حرج نہیں

حدیث نمبر76

فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ

إِلَّا أَمْرٌ قَالَ إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ

(حدیث نمبر 6079)

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر نے یہ حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین کو دیندار ہونے کے سوا کچھ نہیں پایا اور کوئی روز ایسا نہیں گذرتا جس کے دونوں کناروں یعنی صبح وشام کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے والدین کے پاس تشریف نہ لاتے ہوں، میں ایک دن جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں ٹھیک دوپہر کے وقت بیٹھی ہوئی تھی کہ کسی کہنے والے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے وقت میرے پاس تشریف لا رہے ہیں کہ اس وقت کبھی نہیں آئے ہیں، حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ ایسے وقت میں آپ کسی اہم کام کی وجہ سے تشریف لا رہے ہیں، آپ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کا حکم مل گیا ہے۔

کسی کے گھر جا کے کھانا کھانا، نماز پڑھنا اور ان کیلئے دعا کرنا

حدیث نمبر 77

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنْ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ

(حدیث نمبر 6080)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے مکان میں تشریف لے گئے تو ان کے پاس کھانا کھایا جب باہر نکلنا چاہا تو حکم دیا کہ گھر کے ایک کونہ کو صاف کیا جائے، چنانچہ اس پر فرش بچھایا گیا تو آپ نے اس پر نماز پڑھی اور ان لوگوں کے لئے دعا فرمائی۔

ملاقاتیوں کیلئے خوبصورت لباس پہننا (ریشم کی ممانعت)

حدیث نمبر 78

يَقُولُ رَأَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اشْتَرِ هَذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضَى مِنْ ذَلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ (حدیث نمبر6081)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر استبرق (ریشم) کا حلہ دیکھا وہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس کو خرید لیں اور جب وفد حاضر ہوں اس وقت آپ اس کو پہنیں، آپ نے فرمایا ریشم وہی پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو، اس واقعہ کو ایک مدت گذر گئی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حلہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس حلہ کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے یہ میری طرف بھیجا حالانکہ آپ اس جیسے کپڑے کے متعلق یہ کچھ فرما چکے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو یہ اس لئے بھیجا ہے کہ اس کے ذریعہ سے مال حاصل کرو اور ابن عمر اسی حدیث کی بناء پر نقش ونگار کو ناپسند کرتے تھے۔

معاشرے میں محبت بڑھانے کیلئے بھائی چارے کا رشتہ جائز ہے

حدیث نمبر79

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

(حدیث نمبر6082)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہمارے پاس حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ

ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کر، اگر چہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

محفل میں ہنسنا اور ہنستے ہوئے کو دعا دینا

حدیث نمبر 80

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَ إِنَّكَ (سخت) أَفَظُّ (غصے والے) وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا (کشادہ راستہ) إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ (حدیث نمبر 6085)

ترجمہ: حضرت محمد بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے داخلہ کی اجازت چاہی، اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، جو کچھ دریافت کر رہی تھیں، اور بہت زیادہ سوال کر رہی تھیں ان عورتوں کی آواز آپ کی آواز پر غالب تھی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو یہ عورتیں جلدی سے پردہ میں چلی گئیں، آپ ﷺ نے انکو اجازت دی جب یہ اندر پہنچے تو نبی ﷺ ہنس رہے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اللہ آپ کو ہنستا ہوا رکھے (کیا بات ہے)

آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے کہ جونہی انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں چلی گئیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں، پھر ان عورتوں کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اے اپنی جان کی دشمن عورتوں! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ڈرتی ہو؟ ان عورتوں نے جواب دیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سخت اور غضب والے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابن خطاب ادھر سنو! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان تم سے کبھی راہ چلتے ہوئے نہیں ملتا، جس راہ پر تم چلتے ہو وہ دوسری طرف چل دیتا ہے۔

عورت کا غسل کرنا

حدیث نمبر 81

أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ (خواب پڑے، Wetdream) قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ (حدیث نمبر 6091)

ترجمہ: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا، کیا عورت پر غسل واجب ہے، جب کہ اس کو احتلام ہوجائے، آپ نے فرمایا ہاں! بشرطیکہ پانی دیکھے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہنسیں اور عرض کیا کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچہ کیوں ماں کے مشابہ ہوتا ہے؟ (یعنی عورت کو احتلام ہوتا ہے اس لئے بچے کی شکل کبھی ماں سے ملتی ہوتی ہے)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے بارش کا ہونا اور آپ کا تبسم فرمانا

حدیث نمبر 82

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ

بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ (نالے) الْمَدِينَةِ فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنْ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطِرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمْ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ (حدیث نمبر 6093)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کے دن حاضر ہوا، اس وقت آپ مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے، اس نے عرض کیا بارش رک گئی ہے، اس لئے اپنے رب سے پانی کی دعا کیجئے، آپ نے آسمان کی طرف دیکھا تو اس وقت ابر کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا، آپ نے بارش کی دعا کی، بادل کے ٹکڑے نمودار ہوئے اور ایک دوسرے سے مل گئے، پھر بارش دوسرے جمعہ تک اسی طرح ہوتی رہی کہ تھمتی ہی نہ تھی، پھر وہی آدمی یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوا، آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس نے عرض کیا کہ ہم تو اب غرق ہوئے، اس لئے اپنے رب سے دعا کریں کہ اب بارش روک دے، آپ ہنسے پھر فرمایا یا اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا، یہ دو یا تین بار آپ نے ارشاد فرمایا، بدلی مدینہ سے دائیں یا بائیں پھٹنے لگی اور ہمارے اردگرد بارش ہوتی رہی لیکن مدینہ میں بارش نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرامت اور ان کی دعاؤں کی مقبولت دکھاتا ہے۔

نیکی اور بدی کا انجام

حدیث نمبر 83

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى

الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا (حدیث نمبر 6094)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف لے کر جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے کر جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدیق ہوجاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

منافق کی نشانیاں

حدیث نمبر 84

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (حدیث نمبر 6095)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت

حدیث نمبر 85

يَقُولُ حُذَيْفَةُ رضی اللہ عنہ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَابْنُ أُمِّ (عبداللہ بن مسعود) عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا

(حدیث نمبر 6097)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور ہیئت اور چال ڈھال میں بہت مشابہ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہیں، جب وہ گھر سے باہر نکلتے ہیں یہاں تک کہ واپس آ جاتے ہیں، معلوم نہیں کہ گھر میں جب وہ تنہائی میں ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔

بہترین کلام اور بہترین عمل

حدیث نمبر 86

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ (حدیث نمبر 6098)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بہتر گفتگو کتاب اللہ ہے اور بہترین طور وطریق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طور وطریق ہے۔

سب سے زیادہ صبر (برداشت) کرنے والا اللہ ہے

حدیث نمبر 87

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ

(حدیث نمبر 6099)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص تکلیف دینے والی بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے کہ لوگ اس کے لئے بیٹا بتاتے ہیں اور وہ انہیں معاف کر دیتا ہے، اور انہیں رزق دیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ حیا کرنے والے تھے

حدیث نمبر 88

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ

(حدیث نمبر 6102)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ والی کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ باحیا تھے، جب کوئی بات ایسی دیکھتے جو آپ کو ناگوار ہوتی تو ہم لوگوں کو آپ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا۔

کسی کو کافر کہنے کی ممانعت

حدیث نمبر 89

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا (حدیث نمبر 6104)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے بھائی کو یا کافر کہے تو ان میں ایک اس کا مستحق (کافر) ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر 90

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ (حدیث نمبر 6107)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص حلف اٹھائے اور اپنے حلف میں کہے، ''لات اور عزیٰ کی قسم'' تو اسے چاہیے کہ وہ کلمہ پڑھے اور جس نے اپنے دوست سے کہا آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ کچھ صدقہ کرے۔

قسم کھانے کی ممانعت

حدیث نمبر 91

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ

(حدیث نمبر 6108)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سواروں میں دیکھا اور وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو ندا دی کہ سن لو! اللہ تعالیٰ تمہیں باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، جس شخص کو قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔

گھروں میں اللہ تعالیٰ کے غضب کی وجہ

حدیث نمبر 92

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ (حدیث نمبر 6109)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اس وقت گھر پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا، جس میں تصویریں تھیں، آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر اس پردے کو پکڑ کر پھاڑ دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔

نمازیوں کو نماز سے نفرت نہ دلاؤ

حدیث نمبر 93

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمْ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ (حدیث نمبر 6110)

ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں عشاء کی نماز میں فلاں فلاں شخص کے طویل نماز پڑھانے کی وجہ سے شریک نہیں ہوتا ہوں، ابو مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وعظ میں اس سے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! ہم میں سے بعض وہ ہیں، جو دوسروں کو بھگاتے ہیں (نفرت دلاتے ہیں) اس لئے تم میں سے جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھے، اس لئے کہ ان میں مریض اور بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔

راستے سے ملنے والی چیز کے متعلق حکم

حدیث نمبر 94

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا (حدیث نمبر 6112)

ترجمہ: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لقطہ (گری پڑی ہوئی چیز) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو ایک سال تک مشتہر کرو، پھر

تھیلی کی ڈوری کی پہچان رکھو، پھر اس کو خرچ کر ڈال، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو دے دو، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا تو اس کو لے لے، اس لئے کہ وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی یا بھیڑیے کے لیے ہے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کھوئے ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت غصہ ہوئے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں رخسار یا چہرہ سرخ ہوگیا، پھر فرمایا کہ تجھے اس سے کیا مطلب! جب کہ اس کا کھانا اور پانی اس کے ساتھ ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے گا۔

اصل بہادر کون ہے

حدیث نمبر 95

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

(حدیث نمبر 6114)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوی وہ نہیں کہ جو (کُشتی میں کسی کو) پچھاڑے بلکہ قوی وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

غصہ نہ کرنے کی نصیحت

حدیث نمبر 96

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ (حدیث نمبر 6116)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے نصیحت فرمائیں، آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کیا کرو اس نے کئی بار عرض کیا تو آپ یہی فرماتے رہے کہ غصہ نہ کرو۔

سب انبیاء نے حیاء کی تعلیم دی

حدیث نمبر 97

أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

(حدیث نمبر 6120)

ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو پہلے نبیوں کا جو کلام ملا وہ یہ ہے کہ جب تو حیا نہ کرے تو پھر جو چاہے کر۔

انداز تربیت کیسا ہو

حدیث نمبر 98

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (حدیث نمبر 6124)

ترجمہ: سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کو اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یمن بھیجنے لگے تو دونوں سے فرمایا کہ آسانی کرنا سختی نہ کرنا اور خوش خبری سنانا نفرت نہ دلانا بلکہ رغبت دلانا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں شہد سے شراب بنائی جاتی ہے جس کو بِتْعُ کہا جاتا ہے اور جو کی شراب بنائی جاتی ہے جس کو مِزْرُ کہا جاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

انتقام لینے کا بیان

حدیث نمبر 99

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلهِ (حدیث نمبر 6126)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو کاموں کے درمیان جب بھی اختیار دیا گیا تو ان میں جو آسان صورت تھی اس کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اگر وہ گناہ ہوتا تو لوگوں میں سب سے زیادہ دور رہنے والے ہوتے (یعنی سب سے زیادہ اس سے پرہیز کرتے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کی خاطر کبھی انتقام نہیں لیا مگر جو شخص حرمت الٰہیہ کو پامال کرتا یعنی احکام الٰہی کے خلاف کرتا تو اللہ کی خاطر اس سے انتقام لیتے۔

پرندے رکھنے کا بیان

حدیث نمبر 100

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ (حدیث نمبر 6129)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے ملتے تھے یہاں تک کہ میرے ایک چھوٹے بھائی سے فرماتے تھے کہ اے ابوعمیر (تیرے) نُغَیْرُ (پرندہ) کو کیا ہوا۔

مزاح کرنا، خندہ پیشانی کرنا

حدیث نمبر 101

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي (حدیث نمبر 6130)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی اور میری سہیلیاں میرے ساتھ کھیلتی تھیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو بلا کر میرے پاس لے آتے میں پھر ان کے ساتھ کھیلنے لگتی۔

مسلمان کو ہمیشہ محتاط رہنا چاہیے

حدیث نمبر 102

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ (حدیث نمبر 6133)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

مسلمان کی زندگی معتدل ہوتی ہے

حدیث نمبر 103

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ

صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ

(حدیث نمبر6134)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو رات کو نماز پڑھو اور سو جاؤ اور روزہ رکھو اور افطار کرو اس لئے کہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے اور امید ہے کہ تمہاری عمر طویل ہو اس لئے تمہارے واسطے کافی ہے کہ ہر مہینے تین روزے رکھو کیونکہ ہر نیکی کے بدلے دس گنا اجر ملتا ہے اس طرح تمام دنوں کے روزے ہو جائیں گے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے زیادہ کروانا چاہا تو آپ نے بھی اس پر زیادہ کیا میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا ہر جمعہ سے تین روزے رکھ لیا کرو۔ ابن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اس پر بھی زیادتی چاہی تو آپ نے اس پر زیادہ کر دیا میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو میں نے عرض کیا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نصف مہینہ کے روزے (ایک دن چھوڑ کر روزہ)۔

بڑوں کی موجودگی میں پہلے گفتگو نہ کرنے کا بیان

حدیث نمبر104

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا

كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ

(حدیث نمبر 6144)

ترجمہ: جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ درخت بتاؤ جو مسلمان کی طرح ہے کہ وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے میرے دل میں خیال ہوا کہ وہ کھجور کا درخت ہوگا لیکن میں نے بولنا مناسب نہ سمجھا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے جب یہ دونوں کچھ نہ بولے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے کہا اے والد بزرگوار! میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہوگا تو انہوں نے کہا کہ پھر تجھے کہنے سے کس چیز نے روک رکھا اگر تو یہ بول دیتا تو میرے نزدیک اتنے اور اتنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہوتا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے صرف اس چیز نے بولنے سے روکا کہ نہ تو میں نے آپ کو اور نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا اس لئے میں نے مناسب نہ سمجھا۔

اسلامی احکام کے مطابق اشعار کی اجازت

حدیث نمبر 105

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً (حدیث نمبر 6145)

ترجمہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض شعروں میں حکمت ہوتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمائندہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 106

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ

اللهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ

(حدیث نمبر 6152)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری کو سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ بنا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے حسان رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے، یا اللہ اس کی روح القدس کے ذریعہ تائید کر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں (میں نے سنا ہے)۔

اللہ کے دشمنوں کی ہجو (مذمت) کا جواز

حدیث نمبر 107

عَنْ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ (حدیث نمبر 6153)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا مشرکین کی ہجو کر جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عدل سکھانے والا (بدبخت) ذوالخویصرہ

حدیث نمبر 108

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنْ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنْ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ

ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ ﷺ (حدیث نمبر 6163)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ نے جو بنی تمیم کا ایک فرد تھا کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف سے تقسیم فرمایئے آپ نے فرمایا تم پر افسوس ہے میں عدل سے کام نہ لوں گا تو پھر کون عدل کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا (ایسا نہ کرو) اس لئے کہ اس کے بعض ساتھی ایسے ہوں گے کہ تم میں سے بعض لوگ ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلے میں اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھیں گے حالانکہ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے نہ اس تیر کے پھل پر کچھ نشان ہو اور نہ اس کے نیچے اور نہ اس کے پروں پر کچھ باقی ہو اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ مسلمانوں میں تفرقہ کے وقت ظاہر ہوں گے اور ان میں ایک شخص ایسا ہوگا جس کا ہاتھ ایسا ہوگا جیسے عورت کے پستان یا جیسے گوشت کا لوتھڑا جو حرکت کرتا ہو (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اور (اس کی بھی) گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس جنگ کے وقت موجود تھا وہ مقتولوں میں تلاش کیا گیا تو اسی طرح ملا جس طرح آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازی (حضور شارع ہیں)

حدیث نمبر 109

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ مَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ (حدیث نمبر 6164)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو (کیا ہوا) اس نے عرض کیا میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی آپ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر اس نے کہا میرے پاس غلام نہیں آپ نے فرمایا پھر دو مہینے متواتر روزے رکھ لے اس نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا اس نے کہا کہ میرے پاس نہیں ہے چنانچہ ایک عرق (ایک پیمانہ ہے) لایا گیا (جس میں کھجوریں تھیں) آپ نے فرمایا اس کو لے جا اور صدقہ کر اس نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ دوسروں کو (دوں)؟ قسم ہے اس جان کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں آپ نے فرمایا تم اس کو لے لو۔

میرے بعد لوگوں کو کافر بنا کر ان کی گردنیں نہ مارنا

حدیث نمبر 110

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ .... لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

(حدیث نمبر 6166)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا **ویلکم یاویحکم** (تم پر افسوس ہے)..... میرے بعد کافر نہ ہوجانا پھر تم ایک دوسرے کی گردنیں ماروگے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے ثمرات

حدیث نمبر 111

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

(حدیث نمبر 6171)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا سامان مہیا کر رکھا ہے؟ اس نے کہا میں نے بہت زیادہ نماز روزوں کا سامان تو تیار نہیں کیا مگر یہ کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔

آنے والے کو مرحبا کہنا (بخشش والے چار احکام)

حدیث نمبر 112

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَائَنَا فَقَالَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا

رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ (حدیث نمبر 6176)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا مرحبا اس وفد کو جو آیا ہے یہ رسوا اور شرمسار نہ ہوا ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم قبیلہ ربیعہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان مُضَرُ ہیں چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم) مہینہ میں حاضر ہو سکتے ہیں اس لئے ہمیں کوئی ایسا فیصلہ کن حکم بتا دیجئے کہ اس پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے رہنے والوں کو اس کی دعوت دیں آپ نے فرمایا چار اور چار باتیں ہیں (یعنی چار باتیں کرنے کی اور چار باتیں رکنے کی) نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ دو اور دُبَّاءِ حَنْتَمْ نَقِيْرْ اور مُزَفَّتْ میں نہ پیو (یہ ٹوٹے ہوئے اور زہریلی دھاتوں سے بنے ہوئے برتن ہیں)۔

وعدہ توڑنے والے کی مذمت

حدیث نمبر 113

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (حدیث نمبر 6177)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ عہد شکنی کرنے والے کے لیے قیامت کے دن جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

زمانے کو برا نہ کہو

حدیث نمبر 114

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ

الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ (حدیث نمبر 6181)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بنی آدم زمانہ کو گالیاں دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں رات اور دن میرے ہی قبضہ میں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے ماں باپ تم پر قربان

حدیث نمبر 115

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ

(حدیث نمبر 6184)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے سوا کسی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي (میرے ماں باپ تم پر قربان) اور میرا خیال ہے کہ شاید جنگ احد کے دن آپ نے یہ فرمایا تھا۔

اچھا نام رکھنے کا بیان

حدیث نمبر 116

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ (حدیث نمبر 6186)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا قاسم نام رکھا تو ہم نے اس سے کہا کہ تجھ کو ابوالقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور نہ باعزت سمجھیں گے تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ۔ (یعنی ابوالقاسم کنیت نہ رکھو یہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ہے)۔

نام تبدیل کرنے کا جواز

حدیث نمبر 117

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ (حدیث نمبر 6192)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت زینب کا نام بَرَّةَ تھا تو کہا گیا کہ وہ اپنے نفس کی پاکیزگی ظاہر کرتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

برے نام کو بدل دیا جائے

حدیث نمبر 118

قَدِمَ جَدُّ سَعِيدٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ (حدیث نمبر 6193)

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے دادا حَزْن آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے آپ نے دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے کہا میرا نام حَزْن (غم، مشکل) ہے آپ نے فرمایا بلکہ تو سھل (آسان) ہے انہوں نے کہا میں اس کو بدلنے والا نہیں جو میرے باپ نے رکھ دیا ہے ابن مسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد سے سختی میرے خاندان میں برابر رہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے کا نام ابراہیم رضی اللہ عنہ تھا

حدیث نمبر 119

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ علیہ السلام قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ (حدیث نمبر 6195)

ترجمہ: حضرت عدی بن ثابت حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے) کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ان کی

دودھ پلانے والی ہے۔

خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

حدیث نمبر 120

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(حدیث نمبر 6197)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھ کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور جو شخص میرے متعلق قصدا جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

اچھا نام رکھنا، گھٹی دینا اور برکت کی دعا کا بیان

حدیث نمبر 121

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى (حدیث نمبر 6198)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ذریعے اس کو تحنیک (گھٹی) دی اور اس کے حق میں برکت کی دعا کی اور مجھے دے دیا اور یہ ابوموسیٰ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔

جناب فاطمہ الزہرا اور ابوتراب رضی اللہ عنہما کی ناراضی اور کنیت کا بیان

حدیث نمبر 122

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَائَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَائَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ

(حدیث نمبر 6204)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ناموں میں **ابو التراب** کا لفظ بہت پسند تھا اور اس نام سے پکارے جانے سے بہت خوش ہوتے تھے اور یہ نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی رکھا ہوا تھا ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناراض ہو کر باہر چلے گئے اور مسجد کی دیوار سے لگ کر لیٹ رہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں تلاش کرتے ہوئے تشریف لائے کسی نے بتایا کہ وہ دیوار سے لگ کر لیٹے ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کی پیٹھ پر مٹی لگ گئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی پیٹھ سے مٹی صاف کرتے جاتے اور فرماتے ابو تراب بیٹھ۔

اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین نام

حدیث نمبر 123

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ (حدیث نمبر 6205)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برا نام اس شخص کا ہوگا جو مَلِكَ الْأَمْلَاكِ (شہنشاہ)

اپنا نام رکھے۔

جناب ابوطالب سے حضور کا تعلق

حدیث نمبر 124

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِن نَّارٍ لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

(حدیث نمبر 6208)

ترجمہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ نے ابوطالب کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے لئے دوسروں پر غصہ ہو جاتے تھے آپ نے فرمایا ہاں! وہ جہنم میں کم گہرائی پر ہیں اگر میں نہ ہوتا وہ جہنم کے سب سے پست طبقہ میں ہوتے۔

نجومی کی بات پر یقین نہ کرنے کا بیان

حدیث نمبر 125

قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ (حدیث نمبر 6213)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کبھی ایسی باتیں کہتے ہیں جو صحیح ہوتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ بات

خدا کی طرف سے ہوتی ہے اس کو شیطان اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جس طرح ایک مرغ دوسرے مرغ کے کان میں آواز پہنچا دیتا ہے پھر وہ کاہن اس میں سو جھوٹ سے زیادہ ملا دیتے ہیں۔

بدگمانی کو دور کرنا

حدیث نمبر 126

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَائَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا (حدیث نمبر 6219)

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے کے لئے آئیں اس وقت آپ مسجد میں رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں تھے اور آپ کے پاس کچھ رات تک گفتگو کرتی رہیں پھر چلنے کے لیے اٹھیں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو چھوڑنے کے لئے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جب مسجد کے اس دروازے پر پہنچ گئیں جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان پاس تھا تو دو انصاری آپ کے پاس سے گزرے اور ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا پھر دونوں روانہ ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا ذرا ٹھہرنا یہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی ہیں ان دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان دونوں پر یہ بہت گراں گزرا آپ

نے فرمایا شیطان ابن آدم کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اس لئے مجھے خیال پیدا ہوا کہ کہیں وہ (یعنی شیطان) تمہارے دل میں وسوسہ نہ ڈال دے۔

کسی چیز کو پھینکنے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منع فرمانے کی وجہ

حدیث نمبر 127

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ (حدیث نمبر 6220)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا کہ یہ شکار کو نہیں مارتا اور نہ دشمن کو تکلیف پہنچا سکتا ہے آنکھ میں لگ جائے تو آنکھ پھوڑ دے اور دانت میں لگ جائے تو دانت توڑ دے۔

چھینک کا جواب دینا کب ضروری ہے

حدیث نمبر 128

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتْ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ هَذَا حَمِدَ اللهَ وَهَذَا لَمْ يَحْمَدْ (حدیث نمبر 6221)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی ان میں سے ایک کو آپ نے یرحمك الله کہا اور دوسرے کو نہیں کہا آپ سے کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس نے اللہ کی حمد کی اور دوسرے نے اللہ کی حمد نہیں کی۔

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

حدیث نمبر 129

عَنْ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا

بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجِنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ (حدیث نمبر 6222)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا ہمیں مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کا جواب دینے اور مظلوم کی مدد اور قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع کیا سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا، حریر، دیباج، سندس (باریک ریشمی کپڑے) اور میاثر (گھوڑے کی ایسی زین جس پر ریشم چڑھا ہو) سے منع فرمایا۔

چھینک اور جمائی کا حکم

حدیث نمبر 130

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ (حدیث نمبر 6223)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اس کو سنے واجب ہے کہ اس کا جواب دے (یعنی یرحمك الله کہے) اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جہاں تک ممکن ہو اس کو روکے جب کوئی شخص ''ہا'' کی آواز نکالتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔

چھینک آنے پر مکمل جواب

حدیث نمبر 131

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

(حدیث نمبر 6224)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی یرحمك الله کہے تو اور جب اس نے يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا (تو چھینکنے والا) يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت کرے اور تمہارے دل کی اصلاح کرے) کہے۔

zzz

کشف المحجوب کا تعارف

1۔ کشف کا معنی کھولنا، محجوب کا معنی چھپی ہوئی، ڈھکی ہوئی چیز

2۔ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ایک رفیق ابوسعید ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پر آپ نے کتاب لکھی جو تصوف لٹریچر کا بہت بڑا اور ابتدائی ماخذ ہے۔

3۔ اس کے بنیادی طور پر دو حصے ہیں۔

اوّل حصہ میں درج ذیل چیزوں کو ذکر کیا گیا ہے:۔

- ابتدائیہ، کتاب کے لکھنے اور کشف المحجوب نام رکھنے کی وجہ، تحصیل علم کی ضرورت، علم کے ساتھ فقر کا ضروری ہونا، تصوف کا معنی ومفہوم اور ارتقاء۔
- اسلامی شریعت کے مآخذ (قرآن وحدیث واجماع) کا بیان۔
- چار خلفاء راشدین کا تذکرہ۔
- پانچ اہل بیت (امام حسن، امام حسین، امام زین العابدین، امام باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام) کا تذکرہ۔
- چار تابعین (حضرت اویس قرنی، حضرت ہرم بن حبان، حضرت حسن بصری اور حضرت سعید بن المسیب) کا تذکرہ۔
- چونسٹھ (64) تبع تابعین کا تذکرہ خیر۔
- دس (10) متاخرین ائمہ ومشائخ کا تذکرہ خیر۔
- صوفیاء اور اہل طریقت کی اقسام اور ان کے مذاہب۔

- ولایت کا ثبوت اور کرامت و معجزہ کا بیان۔

حصہ دوم

اس حصہ میں گیارہ (11) محجوبات سے کشف (پردہ اٹھایا) کیا گیا ہے۔

1۔ معرفت الٰہی 2۔ توحید کا بیان

3۔ ایمان کا بیان 4۔ طہارت (نجاست سے پاکی)

5۔ نماز کا بیان 6۔ زکوۃ کا بیان

7۔ روزہ کا بیان 8۔ حج کا بیان

9۔ آداب زندگی 10۔ مشائخ کے کلام اور صحبت

11۔ سماع کی اہمیت اور معیار

حضور داتا گنج بخش کی ہمہ جہت شخصیت کا انداز اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ **کشف المحجوب** میں ہر قاری کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے مختلف اسالیب اور طریقے اختیار فرمائے ہیں۔قرآن کی 274 آیات 135 احادیث مبارکہ 78 عربی کے معروف اشعار، تین سو صوفیاء کے اقوال اور تصوف کی بیس سے زیادہ کتابوں کے حوالہ جات نقل کیے ہیں۔ کشف **المحجوب** میں موجود 135 احادیث کی تخریج **الزاد المطلوب** کے نام سے محکمہ اوقاف شائع کر چکا ہے۔کثیر تعداد میں تراجم اور مستشرقین (orantilalists) کی ترتیت تحقیق اور تنقید کا کام اس کے علاوہ ہے۔

❁❁❁

مصنف کا تعارف

حضور سیدی علی بن عثمان داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف (400ھ تا 460ھ)

۱۔ نام ونسب میں حسنی وحسینی سید (علی ہجویری بن عثمان بن علی بن عبدالرحمن بن شجاع بن ابوالحسن اصغر بن زید بن حسن بن علی) رحمۃ اللہ علیہم

۲۔ شجرہ طریقت میں علی بن ہجویری، شیخ ابوالفضل الختلی، شیخ خصری، شیخ ابوبکر شبلی، حضرت جنید بغدادی، حضرت سری سقطی، حضرت داؤد طائی، جناب حبیب عجمی سے ہوتا ہوا جناب علی المرتضی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۔ افغانستان (ہجویر، جلاب) میں پیدائش سے لے کر عراق، شام، لبنان، آذربائیجان، خراسان کرمان، خوزستان، طبرستان، ترکستان اور ماورالنھر کے علاقوں تک حصول علم کیلئے اسفار معلوم ہوتے ہیں۔

۴۔ سلطان محمود غزنوی (431ھ) کے دور حکمرانی میں آپ کی لاہور آمد ہوئی۔

۵۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا تعارف، سید ہجویر، عہد فاروق کی یاد کی تازگی، سرزمین ہند میں سجدہ کا بیج بونے والے، حق کی آواز کو بلند کرنے والے، قرآن کی عزت کے پاسبان، خاک پنجاب کی زندگی کا سبب، سرزمین ہند کی صبح کو تابندگی بخشنے والے جیسے القابات سے یاد کیا ہے۔

سید ہجویر مخدوم امم — مرقد اِو پیر سنجر را حرم
بندہائے کوہسار آسان گسیخت — در زمین ہند تخم سجدہ ریخت
عہد فاروق از جمالش تازہ شد — حق زحرف او بلند آوازہ شد
پاسبانِ عزتِ ام الکتاب — از نگاہش خانہ باطل خراب
خاک پنجاب از دم او زندہ گشت — صبح ما از مہراو تابندہ گشت

(کلیات اقبال، اسرار خودی، حکایت نوجوانی از مرو)

کشف حجاب نمبر9

صحبت اور اس کے آداب واحکام کے بیان میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ (التحریم: آیت نمبر 6)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جس پر سخت مزاج طاقتور فرشتے (مقرر) ہیں جو کسی بھی امر میں جس کا وہ انہیں حکم دیتا ہے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کام انجام دیتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

اَیْ اَدِّبُوْهُمْ

یعنی ان کی درستی کرو۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حُسْنُ الْاَدَبِ مِنَ الْاِيْمَانِ

ترجمہ: حسن ادب ایمان کا حصہ ہے۔

نیز فرمایا:

اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِيْبِی (شرح المواهب: ۴/۱۰۱)

ترجمہ: میرے رب نے مجھے ادب سکھایا اور بہت اچھا ادب مجھے سکھایا۔

سیدی داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آداب تین فائدے دیتے ہیں۔

چنانچہ لکھتے ہیں:

"آداب اندر مردمی حفظ مروت است واندر دین حفظ سنت واندر محبت حفظ حرمت"

ترجمہ: لوگوں میں مروت بڑھتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی حفاظت ہوتی ہے۔ دنیا میں عزت ووقار بڑھتا ہے۔

دین و دنیا کے تمام امور کی شائستگی، آداب سے وابستہ ہے اور ہر قسم کے لوگوں کے مقامات کے لئے ہر مقام کے آداب جداگانہ ہیں۔ تمام انسان، خواہ وہ کافر ہوں یا مسلمان ملحد (Eithest) ہوں یا موحد، سنی ہوں یا بدعتی، سب کا اس پر اتفاق ہے کہ معاملات میں حسن ادب عمدہ چیز ہے اور جہان میں کوئی رسم ورواج استعمال ادب کے بغیر ثابت نہیں ہوسکتی، لوگوں میں ادب ہی مروت کی حفاظت ہے اور دین میں سنت کی حفاظت اور دنیا میں عزت واحترام کی حفاظت بھی اسی ادب سے متعلق ہے کیونکہ یہ تینوں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ جس میں مروت نہ ہوگی وہ سنت کی اتباع کرنے والا نہ ہوگا اور جس میں سنت کی حفاظت نہ ہوگی، اس میں عزت واحترام کی رعایت بھی نہ ہوگی۔

مخلوق کی تعظیم اور خالق کا خوف دونوں ادب کی اصل ہیں

معاملات یعنی طریقت کے سلوک میں حفظ ادب، مطلوب کی تعظیم سے حاصل ہوتی ہے۔ یعنی دلوں میں حق تعالیٰ اور اس سے متعلق ہر شے کی عظمت وعزت اور تعظیم، تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے اور تعظیم کی بے حرمتی کرتا ہے اور مشاہدہ حق کو پامال کرتا ہے، طریق تصوف میں اس کا کوئی مقام نہیں ہے سکر وغلبہ یا کسی اور حال میں ہونا طالب کو ادب کی حفاظت سے منع نہیں کرتا، اس لئے کہ ادب ان کی عادت ہے اور عادت طبیعت کی مانند ہوتی ہے ہر جاندار سے کسی حالت میں طبائع کی جدائی کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے جب تک کہ اس کی زندگی برقرار ہے، اس کی

جدائی اس سے محال ہے، لہٰذا جب تک انسان کا تشخص برقرار ہے ہر حال میں ادب کی پیروی لازم ہے خواہ تکلف سے ہو یا بے تکلف، جب ان کا حال صحت مندی ہوتا ہے تو وہ بہ تکلف آداب کی رعایت برتتے ہیں اور جب ان کا حال سکر و مدہوشی میں ہوتا ہے اس وقت حق تعالیٰ انہیں ادب پر قائم رکھتا ہے، غرض کہ کسی حالت میں بھی دل ادب سے دور نہیں ہوتا۔

لِاَنَّ الْمَوَدَّةَ عِنْدَ الْاَدَبِ وَحُسْنِ الْاَدَبِ صِفَةُ الْاَحْبَابِ

ترجمہ: کیونکہ محبت بہترین ادب ہے اور حسن ادب محبت کرنے والوں کی خوبی ہے۔

اللہ تعالیٰ جس پر جتنی کرامت فرماتا ہے تو یہ کرامت اس بات کی دلیل ہوتی ہے کیونکہ وہ دین کے ادب کی حفاظت کرتا ہے بخلاف ملحدوں (لعنهم الله) کے جو یہ کہتے ہیں "چوں بندہ اندر محبت مغلوب شود حکم متابعت ازوی ساقط شود" (کہ بندہ محبت میں جب غالب ہوجاتا ہے تو حکم متابعت اس سے ساقط ہوجاتا ہے۔) یہ خالص بے دینی ہے۔

ادب کی تین اقسام

① یکی اندر توحید با حق جل جلالہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا ادب)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی توحید میں اس طرح ادب کہ جلوت و خلوت کی ہر حالت میں خود کو اس کی بے حرمتی سے بچائے اور وہ سلوک برتے جو بادشاہوں کے حضور کیا جاتا ہے صحیح حدیث میں وارد ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہار زانو تشریف فرما تھے کہ جبریل علیہ السلام نے حاضر ہوکر پیام پہنچایا۔

يَا مُحَمَّدُ اِجْلِسْ جِلْسَةَ الْعَبِيْدِ

ترجمہ: شان بندگی کے ساتھ جلوس فرمائیں۔

آپ اللہ کے مقرب بندے ہیں اس کی بارگاہ میں اس کی شان کے لائق جلوس فرمائیں۔

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

مشائخ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک دن رات کے کسی حصہ میں دیوار سے ٹیک لگا کر کمر سیدھی نہیں کی اور دوزانو کے سوا کسی اور حالت میں نہ بیٹھے۔لوگوں نے عرض کیا آپ اتنی تکلیف ومشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟ فرمایا: مجھے شرم آتی ہے کہ میں حق تعالیٰ کے مشاہدے میں اس طرح نہ بیٹھوں جس طرح بندہ بیٹھتا ہے۔

گُمندی ادیب کا واقعہ

حضور سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خراسان کے ایک شہر گُمند میں ایک شخص کو دیکھا جو بہت مشہور تھا اور لوگ اسے گمندی ادیب کہتے تھے اور بڑا صاحب فضیلت تھا، اس نے بیس سال قدموں پر کھڑے گزار دیئے، سوائے نماز میں تشہد کے کبھی نہ بیٹھا۔ میں نے اس سے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا ابھی مجھے وہ درجہ حاصل نہیں ہوا ہے کہ میں مشاہدہ حق میں بیٹھ سکوں۔

حضرت بایزید بسطامی کا واقعہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا:

"بِمَا وَجدْتَّ مَاوَجَدْتَّ" آپ نے جو کچھ پایا ہے وہ کس چیز کی بدولت پایا

"قَالَ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ مَعَ اللّٰهِ" اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن صحبت کی وجہ سے۔

چنانچہ میں نے حق تعالیٰ کے ساتھ اتنا ہی جلوت میں ادب اور حسن صحبت کو ملحوظ رکھا ہے جتنا خلوت (تنہائی) میں ہے۔

حق تعالیٰ کا ادب زلیخا سے سیکھو

اہل جہان کو چاہیے کہ اپنے معبود کے مشاہدہ میں ادب کی حفاظت کا سلیقہ زلیخا سے سیکھیں۔جس وقت اس نے حضرت یوسف علیہ السلام سے اپنی خواہش کی تکمیل کی درخواست کی تو اس

نے پہلے اپنے بت کے چہرے کو کسی چیز سے ڈھانپ دیا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے پوچھا یہ کیا کر رہی ہو؟ اس نے کہا اپنے معبود کے چہرے کو چھپا رہی ہوں تا کہ وہ بے حرمتی میں مجھے آپ کے ساتھ نہ دیکھے کیونکہ یہ شرائط ادب کے خلاف ہے اور جب حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام باہم ملے اور انہیں جمال یوسفی سے ہم آغوش کیا تو زلیخا کو جوان کر کے دین حق کی راہ دکھائی، تب حضرت یوسف علیہ السلام کی زوجیت میں دیا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کی طرف قصد فرمایا تو زلیخا آپ سے بھاگی۔ فرمایا: اے زلیخا! کیا میں تیرا دلربا نہیں ہوں؟ غالباً میری محبت تمہارے دل سے جاتی رہی ہے؟ زلیخا نے عرض کیا خدا کی قسم! یہ بات نہیں محبت اپنی جگہ برقرار ہے بلکہ زیادہ ہے لیکن میں نے ہمیشہ اپنے معبود کی بارگاہ کے ادب کو ملحوظ رکھا ہے اس دن جب کہ ہمارے تمہارے درمیان خلوت ہوئی تھی اس وقت میرا معبود ایک بت تھا جو قطعاً دیکھ نہیں سکتا تھا مگر اس کے باوجود اس کی بے نور دو آنکھیں تھیں، اس پر میں نے پردہ ڈال دیا تھا تا کہ بے ادبی کی تہمت مجھ سے اٹھ جائے، اب میرا معبود ایسا ہے جو دانا اور بینا ہے جس کے لئے دیکھنے کا نہ حلقہ ہے اور نہ کوئی آلہ مگر میں جس حال میں بھی ہوں مجھے دیکھتا ہے، اس لئے میں نہیں چاہتی کہ اس کی بارگاہ میں ترک ادب کا الزام مجھ پر عائد ہو۔

معراج کے وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج میں لے جایا گیا تو آپ نے حفظ ادب میں کونین کی طرف نظر نہیں اٹھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (النجم: آیت نمبر 17)

ترجمہ: نہ آنکھ جھپکی اور نہ بے راہ ہوئی۔

یعنی دنیا کی طرف نظر کرنے میں نہ آنکھ بھٹکی اور نہ آخرت کے دیکھنے میں آنکھ بے راہ ہوئی۔

۲ ادب باخود اندر معاملت (اپنی ذات کا ادب)

معاملات میں اپنے ساتھ ادب سے پیش آنا ہے وہ اس طرح کہ ہر حال میں اپنے ساتھ مروت کو ملحوظ رکھے۔ یہاں تک کہ لوگوں کی صحبت ہو یا حق تعالیٰ کی بارگاہ کی حاضری، خواہ جلوت ہو یا خلوت، کسی حال میں بے ادبی کا ارتکاب نہ کرے۔ (آں چناں باشد کہ اندر ھمہ احوال مروت را مراعات کند بانفس خود) اس کی صورت یہ ہے کہ

2.1 سچ کے سوا کلام نہ کرے جو بات اپنے دل کو جھوٹی معلوم ہو اسے زبان پر لانا کیسے درست ہوسکتا ہے کیونکہ اس میں بے مروتی ہے۔

2.2 دوسری صورت یہ ہے کہ کم کھائے تاکہ طہارت گاہ میں زیادہ نہ جانا پڑے۔

2.3 (کم خورد تابطھارت کمتر باید باشد) تیسری صورت یہ ہے کہ کسی کی شرم گاہ کو نہ دیکھے حتیٰ کہ اپنی شرم گاہ بھی مجبوری کے سوا نہ دیکھے۔ (چیزی ننگرد از آنِ خود کہ بجز او رانشاید نگریست) کیونکہ امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے کبھی اپنے پوشیدہ حصہ جسم کو نہیں دیکھا کسی نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں شرم کرتا ہوں کہ اس حصہ جسم کو دیکھوں جس کی جنس پر نظر ڈالنا حرام ہے۔

۳ ادب باخلق اندر صحبت (مخلوق کے ساتھ ادب)

لوگوں کے ساتھ صحبت کرنے میں ادب کا لحاظ رکھنا ہے صحبت کے آداب میں بہترین ادب یہ ہے کہ سفر وحضر میں حسن معاملہ اور سنت کی حفاظت کرے۔

آداب کی یہ تینوں قسمیں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتیں، اب میں حتی المقدور ترتیب وار آداب کو بیان کرتا ہوں تاکہ بآسانی سمجھ میں آسکے۔

آدابِ صحبت اور اس کے متعلقات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۝

(مریم: آیت نمبر 96)

ترجمہ: بیشک جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو (خدائے) رحمان ان کے لئے (لوگوں کے) دلوں میں محبت پیدا فرما دے گا۔

اَیْ بِحُسْنِ رِعَایَتِهِمُ الْاَخْوَانِ (یعنی انہوں نے اپنے بھائیوں کے حقوق کو ادا کیا)۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ مومن جو اپنا کردار ٹھیک رکھتے ہیں۔ حق تعالیٰ ان کو دوست بنالیتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت دوستی ڈال دیتا ہے۔ حق تعالیٰ ان کے دلوں پر توجہ فرماتا ہے، سچوں کی معیت عطا فرماتا ہے اور اپنا فضل ان پر فرماتا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

ثَلٰثٌ یُصْفِیْنَ لَكَ وُدَّ اَخِیْكَ تُسَلِّمَ عَلَیْهِ اَن لَّقِیْتَهٗ وَتُوْسِعُ لَهٗ فِی الْمَجْلِسِ وَتَدْعُوْهُ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهٖ

ترجمہ: حسن رعایت اور حفظ مراتب کے سلسلہ میں مسلمان بھائیوں کی محبت کو تین چیزیں پاکیزہ بناتی ہیں ایک یہ کہ جب کسی سے ملاقات کرو۔

تو اسے سلام کرو، دوسرے یہ کہ اپنی مجلسوں میں اس کیلئے جگہ بناؤ تیسرے یہ کہ اسے اچھے القاب کے ساتھ یاد کرو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○

(الحجرات: آیت نمبر 10)

ترجمہ: بات یہی ہے کہ (سب) اہلِ ایمان (آپس میں) بھائی ہیں۔ سو تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مطلب یہ کہ باہم لطف و مہربانی سے پیش آؤ کسی کی دل شکنی نہ کرو۔

باہمی لطف وعنایت قیامت میں بھی باعث رحمتِ حق ہوگی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

اَكْثِرُوْا مِنَ الْاَخْوَانِ فَاِنَّ رَبَّكُمْ حَيِّيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ عَبْدَهٗ بَيْنَ اِخْوَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: اپنے بھائی زیادہ بناؤ اور ان کے حقوق میں حسن سلوک کر کے بھائی بناؤ کیونکہ تمہارا رب حی و کریم ہے وہ حیا فرماتا ہے کہ روز قیامت باہمی آداب و معاملات کی وجہ سے اپنے بندے پر اس کے بھائیوں کے درمیان عذاب فرمائے۔

لہٰذا باہمی آداب و معاملات کی وجہ سے اپنے بندے پر اس کے بھائیوں کے درمیان عذاب فرمائے۔

لہٰذا یہی مناسب ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ صحبت لوجہ اللہ کی جائے، نہ کہ نفسانی خواہش یا کسی غرض و مفاد (Artificial and Professional) کی خاطر، تاکہ وہ بندہ حفظ ادب کی وجہ سے ممنون و متشکر ہو۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے داماد کو نصیحت

حضرت مالک بن دینار نے اپنے داماد حضرت مغیرہ بن شعبہ سے فرمایا:

يَا مُغِيْرَةُ كُلُّ اَخٍ اَوْصَاحِبٍ لَّمْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ فِيْ دِيْنِكَ خَيْرًا فَانْبِذْ عَنْ صُحْبَتِهٖ حَتّٰى تَسْلَمَ

ترجمہ: اے مغیرہ! جس بھائی یا ساتھی کی رفاقت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے، تم اس جہاں میں اس کی صحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ ہو۔

اس نصیحت کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری صحبت یا تو اپنے سے بڑے اور اچھے کے ساتھ ہو گی یا اپنے سے کمتر کے ساتھ۔ اگر اپنے سے بڑے اور اچھے کی رفاقت اختیار کرو گے تو اس سے تمہیں دینی فائدہ پہنچے گا اور اگر اپنے سے کمتر کے ساتھ بیٹھو گے تو تم سے اس کو دین کا فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ اگر وہ تم سے کچھ حاصل کرے گا تو وہ دینی فائدہ پہنچانا ہو گا اور جو تم اپنے بڑے سے

حاصل کروگے وہ بھی دینی فائدہ حاصل کرنا ہوگا۔

یار تو ز توبہ باید
تاثرا در عقل و دین افزائید

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

اِنَّ مِنْ تَمَامِ التَّقْوٰی تَعْلَیْمُ مَنْ لَّا یَعْلَمُ (تاریخ بغداد: ۱/ ۴۱۴)

ترجمہ: کمال پرہیزگاری یہ ہے کہ بے علم کو علم سکھائے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ کے نزدیک برا دوست

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

(بِئْسَ الصَّدِیْقُ تَحْتَاجُ اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ اُذْكُرْنِیْ فِیْ دُعَائِكَ) وَبِئْسَ الصَّدِیْقُ تَحْتَاجُ اَنْ تَعِیْشَ مَعَهٗ بِالْمُدَارَاةِ وَبِئْسَ الصَّدِیْقُ صَدِیْقٌ یُلْجِیُكَ اِلَى الْاِعْتِذَارِ فِیْ زَلَّةٍ كَانَتْ مِنْكَ

''یعنی وہ دوست بہت برا ہے جس کو دعا کرنے کی وصیت کرنی پڑے'' (کیونکہ ایک لمحہ کی صحبت کا حق یہ ہے کہ اسے ہمیشہ دعائے خیر میں یاد رکھا جائے) اور وہ دوست بہت برا ہے جس کی صحبت خاطر تواضع کی محتاج ہو (کیونکہ صحبت کا سرمایہ ہی یہ ہے کہ ہمیشہ باہمی خوشی و مسرت میں گزرے)۔ ''اور وہ دوست بہت برا ہے جس سے گناہ کی معافی مانگنے کی ضرورت پیش آئے'' (اس لئے کہ عذرخواہی بیگانگی کی علامت ہے وہ صحبت میں غیریت اور بیگانگی ظلم ہے)۔

اچھی صحبت (دوستی) کا فائدہ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَن یُّخَالِلُ

(سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب نمبر ۴۵)

ترجمہ: آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور وطریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ وہ

دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے؟

اگر اس کی صحبت نیکوں کے ساتھ ہے اگر چہ وہ خود نیک نہ ہو تو وہ صحبت نیک ہے اس لئے کہ نیک کی صحبت اسے نیک بنا دے گی اور اگر اس کی صحبت بروں کے ساتھ ہے اگر چہ وہ نیک ہے تو یہ برا ہے کیونکہ وہ اس کی برائیوں پر راضی ہے اور برائیوں پر راضی ہوا گر چہ وہ نیک ہو بہر حال برا ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالع ترا طالح کند

انسانوں کے ساتھ خیر خواہی کا واقعہ

ایک شخص دوران طواف خانہ کعبہ میں دعا مانگ رہا تھا کہ "اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اِخْوَانِیْ فَقِیْلَ لَهٗ لِمَ لَمْ تَدَعْ لَكَ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ" اے خدا! میرے بھائیوں کی اصلاح فرما لوگوں نے پوچھا اس مقام میں تم اپنے لئے دعا کیوں نہیں مانگتے، بھائیوں کے لئے کیوں دعا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا اِنَّ لِیْ اِخْوَانًا اَرْجِعُ اِلَیْهِمْ فَاِنْ صَلُحُوْا صَلَحْتُ مَعَهُمْ وَاِنْ فَسَدُوْا فَسَدْتُّ مَعَهُمْ۔ میں چونکہ انہیں بھائیوں کی طرف واپس جاؤں گا اگر وہ درست ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ درست رہوں گا اور اگر وہ خراب ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ خراب ہو جاؤں گا۔

کیونکہ قاعدہ ہے کہ اپنی درستی، مصلحین کی درستی پر موقوف ہے، لہٰذا میں اپنے بھائیوں کے لئے دعا کرتا ہوں تا کہ میرا مقصود ان سے حاصل ہو جائے۔

انسان کی صحبت کا جانور اور پرندے پر اثر

اس ارشاد و نصیحت کی بنیاد یہ ہے کہ نفس کی عادت ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے راحت پاتا ہے اور جس قسم کے لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے گی وہ انہیں کی خصلت و عادت اختیار کر لیتا ہے اس لئے کہ تمام معاملات، ارادہ حق اور ارادہ باطل سے مرکب ہیں۔ وہ جس ارادے کے

معاملات کے ساتھ صحبت رکھے گا اس پر اسی کا غلبہ ہو گا۔ کیونکہ اپنی ارادت، دوسرے کے ارادوں پر مبنی ہے اور طبع و عادت پر ان کی صحبت کا بڑا اثر اور غلبہ ہے یہاں تک کہ باز آدمی کی صحبت میں سدھ جاتا ہے طوطی آدمی کے سکھانے سے بولنے لگتی ہے، گھوڑا اپنی بہیمانہ خصلت ترک کر کے مطیع بن جاتا ہے یہ مثالیں بتاتی ہیں کہ صحبت کا کتنا اثر و غلبہ ہوتا ہے اور کسی طرح وہ عادتوں کو بدل دیتی ہے یہی حال تمام صحبتوں کا ہے۔

اسی بنا پر تمام مشائخ سب سے پہلے صحبت کے حقوق کے خواہاں رہتے ہیں اور اپنے مریدوں کو بھی اسی کی ترغیب دیتے ہیں حتی کہ ان کے نزدیک صحبت کے آداب اور ان کی مراعات فرض کا درجہ رکھتی ہیں۔ گزشتہ مشائخ کی کثیر جماعت نے صحبت کے آداب میں مفصل کتابیں تحریر فرمائی ہیں چنانچہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب موسومہ "تصحیح الارادۃ" اور حضرت احمد بن خضرویہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے "اَلرِّعَايَةُ بِحُقُوْقِ اللهِ" اور حضرت محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے "بیان آداب المریدین" لکھی ہیں، ان کے علاوہ حضرت ابوالقاسم الحکیم، حضرت ابو بکر وراق، حضرت سہل بن عبد اللہ تستری، حضرت ابو عبد الرحمان السلمی اور حضرت استاذ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہم نے بھی اس موضوع پر بھرپور کتابیں لکھی ہیں۔ یہ تمام مشائخ اپنے فن کے امام گزرے ہیں، اب تمام طالبان طریقت کے لئے اقسام آداب میں معاملات مشائخ پر مشتمل چند عنوانات پیش کرتا ہوں۔ بِيَدِهِ التَّوْفِيْقُ

مشائخ کے نزدیک صحبت کے آداب

1: تنہائی کی ممانعت

واضح رہنا چاہیے کہ مریدوں کے لئے سب سے اہم ترین چیز صحبت ہے کیونکہ صحبت کے حق کی رعایت کرنا اہم فرض ہے چونکہ مریدوں کے لئے انفرادی اور علیحدگی کی زندگی گزارنا موجب ہلاکت ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

اَلشَّيْطَانُ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ (سنن ترمذی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 2165)

ترجمہ: اکیلے آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور جب دو ایک ساتھ ہوں گے تو دور رہے گا۔
لہٰذا مرید کے لیے اکیلے رہنے سے بڑھ کر کوئی آفت نہیں ہے۔

صحبت شیخ سے انحراف کا وبال

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ایک کو یہ خیال گزرا کہ میں درجہ کمال کو پہنچ گیا ہوں اب میرے لئے اکیلا رہنا صحبت سے بہتر ہے، چنانچہ وہ گوشہ نشین ہو گیا اور مشائخ کی صحبت چھوڑ دی۔ ایک رات اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک اونٹ لے کر آئے ہیں، انہوں نے کہا، رات تمہیں جنت میں گزارنی چاہیے۔ یہ لوگ اسے اونٹ پر سوار کر کے لے گئے یہاں تک کہ ایسی جگہ لے گئے جو اچھی طرح نظر آتی ہے، وہاں حسین و خوبصورت چہرے، نفیس طعام اور پانی کے چشمے رواں تھے۔ اسے صبح تک وہاں رکھا گیا۔ حالانکہ یہ سب مرید کی خواب کی حالت تھی جب صبح بیدار ہوا تو خود کو اپنے حجرے میں پایا، یہ سلسلہ اسی طرح روزانہ جاری رہا یہاں تک کہ بشری غرور و تکبر نے غلبہ پایا اور اس کے دل میں جوانی کے گھمنڈ نے اپنا اثر جمایا اور اس کی زبان پر دعویٰ جاری ہو گیا اور کہنے لگا میری حالت اس کمال تک پہنچ گئی ہے اور میری راتیں اس طرح بسر ہوتی ہیں، لوگوں نے اس کی خبر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچائی، آپ اٹھے اور اس کے حجرے میں تشریف لے گئے اسے اس حال میں پایا کہ اس کے سر میں خواہشیں بھری ہوئی تھیں اور تکبر سے اکڑا ہوا تھا، آپ نے اس سے حال دریافت کیا اس نے سارا حال بیان کر دیا حضرت جنید نے فرمایا: یاد رکھ جب تم آج رات وہاں پہنچے تو تین مرتبہ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" پڑھنا، چنانچہ جب رات آئی اور اسے حسب سابق لے جایا گیا چونکہ وہ اپنے دل میں حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا انکاری تھا کامل اعتقاد جاتا رہا تھا کچھ عرصہ بعد محض تجربہ کے طور پر اس نے تین مرتبہ لاحول پڑھا تو اسے لے جانے والے تمام لوگ چیخ مار کر

بھاگ گئے اور خود کو اس نے نجاست اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر پڑا پایا۔ چاروں طرف مردار ہڈیاں پڑی ہوئی تھیں، اس وقت اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا، دل سے توبہ کی اور ہمیشہ صحبت میں رہنے لگا۔ مرید کے لئے اکیلے رہنے سے بڑھ کر کوئی آفت نہیں۔

صحبت کی شرائط

مشائخ طریقت کی صحبت کی شرط یہ ہے کہ ہر ایک کو ان کے درجہ کے مطابق پہچانے، بوڑھوں کا ادب کرے، ہم جنسوں کے ساتھ عمدہ سلوک سے پیش آئے اور بچوں کے ساتھ شفقت ومحبت کا برتاؤ کرے۔ بوڑھوں کو باپ دادا کی طرح سمجھے۔ ہم جنسوں کو بھائیوں کی مانند اور بچوں کو اولاد کی مانند جانے، کینہ، حسد اور عداوت و دشمنی سے اجتناب کرے اور کسی کی نصیحت میں کوتاہی نہ کرے۔ صحبت میں کسی کو کوتاہی نہ کرے اور نہ ایک دوسرے کی قول وفعل میں کوتاہی کرے، اس لئے کہ لوجہ اللہ صحبت کرنے والے پر لازم ہے کہ رفیق کے کسی قول وفعل پر کبیدہ اور آزردہ خاطر نہ ہو اور اسے اپنے سے کسی بنا پر جدا نہ کرے۔

حضور سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ المشائخ حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ صحبت کی شرط کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ ہے کہ صحبت میں اپنی خوشی نہ چاہے کیونکہ صحبت کی سب سے بڑی آفت یہی ہے کہ ہر ایک سے اپنی خوشی کا خواہاں ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے صحبت کے مقابلہ میں اکیلا رہنا بہتر ہے اور جب وہ اپنی خوشی کو ترک کر دے تو پھر اپنے مصاحب کی خوشیوں کو لحاظ رکھے۔ تب وہ صحبت میں کامیابی حاصل کر سکے گا۔

ایک درویش بیان کرتے ہیں کی ایک مرتبہ میں کوفہ سے مکہ مکرمہ کے ارادے سے چلا۔ راستہ میں حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے صحبت میں رہنے کی اجازت مانگی، انہوں نے فرمایا: صحبت میں ایک امیر ہوتا ہے اور دوسرا فرماں بردار، تم کیا منظور کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا آپ امیر بنیں اور میں فرماں بردار، انہوں نے فرمایا: اگر فرماں بردار بننا پسند کرتے ہو تو میرے کسی حکم سے باہر نہ ہونا میں نے کہا یہی ہوگا جب ہم منزل

پر پہنچے تو انہوں نے فرمایا: بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے کنویں سے پانی کھینچا جو بہت سرد تھا، پھر لکڑیاں جمع کر کے ایک نشیبی جگہ پر آگ جلائی اور پانی گرم کیا میں جس کام کا ارادہ کرتا وہ فرماتے بیٹھ جاؤ، فرماں برداری کی شرط کو ملحوظ رکھو۔ جب رات ہوئی تو شدید بارش نے گھیر لیا۔ انہوں نے اپنی گدڑی اتار کر کندھے پر ڈال لی اور رات بھر میرے سر پر سایہ کئے کھڑے رہے۔ میں ندامت سے پانی پانی ہوا جا رہا تھا مگر شرط کے مطابق کچھ کر نہیں سکتا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے کہا: اے شیخ! آج میں امیر بنوں گا۔ انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے جب ہم منزل پر پہنچے تو انہوں نے پھر وہی خدمت اختیار کی۔ میں نے کہا اب آپ میرے حکم سے باہر نہ ہو جایئے، فرمایا: فرمان سے وہ شخص باہر ہوتا ہے جو اپنے امیر سے اپنی خدمت کرائے، وہ مکہ مکرمہ تک اس طرح میرے ہم سفر رہے جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو میں شرم کے مارے بھاگ کھڑا ہوا یہاں تک کہ انہوں نے مجھے منیٰ میں دیکھ کر فرمایا: اے فرزند! تم پر لازم ہے کہ درویشوں کے ساتھ ایسی صحبت کرنا جیسی کہ میں نے تمہارے ساتھ کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا أَنَسٌ رضی اللہ عنہ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ (حدیث نمبر 6038)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی تو آپ نے کبھی اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی فرمایا کہ کیوں تو نے ایسا کیا اور نہ یہ فرمایا کہ کیوں تو نے ایسا نہیں کیا۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی ایسی کمال تربیت کر دی کہ آپ کو کبھی ڈانٹنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی)۔

ہر درویش یا تو مقیم ہوگا یا مسافر۔ مشائخ طریقت کا مشرب یہ ہے کہ مسافر درویش کو چاہیے کہ وہ مقیموں کی خدمت کو اپنے حق میں افضل جانے اس لئے کہ مسافر اپنی تقدیر پر رواں دواں ہے اور مقیم حق تعالیٰ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ مسافروں میں طلب کی علامت ہے اور مقیموں میں پانے کا اشارہ، لہٰذا جس نے پایا، وہ بیٹھ گیا وہ اس سے افضل ہے جو ابھی

مسافرت اور طلب میں ہے اسی طرح مقیموں پر فرض ہے کہ وہ مسافروں کو اپنے سے افضل جانیں۔اس لیے کے مقیم صاحب علائق ہیں اور مسافر علائق سے جدا اور اکیلے، وہ راہ طلب کے مسافر ہیں اور مقیم دنیا میں حالت وقوف میں ہیں اسی طرح بزرگ حضرات کو چاہیے کہ جوانوں کو اپنے اوپر فوقیت دیں کیونکہ جوان دنیا میں نئے آئے ہیں اور ان کے گناہ بہت کم ہیں اور جوانوں پر یہ لازم ہے کہ وہ بزرگوں کو اپنے پر فضیلت دیں کیونکہ وہ عبادت میں ان سے پہلے ہیں اور خدمت الٰہی میں مقدم۔ جب یہ سب ایک دوسرے کا اس طرح لحاظ و پاس کریں گے تو یہ سب نجات پا جائیں گے ورنہ ہلاک ہو جائیں گے۔

آداب کی حقیقت

آداب کی حقیقت خصائل جمیلہ کا جمع کرنا ہے ادیب اسی لئے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اس پر وارد ہوتا ہے وہ سب نیک ہوتا ہے۔

فَالَّذِیْ اِجْتَمَعَ فِیْہِ خَصَالُ الْخَیْرِ فَھُوَ اَدِیْبٌ

ترجمہ: جس میں نیک خصلتیں زیادہ ہوں وہ ادیب ہے۔

حالانکہ عرف و عادت میں ادیب وہ شخص کہلاتا ہے جو علم لغت اور صرف و نحو کے قواعد کا ماہر ہو۔

ادب کے معنی

اہل تصوف کے نزدیک ادب کے معنی یہ ہیں کہ

"اَلْاَدَبُ الْوُقُوْفُ مَعَ الْمُسْتَحْسِنَاتِ"

ترجمہ: ادب کے معنی نیک اعمال پر قائم رہنے کے ہیں۔

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ظاہر و باطن میں با ادب معاملات رکھے۔ جب تم ایسے بن جاؤ گے تو ادیب کہلاؤ گے، چاہے تم گونگے ہو اور اگر تم نہ بنے تو اس کے برخلاف ہو گے۔

"طریقت کے معاملات میں الفاظ و عبارت کی کوئی قدرو قیمت نہیں ہوتی اور ہر حال

میں عاقل سے عالم افضل و بزرگ ہوتا ہے۔''

کسی نے کسی بزرگ سے پوچھا کہ (شرط ادب چه چیز است؟) ادب کی کیا شرط ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا جواب اس گفتگو میں موجود ہے جسے میں نے سنا ہے:

''اذا نطقت جاءت بكل ملاحة وإن سكتت جاءت بكل مليح''

ترجمہ: ادب یہ ہے کہ جو بات کہو وہ قول صادق ہو، جو معاملہ کرو وہ برحق ہو۔قول صادق اگر چہ سخت و درست ہو مگر ملیح (نمکین) ہوتا ہے اور حق معاملہ اگر چہ دشوار ہو مگر نیک ہوتا ہے۔

لہٰذا جب بات کرو تو تمہاری بات میں صداقت ہو اور جب خاموش رہو تو تمہاری خاموشی میں بھی حق وصداقت کارفرما ہو۔

حضرت شیخ ابونصر سراج صاحب لُمَعْ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں آداب کا فرق بیان فرمایا ہے ''ادب میں لوگوں کے تین طبقے ہیں

(۱) ایک دنیادار جو فصاحت و بلاغت، حفظ علوم اور بادشاہوں کے نام اور عرب کے اشعار کو ادب کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

(۲) دوسرا طبقہ اہل دین کا ہے جنہوں نے ریاضت نفس، تادیب اعضاء، حفظ حدود الٰہی اور ترک شہوات کا نام ''ادب'' رکھا ہے۔

(۳) تیسرا طبقہ اہل خصوصیت کا ہے جو دلوں کی طہارت، باطن کا تزکیہ، اَسرار کی مراعات، عہد و پیمان کا ایفاء، وقت کی حفاظت، پراگندہ خیالات اور موہوم خطرات کی طرف قلت توجہ، مقام طلب، اوقات حضور، اور مقامات قرب میں حسن ادب کو ملحوظ رکھنے کو ادب کہتے ہیں'' یہ تعریف جامع ہے اور اس کی تفصیل کئی جگہ موجود ہے۔ وباللہ التوفیق

مقیم کے مسافر کے ساتھ سلوک اور رویے کے آداب

1- جب کوئی درویش سفر کے علاوہ اقامت اختیار کرے تو اس کے ادب کی شرط یہ ہے کہ جب کئی مسافر اس کے پاس پہنچیں تو وہ خوشی و احترام کے ساتھ پیش آئے اور عزت و تعظیم سے

اس کا خیر مقدم کرے۔ گویا وہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کا ایک مہمان ہے اور اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے مہمان کے ساتھ کرتے تھے، گھر میں کچھ موجود ہوتا مہمان کے روبرو لاکر رکھ دیتے تھے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهۡلِهٖ فَجَآءَ بِعِجۡلٍ سَمِيۡنٍ○ (الذاریات: آیت نمبر 26)

ترجمہ: پھر جلدی سے اپنے گھر کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے کی سجّی لے آئے۔

اور مہمان سے اتنا بھی دریافت نہ فرمایا کہ کہاں سے آرہے ہو اور کہاں جارہے ہو اور کیا نام ہے؟ مہمان کے ساتھ ان کا یہ ادب اور سلوک تھا، انہوں نے مہمان کا آنا بھی حق تعالیٰ کی طرف سے جانا اور مہمان کی روانگی بھی حق تعالیٰ ہی کی طرف سے سمجھی اور اس کا نام بھی بندہ حق خیال کیا۔

2- اس کے بعد درویش مقیم یہ دیکھے کہ مہمان خلوت کو پسند کرتا ہے یا صحبت کو، اگر وہ خلوت کو پسند کرتا ہے تو اس کے لئے تنہائی کر دے اور اگر وہ صحبت کو پسند کرتا ہے تو انس ومحبت کے ساتھ بے تکلف پیش آئے اور جب رات کو بستر پر آرام کرنے لیٹے تو اس کے ہاتھ پاؤں دبائے، اگر وہ ایسا نہ کرنے دے اور کہے کہ اس کی عادت نہیں ہے تو اس پر ضد اور اصرار نہ کرے تاکہ وہ دل گیر نہ ہو، صبح کے وقت حمام کیلئے کہے تاکہ غسل کر کے صاف وستھرا ہو جائے اور صفائی کی ضروریات کا خیال رکھے کسی دوسرے کو اس کی خدمت کرنے کا موقع نہ دے۔ مقیم کے لیے لازم ہے کہ حسن عقیدت کے ساتھ اس کی خدمت کرے اور اسے خوب صاف وستھرا بنانے کی پوری کوشش کرے۔ یہاں تک کہ اس کی کمر ملے۔ ہاتھ پاؤں کی مالش کرے۔ مہمان نوازی کے یہ آداب میں اگر مقیم اتنی استطاعت رکھتا ہو کہ اسے نیا کپڑا پہنا سکے تو اس میں کوتاہی نہ کرے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو تکلیف نہ برتے بلکہ اسی کے لباس کو دھوکر صاف ستھرا کر دے۔ تاکہ جب وہ حمام سے باہر آئے تو اسی لباس کو پہن لے۔ حمام سے فارغ ہونے کے بعد اگر تین دن سے زیادہ نہ

گزرے ہوں تو اس شہر کے بزرگ، امام، یا بزرگوں کی جماعت سے ملنے کا اشتیاق دلائے اور اس سے کہے کہ آؤ ہم ان کی زیارت کو چلیں۔ اگر وہ آمادہ ہو تو ہمراہ جائے اور اگر وہ کہے کہ میرا دل نہیں چاہتا تو اصرار نہ کرے، کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ طالبان حق کا دل اپنے اختیار میں نہیں ہوتا، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے درخواست کی کہ آپ اپنے سفر کے عجائب وغرائب میں سے کوئی بات بیان فرمائیں تو انہوں نے فرمایا: سب سے عجیب بات یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے مجھ سے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی مگر میں نے اسے قبول نہ کیا اور میرے دل نے نہ چاہا کہ حق تعالیٰ کے سوا میرا دل کسی اور کی قدر و منزلت کرے اور میں اس کے ادب واحترام کی رعایت میں مشغول ہوں۔

مقیم کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ مسافر سے پہلے سلام کرے یہی احکام ان دنیاداروں کے لیے بھی ہیں جو بیمار پرسی، عیادت یا تعزیت وغیرہ کے لیے جایا کرتے ہیں اور جس مقیم کو مسافروں سے یہ طمع ہو کہ ان کو وہ اپنی گدائی کا آلہ بنائے اور اپنے گھر سے دوسرے کے گھر لے جائے اس کے لیے یہی سزاوار اور بہتر ہے کہ وہ مہمانوں کی خدمت نہ کرے، کیونکہ وہ انہیں ذلیل کرتا ہے اور ان کے دل کو رنج پہنچاتا ہے۔

حضور سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے سفروں میں یہی بات میرے لیے سب سے بڑھ کر تکلیف دہ ثابت ہوئی کہ جاہل خدام اور ناپاک مقیم لوگ کبھی کبھی ایک گھر سے اٹھا کر دوسرے گھر لے جاتے تھے۔ کبھی کسی امیر کے گھر کبھی کسی دہقانی کے گھر حالانکہ میں دل میں اس سے متنفر ہوتا اور انہیں سخت سست کہتا تھا لیکن ظاہر داری میں درگزر اور مسامحت (چشم پوشی وغیرہ) سے کام لیتا تھا اور یہ مقیم ہوتا تو ہرگز مسافروں کے ساتھ ایسا نہ کرتا۔ بے ادبوں کی تربیت کیلئے داتا صاحب لکھتے ہیں۔

"واز صحبت بے ادباں فائدہ بیش از ایں نبا شد کہ آنچہ ترا خوش نیاید از معاملت ایشاں تو آن نکنی"

ترجمہ: بے ادبوں کی صحبت کا فائدہ اس سے بڑھ کر اور نہیں ہو سکتا کہ جو بات تمہیں اچھی معلوم نہ ہو تو تم اپنے معاملات میں ہمیشہ ان سے اجتناب کرو۔

پھر اگر کوئی مسافر درویش خوش ہو اور کچھ دن رہنا چاہے اور دنیا طلبی کا اظہار کرے تو مقیم کے لیے اس کے سوا چارہ نہیں کہ وہ ہمیشہ اس کی ضرورت کے لیے اسے مقدم رکھے اور اگر یہ مسافر لالچی اور بے ہمت ہے تو مقیم کو نہ چاہئے کہ بے ہمتی کا مظاہرہ کرے اور ناممکن ضرورتوں میں اس کا پیرو ہو۔ کیونکہ جن لوگوں نے دنیا کو چھوڑ رکھا ہے ان کا طریقہ یہ نہیں ہوتا کہ جب ضرورت ہوئی تو بازار آ گئے اور لگے ضرورت جتانے یا امراء کے دروازے پر پہنچ گئے اور لگے ان سے مدد مانگنے۔ دنیا سے کنارہ کشوں کا ان کی صحبت سے کیا علاقہ؟

مشائخ طریقت بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو ریاضت و مجاہدے کی تعلیم دے رہے تھے کہ ایک مسافر آ گیا آپ اس کی خاطر مدارات میں مشغول ہو گئے اور کھانا لا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ مسافر نے کہا کہ اس کے سوا فلاں چیز کی بھی مجھے ضرورت ہے انہوں نے فرمایا تجھے بازار جانا چاہیے تھا تو بازاری شخص معلوم ہوتا ہے۔ مساجد و خانقاہ میں رہنے والا شخص معلوم نہیں ہوتا۔

ایک مرتبہ میں نے دمشق سے دو درویشوں کے ساتھ حضرت ابن العلاء کی زیارت کا قصد کیا۔ وہ مکہ مکرمہ کے ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ ہم نے آپس میں طے کیا کہ ہر ایک اپنی آپ بیتی کا کوئی اہم واقعہ یاد کرے تا کہ وہ بزرگ ہمارے باطن کی ہمیں خبر دیں اور ہمارے اس واقعہ کی مشکلات کو حل کریں، چنانچہ میں نے دل میں خیال جمایا کہ

مرا ازوی اشعار و مناجات حسین بن منصور باید

ترجمہ: میں حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار کو حل کراؤں گا؟

دوسرے درویش نے یہ خیال جمایا کہ

مراد عای باید تا طحالم بشود

ترجمہ: میں اپنے مرضِ عظیم طحال کے لیے ان سے دعا کراؤں گا۔

اور تیسرے نے یہ خیال جمایا کہ

حلوای صابونی غذای عوانان بود

میں ''صابونی حلوے جو اعوان قوم کی غذا ہے'' کی درخواست کروں گا۔

سوچتے ہوئے جب ہم سب ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت حسین بن منصور حلاج کے اشعار کے حل پہلے ہی لکھوا رکھے تھے یہ میرے سامنے رکھ دیئے اور اس درویش کے پیٹ پر دست مبارک پھیرا اور اس کی تکلیف جاتی رہی اور تیسرے درویش سے فرمایا: چانکہ تم ''صابونی حلوے'' کی خواہش رکھتے ہو جو کہ اعوان قوم کی غذا ہے، حالانکہ تم اولیاء کے لباس میں ملبوس ہو اور اولیاء کا لباس اعوان قوم کے مطالبے اور خواہش کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا، لہٰذا تم دونوں میں سے ایک رخ اختیار کرلو۔

غرض کہ مقیم کو ایسے مسافر کی مدارات لازم نہیں جو حق کی رعایت نہ کرے اور اپنی نفسانی لذتوں کو نہ چھوڑے۔ جب تک کوئی شخص اپنی لذت پر قائم ہے محال ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کی لذتوں کو پورا کرنے میں اس کی موافقت کرے۔ جب وہ اپنی لذتوں کو چھوڑ دے گا تب وہ اس لائق ہوگا کہ دوسرا اس کی لذت کو برقرار رکھے تاکہ دونوں اپنے اپنے حال میں راہ پر قائم رہیں اور راہزن نہ بنیں۔

حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کی مثال

احادیث میں مشہور واقعہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کے درمیان برادری قائم فرمائی تھی۔ یہ دونوں اصحاب صفہ کے سرکردہ افراد میں سے تھے اور باطنی اَسرار کے ائمہ و روساء میں سے تھے۔ ایک دن حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کی مزاج پرسی کے لیے آئے تو گھر والوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ یہ تمہارے بھائی ابوذر نہ دن میں کچھ کھاتے ہیں اور نہ رات میں

سوتے ہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ کھانے کے لیے لاؤ۔ جب لایا گیا تو حضرت ابوذر سے کہا: اے بھائی! تمہیں زیبا یہ ہے کہ تم موافقت کرو اور میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔ کیونکہ تمہارا یہ روزہ فرض تو ہے نہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کے کہنے پر ان کے ساتھ کھانا کھایا جب رات ہوئی تو کہا اے بھائی! سونے میں تم کو میرا ساتھ دینا چاہیئے۔

اِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَاِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

ترجمہ: کیونکہ تمہارے اوپر اپنے جسم کا بھی حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی حق ہے اور تمہارے رب کا بھی حق ہے۔

دوسرے دن حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بھی تم سے وہی کہتا ہوں جو کل سلمان نے تم سے کہا تھا کہ

اِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ الخ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جب اپنی لذتوں کے چھوڑنے پر اقامت فرمائی تو حضرت سلمان نے انہیں ان کی لذتوں پر قائم کیا اور انہوں نے ان کی خاطر اپنے حق سے درگزر کیا۔ اسی اصل وقاعدے پر جو کچھ تم کروگے صحیح و مستحکم ہوگا۔

مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ میں ملک عراق میں دنیاوی مال کو جمع کرنے اور ان کو خرچ کرنے میں خوب اسراف کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھ پر قرض کا بار بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ جسے جو ضرورت پیش آتی میرے پاس آجاتا اور میں اس کی ضرورتیں پوری کرنے میں تکلیفیں اٹھاتا تھا۔ اس زمانہ کے ایک بزرگ نے مجھے لکھا کہ اے فرزند! خیال رکھنا کہ تمہارا دل خدا سے غافل نہ ہو جائے اپنے دل کو فارغ رکھنا تم مشاغل میں پھنس گئے ہو، لہٰذا اگر کوئی دل اپنے سے زیادہ عزیز پاؤ تو جائز ہے کہ اس دل کی فراغت میں اپنے آپ کو مشغول کرلو، ورنہ اس کام اور اس شغل سے دست کش ہو جاؤ کیونکہ بندگان خدا کی کفالت خدا کے ذمہ ہے۔ اسی لمحہ میرے دل

میں اس فراغت کا جذبہ پیدا ہو گیا۔

یہ مسافروں کے بارے میں مقیموں کے احکام تھے جو اختصاراً بیان کر دیئے ہیں۔

مسافرت کے آداب

حضور داتا گنج بخش کے نزدیک سفر کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ظاہری سفر ۲۔باطنی سفر

جب کوئی درویش اقامت چھوڑ کر سامان سفر اختیار کرے تو اس کے ادب کے احکام یہ ہیں کہ اس کا سفر خدا کے لیے ہو نہ کہ نفسانی پیروی میں، جس طرح ظاہر میں سفر اختیار کیا ہے اسی طرح باطن میں بھی اپنی نفسانی خواہش کو ترک کر دے۔ ہمیشہ باوضو رہے اور اپنے اورادو وظائف کو ترک نہ کرے۔ زیبا یہی ہے کہ اس کا سفر یا تو ادائے حج کے لیے ہو یا بزرگ یا شیخ کی ملاقات یا کسی شیخ کے مزار کی زیارت کے لئے ہو۔ ان کے سوا اگر کسی اور مقصد سے سفر ہوگا تو وہ سفر میں شمار نہ ہوگا۔

سامانِ سفر

سفر کے حالت میں گدڑی، جانماز، لوٹا، جوتیاں اور عصا ضرور رکھنا چاہئے تاکہ گدڑی سے ستر پوشی کرے، مصلے پر نماز پڑھے، لوٹے سے طہارت و وضو کرے اور عصا سے مضر چیزوں کو دفع کرے۔ عصا کے فوائد اور بھی ہیں وہ وضو کے بعد جوتیاں پہن کر جانماز تک آ سکے۔ ان کے سوا سنت کی حفاظت کی خاطر دیگر چیزیں بھی سفر میں ساتھ رکھ سکتا ہے مثلاً کنگھا، ناخن تراش، سرمہ دانی وغیرہ اور اگر ان کے سوا ایسا سامان بھی ساتھ رکھے جو زیب و زینت اور آرائش سے متعلق ہو تو وہ سوچے کہ کس مقام میں ہے، اگر وہ منزل ارادت میں ہے تو اس کے لیے ان کے سوا سامان، قید، راہ کی بندش اور موجب حجاب ہوں گی اور اپنے نفس کی رعونت کے اظہار کا موجب بنے گی اور اگر وہ مقام تمکین و استقامت میں سے ہے تو اس کے لیے یہ سامان ہی نہیں، بلکہ ہر چیز درست ہوگی۔

مشاہدہ ومجاہدہ میں فرق

میں نے شیخ ابومسلم فارس بن غالب فارسی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ میں ایک دن حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر فضل اللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو حاضر ہوا تو انہیں چار بالشت کے تختہ پر سوتا ہوا پایا اور ان کا پاؤں ایک دوسرے پر رکھا ہوا تھا وہ اس وقت مصری چادر اوڑھے ہوئے تھے اور میں ایسا لباس پہنے ہوئے تھا جو میلا ہو کر چمڑے کی مانند سخت ہو گیا تھا جسم تھکن سے چور چور اور محنت و مشقت اور مجاہدے سے پیلا پڑ گیا تھا۔ میرے دل میں ان سے ملاقات نہ کرنے کا جذبہ ابھرا اور دل میں خیال گزرا کہ ایک درویش یہ ہیں جو اس شاہانہ انداز کے ساتھ رہتے ہیں اور ایک میں درویش ہوں جو شکستہ حالی کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہوں۔ یہ اتنے چین وراحت میں ہیں اور میں اس محنت ومشقت میں ہوں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بزرگ میری باطنی کیفیت سے باخبر ہو گئے اور میرے غرور کو انہوں نے ملاحظہ فرما لیا۔ مجھ سے فرمایا: اے ابومسلم! تم نے کون سی کتاب میں پڑھا ہے کہ اپنے کو دیکھنے والا درویش ہوتا ہے؟ جب میں نے ہر شے میں جلوہ الٰہی کا مشاہدہ کر لیا تو اسی نے مجھے تخت پر بٹھا دیا ہے اور جب کہ تم خود اپنے آپ کو دیکھنے ہی میں ابھی تک پڑے ہوئے ہو تو اس نے تمہیں محنت ومشقت میں ڈال رکھا ہے۔ میرے مقدر میں مشاہدہ ہے اور تمہارے مقدر میں مجاہدہ۔ یہ دونوں مقام راستہ کے مقامات میں سے ہیں۔ اللہ رب العزت اس سے پاک اور منزہ ہے۔ درویش وہی ہے جس کا مقام فنا ہو جائے اور وہ احوال سے گزر جائے شیخ ابومسلم فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میرے ہوش اڑ گئے اور سارا جہان مجھ پر تاریک ہو گیا۔ جب اپنے آپ میں آیا تو ان سے معذرت کی اور انہوں نے مجھے معاف فرما دیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ اے شیخ! مجھے واپسی کی اجازت عطا فرمائیے چونکہ آپ کے دیدار کی تاب نہیں رکھتا۔ انہوں نے فرمایا: ”صدقت یا ابامسلم“ ابومسلم! تم نے ٹھیک کہا۔ اس کے بعد انہوں نے میری حالت کی تمثیل میں یہ شعر پڑھا۔

آنچه گوشم نتوانست شنیدن بخبر
ہمہ چشمم به عیاں یکسره دیدآں ببصر
''جو خبر میرے کان سن نہ سکے اسے میری آنکھ نے سر بسر ظاہر دیکھ لیا۔''

ہاتھ پاؤں دھونے اور جوتا پہننے اور اتارنے میں سنت طریقہ

ہر مسافر پر لازم ہے کہ وہ ہمیشہ سنت کی حفاظت کرے اور جب وہ کسی مقیم کے یہاں پہنچے تو احترام کے ساتھ اس کے پاس جائے۔ اسے سلام کرے پھر بایاں قدم جوتی سے نکالے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے اور جب جوتی میں پاؤں ڈالے تو پہلے داہنا پاؤں ڈالے، اس کے بعد دوسرا جب پاؤں دھوئے تو پہلے دایاں پھر بایاں، اور دو رکعت تحیۃ الوضو کے پڑھے، اس کے بعد درویشوں کے حقوق کی رعایت کی طرف متوجہ ہو۔

ایسا نہ چاہئے کہ مقیم کی کسی حالت پر اعتراض کرے یا کسی کے ساتھ زیادتی کرے خواہ معاملات سے متعلق ہو یا گفتگو سے اپنے سفر کی سختیوں کو بیان نہ کرے، نہ اپنے علم کو جتائے اور لوگوں کے سامنے حکایات وروایات بیان نہ کرے کیونکہ یہ باتیں اظہار رعونت کی موجب ہیں اور لازم ہے کہ جاہلوں کی باتوں کو برداشت کرے اور اللہ کی رضا کیلئے ان کی زیادتیوں پر صبر کرے کیونکہ اس میں بڑی برکتیں ہیں، اگر کوئی مقیم یا ان کا خادم اسے کوئی حکم دے یا اسے کسی کو سلام کرنے یا کہیں کسی کی زیارت کرنے کو کہا جائے تو جہاں تک ممکن ہو انکار نہ کرے۔ بایں ہمہ دنیاداری کی مروت کا دل میں خیال نہ ہو۔

برادران طریقت کے افعال کی ہر ممکن تاویل وعذر کرے اور دل میں اپنی کسی حاجت کا رنج نہ آنے دے اور نہ مقیموں کو بادشاہوں کے دروازے پر لے جائے۔ مسافر ومقیم ہر حاجت اور اپنی تمام حالتوں میں رضائے الٰہی کا خواہاں رہے اور ایک دوسرے کے ساتھ حسن عقیدت رکھے۔ سب کو برابر جانے اور پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت نہ کرے کیونکہ طالبان حق کے لیے فضول باتیں کرنا برا ہے اور بری بات کہنا تو بڑی بدنصیبی ہے۔ محققین فعل کی شکل میں فاعل کو دیکھتے ہیں۔

جب وہ مخلوق کو برا کہے گا تو اس سے خالق کی برائی لازم آئے گی۔ اگرچہ کوئی بندہ عیب دار، مجوب اور بے مشاہدہ ہی کیوں نہ ہو۔ فعل پہ جھگڑنا فاعل پر جھگڑنا ہوتا ہے۔ اگر انسانی آنکھ لوگوں پر پڑے تو وہ سب سے دور رہے اور جانے کہ ساری مخلوق مجبور اور مغلوب و عاجز ہے کوئی شخص مشیت الٰہی کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا اور جو کچھ وہ کرتا ہے وہ سب خدا کا ہی پیدا کردہ ہے۔ کسی مخلوق کو اس کی ملکیت میں تصرف کرنے کا حق نہیں ہے۔ کسی ذات پر خدا کے سوا کسی مخلوق کو مطلق تغیر و تبدل کی قدرت نہیں ہے۔ (باللہ التوفیق)

آدابِ غذا (جانوروں کی کھانے کی تقسیم)

واضح رہنا چاہئے کہ انسان کو غذا کے بغیر گزارہ نہیں کیونکہ بدن کی طاقت کھانے پینے کے بغیر ناممکن ہے لیکن غذا کے استعمال کی شرط یہ ہے کہ اس میں مبالغہ نہ کرے اور نہ رات دن کھانے پینے کی فکر میں مشغول رہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ كَانَ هِمَّتُهٗ مَايَدْخُلُ فِيْ جَوْفِهٖ فَإِنَّ قِيْمَتُهٗ مَايَخْرُجُ مِنْهُ

ترجمہ: ''جو پیٹ میں داخل کرنے کی ہی فکر میں رہتا ہے اس کی قدر و قیمت وہ ہوتی ہے جو اس سے خارج ہوتا ہے۔''

اسی لیے سالکان راہ حق کے لیے بسیار خوری سے بڑھ کر کوئی چیز نقصان رساں نہیں۔ تفصیل بھوک کے باب میں گزر چکی ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور بھوک کی اہمیت

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: آپ بھوکے رہنے کی اتنی زیادہ تعریف کیوں فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ اگر فرعون بھوکا رہتا تو ہرگز:

''اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى'' (النازعات آیت ۲۷) ''میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔''

نہ کہتا۔ اگر قارون بھوکا رہتا تو باغی نہ ہوتا اور لومڑی چونکہ بھوکی رہتی ہے اس لیے ہر ایک

اس کی تعریف کرتا ہے جب پیٹ بھر جاتا ہے تو نفاق پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کی حالت بیان کرتے ہیں فرماتا ہے کہ:

ذَرۡهُمۡ یَاۡكُلُوۡا وَیَتَمَتَّعُوۡا وَیُلۡهِهِمُ الۡاَمَلُ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ (الحجر: آیت نمبر ۳)

ترجمہ: انہیں چھوڑ و جو کھاتے اور عیش کرتے ہیں وہ اپنی خواہشوں میں مگن ہیں۔ عنقریب وہ اپنا انجام جان لیں گے۔

نیز فرماتا ہے کہ:

وَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا یَتَمَتَّعُوۡنَ وَ یَاۡكُلُوۡنَ كَمَا تَاۡكُلُ الۡاَنۡعٰمُ وَ النَّارُ مَثۡوًی لَّهُمۡ (سورۃ محمد: آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: کافر لوگ عیش کرتے اور کھانے پینے میں ایسے ہی ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اور بھوک کی اہمیت

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک پیٹ بھر کر حلال غذا کھانے کے مقابلہ میں شراب سے پیٹ کو بھرنا زیادہ بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا: یہ کیسے؟ انہوں نے فرمایا: اس لیے شراب سے بھرا پیٹ، عقل کی طاقت سلب کر لیتا ہے شہوت کی آگ بجھا دیتا ہے اور بے ہوش ہو کر اس کے زبان و ہاتھ سے لوگ محفوظ ہو جاتے ہیں لیکن جب پیٹ حلال غذا سے پر ہو جاتا ہے تو بے ہودہ تمنائیں، شہوت اور نفس اپنے مقدر کے حصول میں سر اٹھاتے ہیں۔ مشائخ طریقت نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ:

اَكۡلُهُمۡ كَاَكۡلِ الۡمَرۡضٰی وَنَوۡمُهُمۡ كَنَوۡمِ الۡغَرۡقٰی

ترجمہ: ان کا کھانا بیماروں کی طرح، ان کی نیند گہری نیند والوں کی مانند۔

کھانا تنہا نہ کھائے

غذا کے شرط و آداب میں سے یہ ہے کہ تنہا نہ کھائے اور دوسرے کو بھی اس میں شریک

بنائے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

شَرُّ النَّاسِ مَنْ اَكَلَ وَحْدَهٗ وَضَرَبَ عَبْدَهٗ وَمَنَعَ وَفْدَهٗ

ترجمہ: سب سے زیادہ برا شخص وہ جو اکیلا کھائے غلام کو مارے اور خیرات سے روکے رہے۔

جب دستر خوان پر بیٹھے تو خاموش نہ بیٹھے اور بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرے اور کوئی چیز اس طرح نہ رکھے اور نہ اٹھائے جسے لوگ ناپسند کریں، پہلا لقمہ نمکین غذا کا لے اور اپنے ساتھیوں کا لحاظ و پاس کرے۔ ایثار و انصاف سے کام لے۔

حضرت سہل بن عبداللہ سے کسی نے آیہ کریمہ

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ (النحل: آیت نمبر 90)

ترجمہ: بیشک اللہ (ہر ایک کے ساتھ) عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے اور قرابت داروں کو دیتے رہنے کا اور بے حیائی اور برے کاموں اور سرکشی و نافرمانی سے منع فرماتا ہے، وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم خوب یاد رکھو۔

کی تفسیر معلوم کی تو انہوں نے بتایا انصاف تو یہ ہے کہ اپنے ساتھی کو کھانے میں شریک کرے اور احسان یہ ہے کہ ساتھی کے کھلانے کو خود پر افضل جانے۔

میرے شیخ و مرشد فرماتے ہیں کہ میں اس مدعی پر تعجب کرتا ہوں جو کہتا ہے کہ میں تارک دنیا ہوں اور حال یہ ہے کہ وہ کھانے کی فکر میں رہتا ہو۔

اس کے بعد لازم ہے کہ داہنے ہاتھ سے لقمہ لے اور اپنے لقمہ کے سوا کسی کی طرف نہ دیکھے۔ کھانے میں پانی کم پئے اور پانی اس وقت پئے جب سچی پیاس لگے اور اتنا پیئے جس سے جگر تر ہو جائے اور لقمہ بہت بڑا نہ لے اور اسے خوب چبائے۔ کھانے میں جلدی نہ کرے کیونکہ ان باتوں سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے اور سنت کے خلاف بھی ہے اور جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو حمد و شکر بجالائے اور ہاتھ دھوئے۔

اگر جماعت میں سے دو یا تین یا زیادہ افراد کو پوشیدہ طور پر کسی خاص چیز پر مدعو کریں اور چھپا کر کھلانا چاہیں تو بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ یہ حرام ہے اور مصاحبوں کی خیانت ہے:

أُولَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ (البقرہ: آیت نمبر ۱۷۴)

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔

اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ جب سب اس پر متفق ہوں تو یہ جائز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اگر صرف ایک ہو تو جائز ہے کیونکہ اس کے لیے انصاف شرط نہیں ہے کیونکہ انصاف کی شرط تو ایک سے زیادہ افراد کے درمیان ہے اور جب وہ اکیلا ہو تو اس سے صحبت کے یہ آداب ساقط ہو جاتے ہیں اور بندہ اس میں ماخوذ (دسترخوان پر موجود جو بھی ہو) کو رد نہ کرے اور اس میں مذہب کی سب سے بڑی بنیادی بات یہ ہے کہ کسی درویش کی دعوت کو رد نہ کرے اور کسی دنیادار کی دعوت کو قبول نہ کرے اور نہ اس کے گھر جائے اور نہ ان سے کچھ مانگے کیونکہ اہل طریقت کے نزدیک یہ مداہنت (جو دل میں ہو اس کے برخلاف کرنا) ہے، اس لیے کہ دنیادار، درویش کے لیے نامحرم ہے اور وہ اس کا ہم جنس نہیں ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان نہ تو سامان کی کثرت کی بنا پر دنیادار بنتا ہے اور نہ سامان کی قلت کی بنا پر درویش (مرد به کثرت متاع، دنیادار نبا شدو به قلت آن درویش نه) اور جو فقر کو تونگر پر فوقیت نہیں دیتا، وہ دنیادار نہیں ہے اگرچہ بادشاہ ہو اور جو فقر کا منکر ہے وہ دنیادار ہے اگرچہ وہ مضطرب و بے قرار ہو اور جب کسی دعوت میں شریک ہو تو کسی چیز کے کھانے یا نہ کھانے میں تکلف نہ برتے اور وقت کے مطابق روش اختیار کرے۔ جب صاحب دعوت محرم ہو تو اسے جائز ہے کہ بچا ہوا کھانا گھر والوں کے لیے اٹھا لے اور اگر نامحرم ہے تو بچا ہوا کھانا گھر میں لے جانا جائز نہیں ہے لیکن کسی حالت میں پس خوردہ چھوڑنا بہتر نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ:

"اَلزَّلَّةُ زَلَّةٌ" پس خوردہ بچانا ذلت و کمینگی ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

چلنے پھرنے کے آداب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (الفرقان: آیت نمبر 63)

ترجمہ: رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر تواضع وانکساری سے چلتے ہیں۔

طالب حق پر لازم ہے کہ وہ رفتار میں ہمیشہ اس کا خیال رکھے کہ جو وہ قدم اٹھاتا ہے وہ اپنی طاقت سے اٹھاتا ہے یا خدا کی طاقت سے۔ اگر وہ یہ خیال کرے کہ اپنی طاقت سے ہے تو استغفار کرے اور اگر اس پر یقین ہو کہ خدا کی دی ہوئی طاقت سے ہے تو اسے اس یقین پر مزید اضافہ کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ ایک دن انہوں نے کوئی دوا کھائی لوگوں نے عرض کیا کہ کچھ دیر صحن میں تشریف رکھیں تا کہ دوا کا اثر وفائدہ ظاہر ہو آپ نے فرمایا: میں خدا سے حیا کرتا ہوں کہ قیامت کے دن وہ مجھ سے پوچھے گا تو نے اپنے نفس کی خاطر چند قدم کیوں اٹھائے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے۔

وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ (یٰسین: آیت نمبر 65)

ترجمہ: ان کے قدم گواہی دیں گے کہ وہ دنیا میں کیا کرتے تھے؟

درویش کو لازم ہے کہ بیداری میں سر جھکائے، مراقبہ میں رہے اور کسی طرف نظر نہ اٹھائے اگر راستہ میں کوئی شخص اس کے برابر سے گزرے تو بجز اپنے کپڑے بچانے کے کہ اس کے پاؤں کے نیچے نہ آئے (کیونکہ وہ ان کپڑوں سے نماز پڑھتا ہے) خود کو بچانے کی کوشش نہ کرے لیکن اگر یہ پتا چل جائے کہ وہ شخص کافر ہے یا وہ نجاست میں آلودہ ہے تو اپنے آپ کو اس سے بچانا ضروری ہے۔

اور جب جماعت کے ساتھ چلے تو آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ آگے بڑھ کر چلنا تکبر کی علامت ہے، بہت پیچھے رہنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ اس میں تواضع کی زیادتی ہے چونکہ

زیادتی تواضع کو دیکھنا بھی عین تکبر ہے۔

کھڑاؤں اور جوتوں کو جہاں تک ہو سکے ظاہری نجاست سے بچائے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے برکت سے رات میں اس کے کپڑوں کو محفوظ رکھے۔

جب کسی جماعت یا کسی ایک درویش کے ساتھ جا رہا ہوتو راستہ میں کسی اور سے بات کرنے کے لیے اسے محوانتظار نہ چھوڑ دے۔ رفتار میں میانہ روی کو ملحوظ رکھے نہ زیادہ آہستہ چلے اور نہ تیز دوڑ کر۔ آہستہ چلنا متکبروں کی علامت ہے۔ قدم پورا رکھے۔ غرض کہ ہر طالب حق کی رفتار ایسی ہو کہ اگر کوئی اس سے پوچھے کہ کہاں جا رہے ہوتو وہ کامل دل جمعی کے ساتھ کہہ سکے کہ

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ○ (صٰفٰت: آیت نمبر 99)

ترجمہ: پھر ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں (ہجرت کر کے) اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے ضرور راستہ دکھائے گا (وہ ملکِ شام کی طرف ہجرت فرما گئے)۔

اگر اس کا چلنا ایسا نہ ہوتو یہ اس کے لیے موجب وبال ہوگا کیونکہ قدموں کی درستی خطرات سے محفوظ رہنے کی نشانی ہے۔ جو اس درستی کی فکر میں رہتا ہے حق تعالیٰ اس کے قدموں کو اس کے اندیشہ کا پیروکار بنا دیتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ بغیر مراقبہ کے درویش کا چلنا، غفلت کی نشانی ہے۔ کیونکہ وہ جس مقام پر ہوتا ہے دو قدم سے معلوم ہو جاتا ہے یعنی ایک اپنے نصیب پر قدم رکھتا ہے اور دوسرا فرمان الٰہی پر مطلب یہ ہے کہ وہ ایک مقام سے قدم اٹھاتا ہے اور دوسرے مقام پر قدم رکھتا ہے گویا طالب کی رفتار، مسافت کو طے کرنے کی علامت ہے اور قرب حق، مسافت نہیں ہے۔ جب اس کا قرب مسافت نہیں تو طالب کو محل سکون میں قدموں کے ذریعہ قطع مسافت کے بغیر کیا چارہ؟ وَاللّٰهُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ

مسافر اور مقیم کے لیئے سونے کے آداب

واضح رہنا چاہیئے کہ مشائخ طریقت کا اس معنیٰ میں بہت اختلاف ہے۔ ہر گروہ کے

نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ غلبہ نیند کے بغیر سونا نہ چاہئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اَلنَّوْمُ أَخُ الْمَوْتِ (المعجم الاوسط، امام طبرانی: 1/ 282)

خواب برادر مرگ است

ترجمہ: نیند موت کی بہن ہے۔

لہٰذا زندگانی حق تعالیٰ کی نعمت ہے اور موت بلا۔ لامحالہ بلا کے مقابلہ میں نعمت اچھی چیز ہے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

أَطْلَعَ الْحَقُّ عَلَيَّ فَقَالَ مَنْ نَّامَ غَفَلَ وَمَنْ غَفَلَ حُجِبَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی اطلاع میں مجھ سے فرمایا: جو سویا وہ غافل ہوا اور جو غافل ہوا وہ محجوب رہا۔

ایک گروہ کے نزدیک جائز ہے کہ مرید بالقصد سوئے اور سختی کر کے نیند کو لائے جب کہ وہ احکام الٰہی کو پورا کر چکا ہو۔ اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ الْقَائِمِ حَتّٰى يَنْتَبِهَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمُ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی وغیرہ)

ترجمہ: تین شخصوں سے حکم الٰہی اٹھایا گیا ہے ایک سونے والے سے جب تک کہ وہ نہ جاگے دوسرے بچے سے جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو، تیسرے دیوانے سے جب تک کہ اسے افاقہ نہ ہو۔

مطلب یہ ہے کہ بندہ جب تک سوتا رہتا ہے بیدار ہونے تک قلم تقدیر اٹھا رہتا ہے اور مخلوق اس کی برائی سے محفوظ رہتی ہے اور اس کے اختیارات معطل اور اس کا نفس معزول رہتا ہے اور کراماً کاتبین اس کے نامہ اعمال میں کچھ نہیں لکھتے۔ اس کی زبان دعوؤں، جھوٹ اور غیبت سے رکی رہتی ہے اور اس کا ارادہ عجب و ریا سے دور رہتا ہے

لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيَاتًا وَّلَا نُشُوْرًا

ترجمہ: سونے والا اپنی جان کے نفع و نقصان، موت و حیات اور اٹھنے کا مالک نہیں رہتا۔

اسی بنا پر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

لَاشَیْءَ اَشَدُّ عَلٰی اِبْلِیْسَ مِنْ نَّوْمِ الْعَاصِیْ فَاِذَا نَامَ الْعَاصِیْ یَقُوْلُ مَتٰی یَنْتَبِہُ وَیَقُوْمَ حَتّٰی یَعْصِیَ اللّٰہَ

ترجمہ: شیطان پر گنہگار کے سونے سے بڑھ کر کوئی چیز سخت نہیں۔ جب گنہگار سوتا ہے تو وہ کہتا ہے کب یہ اٹھے گا جو اٹھ کر خدا کی نافرمانی کرے گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت علی بن سہل اصفہانی سے اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ حضرت علی بن سہل نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک لطیف معنی کا خط لکھا۔ آپ نے اسے سن کر اختلاف فرمایا۔ حضرت علی بن سہل نے اس خط میں اپنا مقصد اس طرح ظاہر فرمایا تھا کہ ''نیند چونکہ غفلت و آرام کا موجب ہے، لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے کیونکہ محبّ کو دن رات میں کبھی نیند و آرام کا ہوش نہیں ہوتا۔ اگر وہ سو جائے تو اپنے مقصود سے محروم رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ:

''یَا دَاوٗدُ کَذَّابٌ مَنِ ادَّعٰی مَحَبَّتِیْ فَاِذَا جَنَّہُ اللَّیْلُ نَامَ عَنِّیْ''

ترجمہ: اے داؤد! وہ شخص میری محبت کے دعوے میں جھوٹا ہے جس پر رات کا اندھیرا چھا جائے اور وہ مجھ سے غافل ہو کر سو جائے اور میری محبت کو چھوڑ دے۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ واضح رہنا چاہئے کہ ہماری بیداری، راہ حق میں ہمارا معاملہ ہے اور ہماری نیند حق تعالیٰ کا ہم پر فعل ہے، لہٰذا ہماری بے اختیاری کی حالت میں جو کچھ ہم پر گزرتا ہے وہ سب ہم پر حق تعالیٰ کا فعل ہے، لہٰذا ہماری بے اختیاری کی حالت میں جو کچھ ہم پر گزرتا ہے وہ سب ہم پر حق تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ ہماری طرف سے ہمارا اختیار حق تعالیٰ کے تحت تصرف میں ہے۔

''وَالنَّوْمُ مُوْھِبَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَی الْمُحِبِّیْنَ''

ترجمہ: لہٰذا محبوبانِ خدا پر نیند کا غلبہ، حق تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔''

اس مسئلہ کا تعلق صحو وسکر [1] سے ہے اس جگہ یہ بات وضاحت سے کی جا چکی ہے لیکن یہ بات حیرت کی ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ صاحب صحو مرد خدا تھے، اس جگہ انہوں نے سکر کی تقویت فرمائی۔ ممکن ہے کہ آپ اس وقت مغلوب الحال ہوں اور اسی حالت میں آپ نے یہ تحریر فرمایا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا مسلک اس کے برخلاف ہو کیونکہ نیند بنفسہٖ خود صحو ہے اور بیداری عین سکر۔ اس لیے نیند آدمی کی صفت ہے اور جب تک آدمی اپنی صفتوں کے سایہ میں رہتا ہے تو وہ صحو کے ساتھ منسوب ہوتا ہے اور نہ سونا حق تعالیٰ کی صفت ہے۔ جب آدمی صفت حق کے سایہ میں ہوتا ہے تو ہو سکر کے ساتھ ہوتا ہے اور مغلوب الحال ہوتا ہے۔

میں نے مشائخ کی ایک جماعت دیکھی ہے جو نیند کو بیداری پر فضیلت دیتی ہے اور وہ حضرت جنید کے مسلک کے موافقت کرتی ہے کیونکہ بکثرت اولیاء بزرگان دین اور انبیاء عظام علیہم السلام پر ہمیشہ نیند کا ظہور ہوتا تھا اور ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ کا یہ ارشاد بیان فرمایا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ اس بندے پر اظہار خوشنودی فرماتا ہے جو بحالت سجدہ میں سو جاتا ہے اور اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کی طرف دیکھو اس کی روح مجھ سے ہم راز ہے اور اس کا بدن عبادت کے فرش پر ہے۔

باوضو سونے کی اہمیت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرماتے ہیں کہ:

مَن نَّامَ عَلَى طَهَارَةٍ يُؤَذَنُ لِرُوْحِهِ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْعَرْشِ وَيَسْجُدَ اللهِ تَعَالٰى

ترجمہ: جو شخص باوضو سوئے اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اجازت فرماتا ہے کہ وہ عرش کا طواف کرے اور وہاں اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرے۔

میں نے ایک حکایت میں دیکھا ہے کہ حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال بیدار

---

[1] سکر سے مراد محبت الٰہی کے غلبہ میں مدہوشی، صحو سے مراد (ہوش و اختیار) مقصد کا حصول ہے۔

رہے پھر جب ایک رات سوئے تو خواب میں انہیں حق تعالیٰ کا دیدار ہوا۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ اس امید میں سوتے رہے۔ اس معنی میں قیس عامری کا یہ شعر ہے۔

وَاِنِّیْ لَاَسْتَنْعِسُ وَمَابِیْ نَعْسَةٌ
لَعَلَّ خِیَالًا مِّنْكَ یُلْقِیْ خِیَالًا

میں با مقصد سوتا ہوں، حالانکہ مجھے نیند نہیں آتی۔ شاید کہ خواب میں تیرے خیال سے ملاقات ہو جائے۔

مشائخ کی ایک جماعت کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ بیداری کو خواب پر فضیلت دیتے ہیں اور حضرت علی بن سہل کی موافقت کرتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو وحی اور اولیاء کرام کو کرامتیں بیداری ہی میں ہوتی ہیں۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں:

لَوْكَانَ فِی النَّوْمِ خَیْرًا لَكَانَ فِی الْجَنَّةِ نَوْمٌ

ترجمہ: اگر نیند افضل ہوتی تو یقیناً جنت میں بھی سونا ہوتا۔

مطلب یہ کہ اگر نیند میں کوئی خوبی ہوتی تو جنت میں جو مقام قربت ہے وہاں نیند ضرور آتی چونکہ جنت میں نہ حجاب ہے نہ نیند اس سے ظاہر ہے کہ نیند میں حجاب ہے۔

ارباب لطائف فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جب نیند آئی تھی تو ان کے بائیں پہلو سے حوا کو پیدا فرمایا تھا اور ان کی تمام بلاؤں کا سرچشمہ یہی حوا تھیں، نیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے فرمایا:

"یَابُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ" (صٰفٰت: آیت نمبر 102)

ترجمہ: اے میرے فرزند! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔

تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے والد ماجد!

"هٰذَا جَزَاءُ مَنْ نَّامَ عَنْ حَبِیْبِهٖ"

ترجمہ: یہ اپنے حبیب سے سو جانے کا بدلہ ہے۔

"لَوْلَمْ تَنَمْ لَمَا اُمِرْتُ بِذِبْحِ الْوَلَدِ"

ترجمہ: اگر آپ نہ سوتے تو آپ کو فرزند کے ذبح کرنے کا حکم نہ دیا جاتا۔

لٰہذا آپ کی نیند آپ کو بے اولاد اور مجھے بے جان بناتی ہے۔ اس کے سوا بوقت ذبح میری تکلیف تو ایک لمحہ کے لیے ہوگی مگر بے اولاد ہونے کی تکلیف آپ کے لیے دائمی ہوگی۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ وہ ہر رات نمک کے پانی سے تر کر کے سلائی سامنے رکھ لیتے تھے جب نیند کا غلبہ ہوتا تو آنکھ میں وہ سلائی پھیر کرتے تھے۔

حضور سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بزرگ کو دیکھا کہ جب وہ فرائض کی ادائیگی سے فارغ ہوتے تو سو جاتے تھے۔ میں نے شیخ احمد سمرقندی کو بخارا میں دیکھا کہ وہ ایک سال تک رات بھر نہیں سوئے۔ دن میں کچھ دیر کے لیے سو جاتے تھے، اس میں بھی اس سے رجوع ان کا مقصد تھا۔ اس لیے کہ جسے زندگی کے مقابلہ میں موت زیادہ عزیز ہو تو ظاہر ہے کہ اسے بیداری کے مقابلہ میں نیند پیاری ہوگی اور جسے موت کے مقابلہ میں زندگی زیادہ عزیز ہو اس کے لیے زیبا ہے کہ وہ نیند کے مقابلہ میں بیداری کو زیادہ عزیز رکھے، لٰہذا جو تکلیف سے بیدار رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برگزیدہ فرما کر بلند تر مقامات پر فائز فرمایا:

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ (مزمل: آیت نمبر 2)

ترجمہ: آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لئے)۔

اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے جو نیند میں تکلف برتے اور بیداری کی مشقت اٹھائے۔ اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو برگزیدہ فرمایا اور انہیں مقام اعلیٰ پر پہنچایا ان کی گردن سے کفر کا لباس اتارا، وہ نہ نیند کا تکلف کرتے تھے نہ بیداری کا۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے ان پر ایسی نیند طاری فرمائی کہ ان کے اختیار کے بغیر اللہ تعالیٰ ان کی پرورش فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ

(الکہف: آیت نمبر 18)

ترجمہ: تم گمان کرتے ہو کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو داہنے اور بائیں پہلو بدلتا ہے (اور خواب و بیداری دونوں حالتوں میں بے اختیار ہیں)۔

جب بندہ اس درجہ پر فائز ہو جائے کہ اس کا اختیار جاتا رہے اور اپنے کھانے پینے سے دست کش ہو جائے اور اس کی تمام ہمتیں غیر سے جدا ہو جائیں، پھر اگر وہ سوئے یا جاگے ہر حال میں عزیز ہوتا ہے، لہٰذا مرید کے لیے نیند کی شرط یہ ہے کہ اپنی پہلی نیند کو اپنی عمر کی آخری نیند جانے۔ گناہوں سے بچے اور دشمنوں کو راضی کرے۔ طہارت کے ساتھ رہے داہنے پہلو پر قبلہ رو ہو کر سوئے۔ دنیاوی کام ٹھیک رکھے۔ نعمت اسلام کا شکر بجالائے اور عہد کرے کہ اگر بیدار ہوا تو پھر گناہوں میں مبتلا نہ ہوگا۔ جو شخص اپنی بیداری مین کاموں کو درست رکھتا ہے، اس کے لیے نیند ہو یا موت دونوں میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔

ایک بزرگ ایک ایسے امام کے پاس جایا کرتے تھے جو مرتبہ وعزت نفس کی رعونت میں مبتلا تھا، وہ بزرگ اس سے کہتے تھے اے فلاں شخص! تجھے مرجانا چاہئے، اس کلمہ سے اس امام کا دل رنجیدہ ہوا کرتا تھا اور کہا کرتا کہ یہ بزرگ ہمیشہ مجھ سے یہی کہتا رہتا ہے۔ کل میں اس کے کہنے سے پہلے یہ کلمہ اس سے کہوں گا، چنانچہ جب پھر وہ بزرگ اس کے پاس آئے تو اس امام نے کہا: تمہیں مرجانا چاہیے۔ اس بزرگ نے مصلے کو بچھایا سر کو زمین پر رکھا اور کہا: میں مرتا ہوں اور اسی وقت اس بزرگ کی روح پرواز کر گئی۔ اس واقعہ میں امام کو یہ تنبیہ تھی کہ وہ جان لے کہ یہ بزرگ جو مرجانے کو کہا کرتے تھے، خود بھی مرنے سے نہیں ڈرتے۔

میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو اس کی ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ نیند کے غلبہ کے وقت سونا چاہئے اور جب بیدار ہو جائے تو دوبارہ سونا مریدوں کے لیے حرام ہے۔ چونکہ بندے کو نیند غفلت لاتی ہے۔ حضور داتا صاحب اس گفتگو کو اس جملے پر ختم کرتے ہیں (اندر این معنی سخن بسیار اید) ''اس معنی میں بحث طویل ہے'' اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

سکوت وکلام کے آداب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا (حم السجدہ: آیت نمبر 33)

ترجمہ: سب سے بہتر کلام یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کو پکارے اور نیک کام کرے۔

نیز فرمایا:

قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ (البقرہ: آیت نمبر 263) نیک بات کہو

اور فرمایا:

قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا (العنکبوت: آیت نمبر 46) کہو کہ ہم ایمان لائے۔

قوت گویائی ایک نعمت ہے

واضح رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اچھی بات کہنے کا حکم دیا ہے مثلاً حق تعالیٰ کی معبودیت کا اقرار، اس کی حمد وثنا اور مخلوق خدا کو دعوت وتبلیغ وغیرہ قوت گویائی حق تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لیے بڑی نعمت ہے۔ آدمی اس صفت کے ذریعہ دیگر مخلوق سے ممتاز ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِيۡۤ اٰدَمَ (بنی اسرائیل: آیت نمبر 70) بنی آدم کو ہم نے مکرم بنایا۔

مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس کے معنی گویائی عطا فرمانے کے ہیں۔ اگرچہ گویائی خدا کی ظاہر نعمت ہے لیکن اس کی آفت بھی بہت بڑی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

اَخۡوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيۡ اللِّسَانَ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، حدیث نمبر 3972)

ترجمہ: میری امت پر سب سے زیادہ خوفناک چیز زبان ہے مجھے اس کا خوف ہے۔

گفتار، شراب کی مانند ہے جس سے عقل مخمور ہو جاتی ہے۔ آدمی جب شراب کلام میں پڑ جاتا ہے تو اس سے نکلنا آفت ہے اس لیے وہ انتہائی ضرورت کے بغیر بات نہیں کرتے گویا وہ ابتدا اور انتہا میں گفتار آفت ہے اس لیے وہ انتہائی ضرورت کے بغیر بات نہیں کرتے گویا وہ ابتدا

اورانتہا میں گفتگو پر قابو رکھتے ہیں اگر ساری گفتگو حق کے لیے ہوتو بات کرتے ہیں، ورنہ خاموش رہتے ہیں۔ان کا پختہ اعتقاد ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیدوں کو جانتا ہے اور ان لوگوں کو بہت برا جانتے ہیں جو حق تعالیٰ کو ایسا نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ○ (زخرف:آیت نمبر 80)

ترجمہ: کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں اور اُن کی سرگوشیاں نہیں سنتے؟ کیوں نہیں (ضرور سنتے ہیں)!اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے بھی اُن کے پاس لکھ رہے ہوتے ہیں۔

کیا یہ کافر لوگ گمان رکھتے ہیں کہ ہم ان کے بھیدوں کو اور خفیہ باتوں کو نہیں سنتے۔ہاں! ہمارے فرشتے بھی ان کے پاس سب کچھ لکھ رہے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”مَنْ سَكَتَ نَجٰى“ جو خاموش رہا اس نے نجات پائی، لہٰذا خاموشی میں بہت فوائد ہیں اور اس میں بہت فتوحات ہیں اور بولنے میں بکثرت آفت۔

خاموشی افضل ہے یا بولنا افضل ہے

مشائخ طریقت کی ایک جماعت بولنے پر خاموشی کو افضل سمجھتی ہے اور ایک جماعت خاموشی پر بولنے کو ترجیح دیتی ہے۔

پہلے گروہ کا مؤقف

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الفاظ وعبارات سراسر دعاوی (اشارات) ہیں۔جس وقت معانی کا اثبات ہو جاتا ہے تو الفاظ وعبارات والے دعاوی جاتے رہتے ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ انسان اختیاری حالت میں سقوط کلام میں معذور ہو جاتا ہے۔یعنی بحالت بقا خوف کی وجہ سے باوجود بولنے پر قادر ہونے کے وہ بول نہیں سکتا۔اس کا نہ بولنا، معرفت کی حقیقت میں کوئی حرج پیدا نہیں کرتا اور کسی وقت بندہ بے معنی محض خالی دعوؤں میں

معذور نہیں ہوتا اس کا حکم منافقوں کی مانند ہو جاتا ہے، لہٰذا بے معنی دعویٰ نفاق ہے اور بے دعویٰ معنی اخلاص پر مبنی ہے کیونکہ جس بندے کے لیے راستہ کھل جاتا ہے وہ گفتار سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس معنی کی وہ خبر دے گا اس کے الفاظ وعبارت سب غیر ہوں گے اور حق تعالیٰ بے نیاز ہے کہ احوال کی تعبیر وتفسیر کسی غیر کے ذریعہ کرائے۔ اس کا غیر اس لائق نہیں کہ اس کی طرف التفات کیا جائے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تائید میں فرماتے ہیں کہ ''مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ'' جس نے حق تعالیٰ کو دل سے پہچان لیا اس کی زبان، بیان سے عاجز ہو گئی کیونکہ اظہار بیان میں حجاب دکھائی دیتا ہے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کھڑے ہو کر نعرہ مارا کر ''یا مرادی'' اور حق تعالیٰ کی طرف اشارہ کیا، حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے ابو بکر! اگر تمہاری مراد حق ہے تو یہ اشارہ کیوں ہے کیونکہ وہ اس سے بے نیاز ہے اور اگر تمہاری مراد حق نہیں ہے تو تم نے خلاف کیوں کیا؟ حق تعالیٰ تمہارے قول کے بموجب علیم ہے۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام پر توبہ واستغفار کیا۔

دوسرے گروہ کا موقف

وہ جماعت جو بولنے کو خاموشی پر ترجیح دیتی ہے، ان کا کہنا ہے کہ حق تعالیٰ نے ہمیں اپنے احوال کے بیان کا حکم دیا ہے کیونکہ دعویٰ معنی کے ساتھ قائم ہے مثلاً اگر کوئی حق تعالیٰ کی معرفت عقل وخرد سے ہزار برس تک رکھے اور کوئی امر مانع بھی نہ ہو تو جب تک اپنی معرفت کا اقرار زبان سے نہ کرے، اس کا حکم کافروں جیسا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حمد وثناء اور شکر خدا بجالانے کا حکم دیتا ہے، اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ: آیت نمبر 11)

ترجمہ: اپنے رب کی نعمتوں کو اچھی طرح بیان کرو۔

حمد وثناء اور بیان نعمت بندے کا کلام ہوتا ہے، لہٰذا ہمارا ذکر کرنا حکم خدا کی تعظیم اور

بجا آوری کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ

اُدْعُوْنِیٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن: آیت نمبر 60) مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

نیز فرمایا:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرہ: آیت نمبر 186)

ترجمہ: میں دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا مانگے۔

اس کے سوا بے شمار آیات اس کی دلیل ہیں۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جس کو اپنے حال کے بیان کی قدرت نہ ہو وہ بے حال ہے اس لیے کہ گویائی کا وقت بھی تو ایک وقت وحال ہوتا ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے۔

لِسَانُ الْحَالِ اَفْصَحُ مِن لِسَانِیْ
وَصَمْتِیْ عَنْ سُؤَالِیْ تَرْجُمَانِیْ

میری زبان سے زیادہ فصیح میرے حال کی زبان ہے
اور میرے سوال کی ترجمانی میری خاموشی کر رہی ہے

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد سے کرخ تشریف لے گئے۔ انہوں نے ایک بندے کو یہ کہتے سنا کہ

''اَلسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنَ الْكَلَامِ'' خاموشی بولنے سے بہتر ہے۔

اس پر حضرت شبلی نے فرمایا:

''سُكُوْتُكَ خَيْرٌ مِّنْ كَلَامِكَ وَكَلَامِیْ خَيْرٌ مِّنْ سُكُوْتِیْ''

ترجمہ: تیرا خاموش رہنا میرے بولنے سے بہتر ہے اور بولنا میرے خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

''لِاَنَّ كَلَامَكَ لَغْوٌ وَسَكُوْتَكَ هَزْلٌ وَكَلَامِیْ خَيْرٌ مِّنْ سُكُوْتِیْ لِاَنَّ سُكُوْتِیْ حِلْمٌ وَكَلَامِیْ عِلْمٌ''

ترجمہ: کیونکہ تیرا بولنا لغو ہے اور تیری خاموشی ٹھٹھہ اور میرا بولنا خاموشی سے اس لیے بہتر ہے کہ

میری خاموشی میں حلم وبردباری اور کلام میں علم ودانائی ہے۔

صوفیاء کی دونوں آراء کے بعد حضور داتا گنج بخش کا فیصلہ

حضور سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کلام دوطرح کا ہوتا ہے اس طرح خاموشی بھی دوطرح کی ہوتی ہے۔ ایک کلام حق اور دوسرا کلام باطل۔ اسی طرح ایک سکوت مقصود و مشاہدہ کے حاصل ہونے کے بعد اور دوسرا غفلت وحجاب کی حالت میں۔ ہر شخص کو گفتار وسکوت کی حالت میں اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہئے کہ اگر اس کا بولنا حق ہے تو اس کا بولنا اس کی خاموشی سے بہتر ہے اور اگر اس کا بولنا باطل ہے تو اس کی خاموشی اس کے بولنے سے بہتر ہے اور اگر حجاب وغفلت کی بنا پر ہو تو بھی بولنا خاموشی سے بہتر ہے ایک جہان اس کے معنی میں حیران و سرگرداں ہے۔ (عالمی اندر این دو معنی سر گردانند)

آدم اور ابلیس کے بولنے میں فرق

کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے ہوس میں معنی سے خالی الفاظ وعبارت کو اپنا رکھا ہے اور کہتے پھرتے ہیں کہ بولنا خاموشی سے افضل ہے۔

اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو گہرائی کے مقابلہ میں مینارہ تک کو نہیں جانتے اور اپنی جہالت کی وجہ سے خاموش رہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ خاموشی، بولنے سے بہتر ہے کہ یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کی مانند ہیں کسے گویا کہیں اور کسے خاموش؟

"مَنْ نَّطَقَ اَصَابَ اَوْغَلِطَ وَمَنْ اُنْطِقَ عَصَمَ مِنَ الشَّطَطِ"

ترجمہ: جو بولتا ہے یا تو وہ صحیح ہوگا یا غلط اور جو بولا جاتا ہے اسے خطاوخلل سے بچایا جاتا ہے۔

چنانچہ ابلیس علیہ اللعنہ نے کہا:

"اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ" (الاعراف: آیت نمبر 12)

ترجمہ: میں آدم (علیہ السلام) سے بہتر ہوں (معاذ اللہ)

اور حضرت آدم علیہ السلام سے یہ کہلوایا گیا کہ:

"رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا" (الاعراف: آیت نمبر23)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

لہٰذا مشائخ طریقت اپنی گویائی میں اجازت یافتہ اور بے قرار ہیں اور اپنی خاموشی میں شرم زدہ مجبور ہیں۔

"مَنْ كَانَ سُكُوْتُهٗ حَيَاءً كَانَ كَلَامُهٗ حيٰوةً"

ترجمہ: جس کی خاموشی شرم سے ہو اس کا کلام دعویٰ کی زندگی ہے۔

ان کا کلام دیدار سے ہے اور جو کلام بغیر دیدار کے ہو وہ موجب ذلت و رسوائی ہے۔ ایسے وقت نہ بولنا بولنے سے افضل ہے تا کہ اپنے آپ میں رہیں اور جب غائب ہو جاتے ہیں تو لوگ ان کے قول کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ كَانَ سُكُوْتُهٗ لَهٗ ذَهَبًا كَانَ كَلَامُهٗ لِغَيْرِهٖ مَذْهَبًا

ترجمہ: جس کے لیے خاموشی سونا ہو تو اس کا کلام دوسروں کے لیے مذہب ہوتا ہے۔

لہٰذا طالب حق پر لازم ہے کہ اگر اس کی غور و فکر بندگی میں ہو تو خاموش رہے تا کہ اس کی زبان جب بولے تو ربوبیت کے ساتھ بولے۔ اور اسی کی بات کہے اور اس کے الفاظ و عبارت مریدوں کے دلوں کو متاثر کر سکیں۔

خلاصہ

بات کرنے کا ادب یہ ہے کہ بے حکم نہ بولے اور اتنا ہی جواب دے جو ضروری ہو خاموشی کا ادب یہ ہے کہ وہ جاہل نہ ہو اور نہ جہالت پر راضی ہو غفلت میں نہ رہے۔

مرید پر لازم ہے کہ مشائخ کے کلام میں دخل نہ دے اور نہ اس میں تصرف کرے اور سنسنی خیز باتیں نہ بیان کرے۔ اس زبان کو جس سے کلمہ شہادت پڑھا اور توحید کا اقرار کیا ہے اس کو غیبت اور جھوٹ سے پاک و صاف رکھے۔ مسلمانوں کو رنج نہ پہنچائے اور درویشوں کو

صرف ان کے نام سے نہ پکارے اور جب تک کوئی ان سے معلوم نہ کرے خود کچھ نہ بولے۔ بات کرنے میں پہل نہ کرے اور اس درویش پر خاموشی لازم ہے جو باطل پر خاموش نہ رہ سکے۔ گفتگو کی شرط یہ ہے کہ حق کے سوا دوسری بات نہ کرے۔ اس کی اصل وفرع اور لطائف بہت ہیں بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالصَّوَاب

سوال کے آداب

انسان انسان سے سوال نہ کرے اگر کوئی سوال کرے تو اس کو روکے نہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَا يَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا (البقرہ: آیت نمبر 273)

ترجمہ: لوگوں سے گڑگڑا کر سوال نہ کرو اور جب کوئی سوال کرے تو منع نہ کرو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ (الضحیٰ: آیت نمبر 10) سائل کو نہ جھڑکو۔

جہاں تک ممکن ہو خدا کے سوا کسی سے سوال نہ کرو۔ اس لیے کہ غیر خدا کو سوال کا محل نہیں بنایا گیا ہے۔ سوال سے غیر خدا کی طرف التفات پایا جاتا ہے۔ جب بندہ خدا سے روگرداں ہوتا ہے تو اس کا قوی اندیشہ ہوتا ہے کہ اسے محل اعراض میں نہ چھوڑ دیا جائے۔ (یعنی اللہ بھی پھر توجہ نہیں فرماتا)۔

مخلوق سے سوال نہ کرنے کے دو ایمان افروز واقعات

کسی دنیادار نے حضرت رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا سے کہا کہ اے رابعہ! مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ انہوں نے جواب دیا اے شخص! جب کہ میں دنیا کے پیدا کرنے والے سے حیا کرتی ہوں کہ دنیا اس سے مانگوں تو کیا اپنے جیسے سے مانگنے میں مجھے شرم نہ آئے گی؟

منقول ہے کہ ابومسلم کے زمانہ میں کسی صاحب دعوت نے ایک درویش کو بے گناہ چوری کے الزام میں پکڑوا دیا، چار راتیں اسے قید خانہ میں رہنا پڑا۔ایک رات ابومسلم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوخواب میں دیکھا۔آپ نے فرمایا: اے ابومسلم! مجھے خدا نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ اس کے دوست کو بے جرم قید خانہ میں ڈلوا دیا ہے جاؤ اسے آزاد کرو۔ابومسلم خواب سے بیدار ہوئے اور ننگے سر اور ننگے پاؤں قید خانہ دوڑتے ہوئے گئے حکم دیا کہ قید خانہ کا دروازہ کھول دیا جائے اوراس درویش کو باہر لے کر آئے۔اس سے معافی مانگی اور کہا: کوئی حاجت ہوتو بیان کرو۔ درویش نے کہا کہ اے امیر! جس خدا کی شان یہ ہو کہ وہ آدھی رات کے وقت ابومسلم کو بستر سے جگا کر بھیجے اور بلا سے نجات دلائے، کیا اس کے بندے کے لئے زیبا ہے کہ وہ دوسروں سے سوال کرے؟ ابومسلم رونے لگے اور درویش کے سامنے سے ہٹ گئے۔

ایک جماعت کے نزدیک درویش کا سوال کرنا جائز ہے کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ لوگوں سے گڑگڑا کر سوال نہ کرو، اس میں اشارہ ہے کہ سوال تو کرو مگر گڑگڑاؤ نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود صحابہ کرام کی ضروریات پوری کرنے کے لیے صاحب ہمت کو ترجیح دی ہے اور ہمیں بھی ارشاد فرمایا کہ

اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ عِنْدَ حَسَّانِ الْوُجُوْہِ

ترجمہ: اپنی ضرورتوں کے لیے خوب صورت چہرہ والوں سے سوال کیا کرو۔

صوفیاء کے نزدیک تین طرح کے سوال مخلوق سے جائز نہیں

مشائخ طریقت فرماتے ہیں کہ تین باتوں کے لیے سوال جائز ہے۔

(1) ایک یہ کہ دل کی فراغت کے لیے سوال ضروری ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ہم دو روٹیوں کی قیمت بھی نہیں رکھتے اور دن رات اس کا انتظار کرتے ہیں اور ہماری اضطراری و بے قراری کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے اس کے سوا کوئی حاجت نہیں ہوتی۔اس لیے کہ کھانے کے انتظار کی مشغولیت سے بڑھ کر اور کوئی مشغولیت نہیں ہوتی۔اسی بنا پر جب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

نے حضرت شفیق بلخی کے ایک مرید شقیق کی بابت دریافت کیا تو اس مرید نے بتایا کہ وہ لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے ہیں اور توکل اختیار کر لیا ہے۔ حضرت بایزید نے فرمایا: جب تم جاؤ تو شفیق سے کہنا کہ دیکھو دو روٹی کی خاطر خدا کو نہ آزمانا؟ جب بھوکے ہو تو کسی ہم جنس سے دو روٹی مانگ لینا اور توکل کے نام کو ایک طرف رکھ دینا تاکہ تمہاری ولایت کا محل اپنے معاملہ کی بدبختی سے زمین پر نہ آ جائے اور تباہ و برباد نہ ہو جائے۔

(2) سوال کی دوسری غرض یہ ہے کہ نفس کی ریاضت کے لیے سوال کیا جائے تاکہ نفس ذلیل و خوار ہو سکے اور رنجیدہ ہو کر اپنی قدر و قیمت پہچانے کہ دوسروں کی نظر میں اس کی کیا منزلت ہے اور دوبارہ تکبر کر کے مصیبت میں نہ ڈالے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جب حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے ابوبکر! تمہارے دماغ میں ابھی تک یہ گھمنڈ ہے کہ میں خلیفہ کے خاص الخاص کا فرزند ہوں اور سامرہ کا امیر ہوں یہ تمہارے کام نہ آئے گا جب تک کہ تم بازار میں جا کر ہر ایک کے سامنے دست سوال نہ پھیلاؤ اس وقت تک اپنی قدر و قیمت نہ جان سکو گے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا روزانہ بازار میں ان کی قدر و قیمت گھٹتی گئی یہاں تک کہ چھ سال میں اس حال کو پہنچ گئے کہ انہیں بازار میں کسی نے کچھ نہ دیا۔ اس وقت حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! اب تم اپنی قدر و قیمت کو پہنچانو کہ لوگوں کی نظر میں تمہاری کوئی قیمت نہیں ہے، لہٰذا تم ان لوگوں کو دل میں جگہ نہ دو اور ان کی کچھ منزلت نہ سمجھو۔ یہ معنی ریاضت کے لیے تھے نہ کہ کسب کے لیے، کسب کے طریق پر سوال کسی طرح حلال نہیں ہے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک رفیق تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے بلا یا اور دنیاوی نعمت سے اخروی نعمتوں میں پہنچا دیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا: مجھے بخش دیا ہے۔ میں نے پوچھا: کس

بنا پر؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اٹھا کر فرمایا: اے میرے بندے! تو نے بخیلوں اور کمینوں کی بڑی اذیتیں برداشت کیں ہیں۔ تو نے ان کے آگے ہاتھ پھیلایا پھر صبر سے کام لیا۔ اس لیے تجھے بخشتا ہوں۔

(3) سوال کی تیسری غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حرمت میں لوگوں سے سوال کرے تو تمام دنیاوی اموال کو خدا ہی کا جانے اور ساری مخلوق کو اس کا وکیل سمجھے اور جو اپنے نصیب کا ہو اسے خدا کے وکیلوں سے حاصل کرے۔ سوال تو لوگوں سے ہو لیکن نظر حق تعالیٰ کی طرف۔ جب بندہ خود کو ایسا بنا لیتا ہے تو حرمت الٰہی میں وکیل سے جو مانگتا ہے وہ طاعت میں حق تعالیٰ سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے، لہٰذا ایسوں کا غیر سے سوال کرنا حق تعالیٰ سے اپنے حضور توجہ کی نشانی ہے نہ یہ غَیبُت ہے اور نہ حق تعالیٰ سے روگردانی۔

حضرت عیسیٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک لڑکی تھی ایک دن لڑکی نے اپنی ماں سے کہا کہ مجھے فلاں چیز کھلایئے۔ اس کی والدہ نے کہا کہ خدا سے مانگو لڑکی نے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں اپنی نفسانی خواہش کے لیے خدا سے سوال کروں۔ آپ جو کچھ دیں گی وہ بھی اسی کی جانب سے ہو گا اور وہ میری تقدیر کا حصہ ہوگا۔

ضرورت سے زیادہ کی خواہش اور سوال نہ کرے

سوال کے آداب یہ ہیں کہ اگر سوال پورا ہو جائے تو اس سے زیادہ کی خواہش نہ کرنی چاہئے لوگوں کو حق تعالیٰ کے درمیان نہ دیکھے حق تعالیٰ ہی کی طرف نظر رکھے۔ عورتوں اور بازار والوں سے سوال نہ کرے۔ اپنا راز اسی سے کہے جس پر اعتماد ہو کہ اس کا مال حلال ہے کسی پر ظاہر نہ کرے۔ جہاں تک ہو سکے اپنے نصیب پر سوال نہ کرے وہ تو اسے پہنچنا ہی ہے۔ سوال کرتے وقت گھر کی آرائش کو ملحوظ نہ رکھے اور نہ اسے اپنی ملکیت جانے، بلکہ ضرورت وقت کا تقاضا سمجھے۔ کل کی فکر آج نہ کرے تا کہ دائمی ہلاکت میں نہ پڑے۔ حق تعالیٰ کو اپنی گدائی کا ذریعہ نہ بنائے اور نہ ایسی پارسائی جتائے کہ پارسائی کہ وجہ سے لوگ زیادہ دیں۔

ایک صاحب مرتبہ بزرگ کو میں نے دیکھا کہ وہ بیابان سے فاقہ زدہ اور سفر کی مشکلات اٹھاتے ہوئے بازار کوفہ میں پہنچا۔اس کے ہاتھ میں ایک چڑیا تھی اور آواز لگا تا تھا کہ مجھے اس چڑیا کی خاطر کچھ دے دو۔لوگوں نے کہا کہ اے شخص! یہ کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: یہ محال ہے کہ میں یہ کہوں کہ مجھے خدا کی راہ پر کچھ دے دو۔ دنیا کے لیے ادنیٰ چیز ہی کا وسیلہ لایا جاسکتا ہے چونکہ دنیا قلیل ہے۔طوالت کی وجہ سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

نکاح اور مجرد رہنے کے آداب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرہ: آیت نمبر 187)

ترجمہ: بیویاں تمہارے لباس ہیں اور تم بیویوں کے لباس ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَنَاكَحُوْا تُكَثِّرُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَوْ بِالسِّقْطِ

(مصنف عبدالرزاق)

ترجمہ: مسلمانو! نکاح کرو اور اولاد کی کثرت کرو کیونکہ روز قیامت تمہارے ذریعہ اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا، اگرچہ حمل کا سقوط ہی کیوں نہ ہو۔

نیز فرمایا:

اِنَّ اَعْظَمَ النِّسَاءِ بَرَكَةً وَاَحْسَنُهُنَّ وُجُوْهًا واَرخَصُهُنَّ مُهُوْرًا

(کنزالعمال، مسند امام احمد وغیرہ)

ترجمہ: سب سے بڑی برکت والی بیوی وہ ہے حسین چہرے والی کم مہر لینے والی ہو۔

احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ تمام مرد وعورت پر ہر حال میں نکاح ہے۔ ہر مرد وعورت پر فرض ہے کہ حرام سے بچے اور سنت یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے عیال کے حقوق کو پورا کرے۔

نکاح نعمت خداوندی ہے

مشائخ کی ایک جماعت فرماتی ہے کہ شہوت کو دور کرنے اور دل کی فراغت حاصل کرنے کے لیے نکاح کرنا چاہئے اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ نسل کو قائم رکھنے کے لیے نکاح کرنا ضروری ہے تا کہ اولاد ہو۔ اگر اولاد باپ کے سامنے فوت ہو جائے تو وہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کرے گی اور اگر اولاد کے سامنے باپ مر جائے تو اولاد اس کی مغفرت کے لیے دعا کرے گی۔

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ام کلثوم دختر سیدہ فاطمہ الزہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیام نکاح ان کے والد ماجد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو دیا اور ان سے درخواست کی۔ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا: وہ تو بہت کم عمر ہیں اور آپ بہت بزرگ ہیں۔ میری نیت تو یہ تھی کہ اسے اس کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن جعفر (رضی اللہ عنہما) کو دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہلوایا کہ اے ابوالحسن! بڑی عمر کی عورتیں تو جہان میں بہت ہیں ”مراد من از ام کلثوم اثبات نسل است نہ دفع شہوت“ میری مراد، ام کلثوم سے دفع شہوت نہیں ہے، بلکہ اثبات نسل ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ

كُلُّ نَسَبٍ وَّحَسَبٍ يَّنْقَطِعُ بِالْمَوْتِ اِلَّا نَسَبِيْ وَحَسَبِيْ

ترجمہ: مرنے کے بعد ہر حسب ونسب منقطع ہو جاتا ہے میرا حسب ونسب باقی رہتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ہر حسب ونسب منقطع ہو جاتا ہے مگر میرا حسب ونسب باقی رہتا ہے اس وقت حسب تو مجھے حاصل ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ نسب بھی حاصل ہو جائے تا کہ دونوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں مضبوط ہو جاؤں۔ اس کے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی اُمِ کلثوم کو آپ کے نکاح میں دے دیا اور ان سے حضرت زید بن عمر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

تُنۡكَحُ النَّسَاءُ عَلٰى اَرۡبَعَةٍ عَلَى الۡمَالِ وَالۡحَسَبِ وَالۡحُسۡنِ وَالدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمۡ بِذَاتِ الدِّيۡنِ فَاِنَّهٗ مَا اسۡتَفَادَ اِمۡرَءٌ بَعۡدَ الۡاِسۡلَامِ خَيۡراً مِّنۡ زَوۡجَةٍ مُّؤۡمِنَةٍ مُّوَافِقَةٍ يَسُرُّ بِهَا اِذَا نَظَرَ اِلَيۡهَا

ترجمہ: چار وجوہات کی بنا پر عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے مال، حسب، حسن اور دین کے لیے۔ لیکن تم پر لازم ہے کہ دین والی عورتوں کو پسند کرو کیونکہ مسلمان ہونے کے بعد سب سے بہتر فائدہ جو حاصل ہو سکتا ہے وہ مومنہ اور موافقت کرنے والی بیوی ہے جس سے تمہارا دل خوش ہو جب تم اسے دیکھو۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح، حدیث نمبر 5090، صحیح مسلم، کتاب الرضا کے حدیث نمبر 1466)

نکاح کرنے سے پہلے درجہ ذیل امور ذہن نشین رکھے

مرد مومن ایسی ہی بیوی سے انس و راحت پاتا ہے۔ اس کے صحبت سے دین کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ سب سے بڑی وحشت تنہائی کی ہے اور سب سے بڑی راحت صحبت۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تنہائی کا ساتھی شیطان ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب مرد یا عورت اکیلے رہتے ہوں تو ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے جو ان کے دل میں شہوات کو ابھارتا ہے اور امن و حرمت کے اعتبار سے کوئی صحبت، نکاح کرنے سے بہتر نہیں ہے۔ اگر یک جہتی اور موافقت ہے تو اس میں ذرا بھی سختی و مشغولیت نہیں رہتی اور جب عورت میں یک جہتی نہ ہو اور غیر جنس سے ہو تو درویش کو چاہئے کہ پہلے اپنے دل میں غور کرے اور تنہائی کی آفتوں اور نکاح کے درمیان سوچے کہ ان دونوں میں سے کون سی آفت کو آسانی سے دور کر سکتا ہے پھر اس کے مطابق عمل کرے کیونکہ مجرد و تنہا رہنے میں دو آفتیں ہیں، ایک تو سنت کا ترک ہے دوسرا شہوت کی پرورش اور حرام میں مبتلا ہونے کا خطرہ بھی ہے۔ اس طرح غیر جنس سے نکاح کرنے میں دو آفتیں ہیں ایک غیر خدا کے ساتھ دل کی مشغولیت دوسرے نفسانی لذت کے لیے تن کو مشغول کرنا۔ اس مسئلہ کی اصل، عزلت و صحبت یعنی خلوت و جلوت ہے اور جو خلوت و گوشہ نشینی کا خواہاں ہے اسے مجرد رہنا مناسب ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ہے:

سِيْرُوْا سَبَقَ الْمُفْرِدُوْنَ (مسلم، ترمذی وغیرہ)

ترجمہ: دیکھو مجرد لوگ تم پر سبقت لے گئے۔

حضرت حسن بن ابی الحسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

نَجَا الْمُخِفُّوْنَ وَهَلَكَ الْمُثْقِلُوْنَ

ترجمہ: ہلکے لوگ نجات پا گئے اور بوجھ والے ہلاکت ہو گئے۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بزرگ سے ملنے ایک بستی میں گیا جب میں ان کے گھر پہنچا تو ان کا گھر نہایت پاکیزہ دیکھا جس طرح اولیاء کا عبادت خانہ ہوتا ہے اور اس مکان میں دو محرابیں تھیں، ایک محراب کے گوشہ میں وہ بزرگ تشریف فرما تھے اور دوسری محراب میں ایک بوڑھی عورت پاکیزہ اور روشن چہرے والی بیٹھی ہوئی تھی اور یہ دونوں کثرتِ عبادت میں بوڑھے ہو چکے تھے۔ میرے آنے پر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ تین دن ان کے یہاں رہا جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو میں نے اس بزرگ سے پوچھا یہ پاکدامن عورت آپ کی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ ایک رشتہ سے تو میری چچا زاد بہن ہے اور دوسرے رشتہ سے یہ میری بیوی ہے۔ میں نے کہا ان تین دنوں میں میں نے تو آپ دونوں میں غیریت اور بیگانگی دیکھی ہے؟ انہوں نے کہا ٹھیک پینسٹھ سال گزر گئے ہیں اسی طرح رہتے ہوئے۔ میں نے عرض کیا اس کی وجہ بیان فرمایئے؟ انہوں نے جواب دیا بات یہ ہے کہ ہم بچپن میں ایک دوسرے پر عاشق ہو گئے تھے۔ اس کے والد نے اسے مجھے دینا منظور نہ کیا کیونکہ ہماری باہمی محبت اسے معلوم ہو گئی تھی۔ ایک عرصہ تک محبت کی آگ میں ہم دونوں جلتے رہے۔ یہاں تک کہ اس کا والد وفات پا گیا۔ میرے والد اس کے چچا تھے انہوں نے میرے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جب پہلی رات ہم دونوں یکجا ہوئے تو اس نے مجھ سے کہا جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیسی نعمت سے سرفراز کیا ہے کہ ہم دونوں ایک ہو گئے ہیں اس نے ہمارے دلوں کو ناخوش گوار ابتلاو

آفت سے نجات دی۔ میں نے کہا ٹھیک کہتی ہو، اس نے کہا پھر ہمیں آج کی رات اپنے آپ کو نفسانی خواہش سے باز رکھنا چاہیئے چہ جائے کہ ہم اپنی مراد کو پائمال کریں اور اس نعمت کے شکریہ میں ہم دونوں کو خدا کی عبادت کرنی چاہیئے۔ میں نے کہا تم ٹھیک کہتی ہو۔ دوسری رات میں بھی یہی کہا اور تیسری رات میں نے کہا گزشتہ دو راتیں تو میں نے تمہارے شکر میں گزاری ہیں آج رات تم میرے شکر میں عبادت کرو۔ اس طرح ہم پینسٹھ سال گزار چکے ہیں، اور ہم نے ایک دوسرے کو چھونا تو در کنار کبھی نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ ساری عمر نعمت الٰہی کے شکرانے میں گزار دی۔

بیوی کے قریب جانے سے پہلے درجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے

جب درویش نکاح کے ذریعہ صحبت کا قصد کرے تو لازم ہے کہ بیوی کو حلال رزق مہیا کرے اور اس کے مہر کو حلال کمائی سے ادا کرے تاکہ حق تعالیٰ کے حقوق اور بیوی کے حقوق جو خدا نے فرض کئے ہیں اس کے ذمہ باقی نہ رہیں۔ لذت نفس کی خاطر اس سے مشغول نہ ہو جب فرائض ادا کر چکے تب اس سے ہم بستر ہو اور اپنی مراد اس سے پوری کرے اور حق تعالیٰ سے دعا مانگے کہ اے خدا جہان کی آبادی کے لئے تو نے آدم کی سرشت میں شہوت پیدا کی اور تو نے چاہا کہ یہ باہم صحبت کریں۔ اے خدا مجھے اس کی صحبت سے دو چیزیں عطا فرما ایک تو حرص حرام کو حلال سے بدل دے دوسرے مجھے فرزند صالح عطا فرما جو راضی برضا اور ولی ہو ایسا فرزند عطا نہ فرما جو میرے دل کو تجھ سے غافل کر دے۔

اولاد کی فکری تربیت

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ ان کے یہاں ایک فرزند پیدا ہوا وہ بچپن میں اپنی ماں سے کھانے کے لئے جو چیز مانگتا اس کی ماں کہتی خدا سے مانگ؟ وہ بچہ محراب میں چلا جاتا سجدہ کرتا اس کی ماں چھپا کر اس کی خواہشیں پوری کر دیتی۔ بچے کو معلوم تک نہ ہوتا کہ یہ ماں نے دیا ہے یہاں تک کہ یہ اس کی عادت بن گئی۔ ایک دن بچہ مدرسہ سے آیا تو اس کی

ماں گھر میں موجود نہ تھی۔ عادت کے مطابق سر سجدہ میں رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو اس کی خواہش تھی پوری کر دی۔ ماں جب آئی تو اس نے پوچھا اے بیٹے یہ چیز کہاں سے آئی؟ اس نے کہا وہیں سے جہاں سے روزانہ آتی ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے پاس اگر گرمی میں تشریف لاتے تو سردی کے میوے اور اگر سردی میں تشریف لاتے تو گرمی کے میوے ان کے پاس موجود پاتے اور حیرت سے دریافت کرتے کہ

اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (آل عمران: آیت نمبر 37)

ترجمہ: یہ کہاں سے آئے ہیں یہ کہتیں یہ میرے رب نے بھیجے ہیں۔

درویش کے لئے ضروری ہے کہ سنت کی اتباع کے وقت دل کو دنیا اور شغل حرام سے دور رکھے کیونکہ درویش کی ہلاکت اس کے دل کی خرابی میں ہے جس طرح کہ تونگر کی خرابی گھر اور خاندان کی خرابی میں چھپا ہے۔

آنچه تونگر راخراب شود آن راعوض باشد وآنچه درویش راخراب شود آن راعواض نباشد

ترجمہ: مالدار کی خرابی کا تو بدل ممکن ہے لیکن درویش کی خرابی کا کوئی بدل ممکن نہیں۔

اس زمانہ میں ایسی بیوی ملنا ناممکن ہے جو حاجت سے زیادہ اور فضول و محال چیزوں کی طلب کے بغیر اچھی رفیقہ حیات ثابت ہو۔ اسی بنا پر مشائخ کی ایک جماعت مجرد رہنے کو پسند کرتی ہے ان کا عمل اس حدیث پر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"خَيْرُ النَّاسِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَفِيْفُ الْحَاذِ"

ترجمہ: آخر زمانہ میں وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو خفیف الحاذ ہوں۔

صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! خفیف الحاذ کیا ہے؟ فرمایا:

"اَلَّذِيْ لَا اَهْلَ لَهٗ وَلَا وَلَدَ لَهٗ" وہ لوگ ہیں جن کی نہ بیوی ہوں نہ بچے۔

نیز فرمایا:

"سِيْرُوا سَبَقَ الْمُفْرَدُوْنَ" دیکھوا کیلےلوگ تم پر سبقت لے گئے۔

مشائخ طریقت کا اس پر اجماع ہے کہ جن کے دل آفت سے خالی ہوں اور ان کی طبیعت شہوت و معاصی کے ارتکاب کے ارادے سے پاک ہو۔ ان کا مجرد رہنا افضل و بہتر ہے اور عام لوگوں نے ارتکاب معاصی کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کو (معاذ اللہ) سند بنا لیا ہے: "حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَا كُمْ ثَلٰثٌ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ" تمہاری دنیا کی تین چیزیں مجھے پسند و مرغوب ہیں ایک تو خوشبو، دوسری بیویاں، تیسری نماز کہ اس میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔

مشائخ طریقت فرماتے ہیں کہ جسے عورت محبوب ہو اسے نکاح کرنا افضل ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "لِيْ حِرْفَتَانِ الْفَقْرُ وَالْجِهَادُ" "میرے دو کسب ہیں ایک فقر دوسرا جہاد" لہٰذا اس حرفے وکسب سے کیوں ہاتھ اٹھایا جائے؟ اگر عورت محبوب ہے تو یہ اس کی حرفت ہے۔ اپنی اس حرص کو کہ عورت تمہیں زیادہ محبوب ہے۔ اس کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کیوں منسوب کرتے ہو؟ یہ محال و باطل ہے کہ جو شخص پچاس سال تک اپنی حرص کا پیرو رہے اور وہ یہ گمان رکھے کہ یہ سنت کی پیروی ہے۔ وہ سخت غلطی میں مبتلا ہے۔ غرض کہ سب سے پہلا فتنہ جو حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں مقدر کیا گیا اس کی اصل یہی عورت ہے اور دنیا میں سب سے پہلے جو فتنہ ظاہر ہوا اس کا سبب بھی عورت ہے۔ یعنی ہابیل وقابیل کا فتنہ اور آج تک بلکہ جب تک بھی اللہ تعالی چاہے کسی کو عذاب دے ان کا سبب بھی عورت ہی ہے۔ گویا تمام دینی اور دنیاوی فتنوں کی جڑ یہی عورتیں ہیں جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ "مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةٌ اَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ" مردوں کے لئے سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا فتنہ عورت سے بڑھ کر میں نے نہیں دیکھا۔ عورتوں کا فتنہ جب ظاہر میں اس قدر ہے تو باطن میں کتنا ہوگا۔